

قرآنی آیات، حدیث مبارکہ، فتاویٰ جات میں غیر مقلدین کے تحریفی کارناموں کا بیان۔



هو الفقه العالم

سید الغیہ اقلیدین

علی

تحریف الغالین

بے خبر سوئے خفیوں کو جگانے ہو شیار خبردار کرنے والی کتاب۔

تصنیف لطیف

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حقیقت شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی

ناشر

جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان



يُخَصِّرُ فُؤَادَ الْكَلِيمِ عَنْ مَوَاضِعِهِ - (القرآن الكريم)

تنبيه الغافلين على تحريف الغالين

يعني

غیر مقلدین کے تحریفی کارنامے

تصنيف لطيف

شيخ الحدیث مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیوی



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- ★ نام کتاب  تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین
- ★ تصنیف لطیف  مناظر اسلام شیخ الحدیث
حافظ حبیب اللہ ڈیروی
- ★ زیر اہتمام  قاری امان اللہ عثمانی
- ★ سن اشاعت  شوال المکرم دسمبر ۲۰۰۲ء
- ★ تعداد اشاعت  ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
- ★ ناشر  جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم
بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان
- ★ قیمت  ۰۰ روپے
- ★ فون برائے رابطہ  0961- 711364



ملنے کے پتہ جات

☆ مکتبہ امدادیہ۔ بلال آباد (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

☆ مکتبہ سید احمد شہید۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ آب حیات۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ قاسمیہ۔ اردو بازار، لاہور

☆ مکتبہ ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ تالیفات ختم نبوت۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مدنیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ خلیل۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ اخوت۔ مچھلی مارکیٹ لاہور

☆ دارالہدیٰ پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ علم و عرفان پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الحسن۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ الخیر۔ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ مکیہ۔ مکی مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور

☆ ناظم ادارہ نشر اشاعت نصرۃ العلام گوجرانوالہ

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ۔ اردو بازار گوجرانوالہ



- ☆ مکتبہ حنفیہ تعلیم الاسلام - جہلم
- ☆ مکتبہ رشیدیہ - راجہ بازار، راولپنڈی
- ☆ مکتبہ فریدیہ - ای سیون اسلام آباد
- ☆ اعوان شیشتری - اردو بازار چکوال
- ☆ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام - محلہ زاہد آباد حضرو
- ☆ اسلامی کتب خانہ - اڈاگامی ایبٹ آباد
- ☆ اسلامی کتب خانہ - بلاک نمبر ۱ سرگودھا
- ☆ امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی - بلاک نمبر ۶ چیچہ وطنی
- ☆ مکتبہ رشیدیہ - ساہیوال شہر
- ☆ جامعہ قاسم العلوم - فقیر والی ضلع بہاولنگر
- ☆ مکتبہ امدادیہ - ملتان ، ☆ مکتبہ حقانیہ - ملتان
- ☆ مکتبہ مجیدیہ - ملتان
- ☆ مکتبہ محمودیہ گلی نمبر ۷ شیراز پارک فیصل آباد
- ☆ مکتبہ العارفی نزد جامعہ امدادیہ - فیصل آباد
- ☆ ملک کتب خانہ - فیصل آباد
- ☆ مکتبہ کشمیر - چنیوٹ بازار فیصل آباد
- ☆ اسلامی کتب خانہ - علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
- ☆ مکتبہ حلیمہ - جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی
- ☆ کتب مظہری - گلشن اقبال کراچی
- ☆ مکتبہ احسنی - احسن العلوم گلشن اقبال کراچی



حسن ترتیب

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
43	مسند ابی عوانہ کا حوالہ	9	افتتاحیہ از ناشر
45	الاعتصام کا حوالہ	12	احوال مصنف دام مجدہم
47	تحریف نمبر ۵ کا جھوٹا الزام	17	احناف حضرات پر تحریفات کا جھوٹا الزام
49	مسند حمیدی دیوبند کا حوالہ	17	تحریف نمبر ۱ کا جھوٹا الزام
51	مسند حمیدی خانقاہ سراجیہ کنڈیاں کا حوالہ	20	نتائج تقلید والے مؤلف کی گپ شپ ملاحظہ ہو
52	تحریف نمبر ۶ کا الزام	20	تحریف نمبر ۲ کا جھوٹا الزام
53	تحریف نمبر ۷ کا جھوٹا الزام	23	بسنن ابی داؤد کا حوالہ
53	ابوداؤد میں تیسری تحریف	24	بسنن ابی داؤد کا حوالہ
54	تحریف نمبر ۸ کا جھوٹا الزام حضرت شیخ الہندؒ پر	26	سیر اعلام النبلاء کا حوالہ
56	غیر مقلدین کی خیانات و تحریفات (تحریف نمبر ۱)	30	المغنی ابن قدامہ کا حوالہ
57	تحریف نمبر ۲	33	جامع المسانید و السنن کا حوالہ
59	تحریف نمبر ۳	36	تحریف نمبر ۳ کا جھوٹا الزام
60	تحریف نمبر ۴	41	تحریف نمبر ۴ کا الزام ابو عوانہ میں تحریف

75	تحریف نمبر ۲۳	62	تحریف کا مقصد
76	تحریف نمبر ۲۴	63	کتاب الضعفاء کا حوالہ
76	تحریف نمبر ۲۵	65	تحریف نمبر ۵
76	تحریف نمبر ۲۶	65	تحریف نمبر ۶
76	تحریف نمبر ۲۷	66	تحریف نمبر ۷
77	تحریف نمبر ۲۸	67	اشمۃ السنہ کا حوالہ
77	تحریف نمبر ۲۹	69	جھوٹ و تحریف نمبر ۸
77	تحریف نمبر ۳۰	70	خیانت و معنوی تحریف نمبر ۹
78	تحریف نمبر ۳۱	71	تحریف نمبر ۱۰
78	تحریف نمبر ۳۲	71	تحریف نمبر ۱۱
78	تحریف نمبر ۳۳	72	تحریف نمبر ۱۲
79	تحریف نمبر ۳۴	72	تحریف نمبر ۱۳
79	تحریف نمبر ۳۵	72	تحریف نمبر ۱۴
79	تحریف نمبر ۳۶	73	تحریف نمبر ۱۵
79	تحریف نمبر ۳۷	73	تحریف نمبر ۱۶
79	تحریف نمبر ۳۸	73	تحریف نمبر ۱۷
80/81	غنیۃ الطالبین اصلی و محرف کا حوالہ	73	تحریف نمبر ۱۸
82	تحریف نمبر ۳۹	74	تحریف نمبر ۱۹
83	تحریف نمبر ۴۰	74	تحریف نمبر ۲۰
84	تحریف نمبر ۴۱	74	تحریف نمبر ۲۱
84	تحریف نمبر ۴۲	75	تحریف نمبر ۲۲

98	تحریف نمبر ۶۴	86	تحریف نمبر ۴۳
98	تحریف نمبر ۶۵	86	تحریف نمبر ۴۴
98	تحریف نمبر ۶۶	87	تحریف نمبر ۴۵
99	تحریف نمبر ۶۷	88	تحریف نمبر ۴۶
99	تحریف نمبر ۶۸	88	تحریف نمبر ۴۷
99	تحریف نمبر ۶۹	88	تحریف نمبر ۴۸
100	تحریف نمبر ۷۰	89	تحریف نمبر ۴۹
100	تحریف نمبر ۷۱	89	تحریف نمبر ۵۰
100	تحریف نمبر ۷۲	90	تحریف نمبر ۵۱
101	تحریف نمبر ۷۳	90	تحریف نمبر ۵۲
101	تحریف نمبر ۷۴	92	تحریف نمبر ۵۳
101	تحریف نمبر ۷۵	93	تحریف و خیانت نمبر ۵۴
101	تحریف نمبر ۷۶	94	تحریف نمبر ۵۵
102	تحریف نمبر ۷۷	94	تحریف نمبر ۵۶
102	تحریف نمبر ۷۸	94	تحریف نمبر ۵۷
102	تحریف نمبر ۷۹	95	تحریف نمبر ۵۸
102	تحریف نمبر ۸۰	97	تحریف نمبر ۵۹
102	تحریف نمبر ۸۱	97	تحریف نمبر ۶۰
103	تحریف نمبر ۸۲	97	تحریف نمبر ۶۱
103	تحریف نمبر ۸۳	97	تحریف نمبر ۶۲
103	تحریف نمبر ۸۴	98	تحریف نمبر ۶۳

108	تحریف نمبر ۱۰۳	103	تحریف نمبر ۸۵
108	تحریف نمبر ۱۰۴	104	تحریف نمبر ۸۶
109	تحریف نمبر ۱۰۵	104	تحریف نمبر ۸۷
109	تحریف نمبر ۱۰۶	104	تحریف نمبر ۸۸
109	تحریف نمبر ۱۰۷	104	تحریف نمبر ۸۹
109	تحریف نمبر ۱۰۸	105	تحریف نمبر ۹۰
110	تحریف نمبر ۱۰۹	105	تحریف نمبر ۹۱
110	تحریف نمبر ۱۱۰	105	تحریف نمبر ۹۲
110	تحریف نمبر ۱۱۱	105	تحریف نمبر ۹۳
110	تحریف نمبر ۱۱۲	106	تحریف نمبر ۹۴
111	تحریف نمبر ۱۱۳	106	تحریف نمبر ۹۵
111	تحریف نمبر ۱۱۴	106	تحریف نمبر ۹۶
111	تحریف نمبر ۱۱۵	106	تحریف نمبر ۹۷
112	تحریف نمبر ۱۱۶	107	تحریف نمبر ۹۸
112	تحریف نمبر ۱۱۷	107	تحریف نمبر ۹۹
114	اہم ضروری نوٹ	107	تحریف نمبر ۱۰۰
115	تحریف نمبر ۱۱۸	108	تحریف نمبر ۱۰۱
116	کتاب الوہم والالکھام کا حوالہ	108	تحریف نمبر ۱۰۲



افتتاحیہ از فاشر

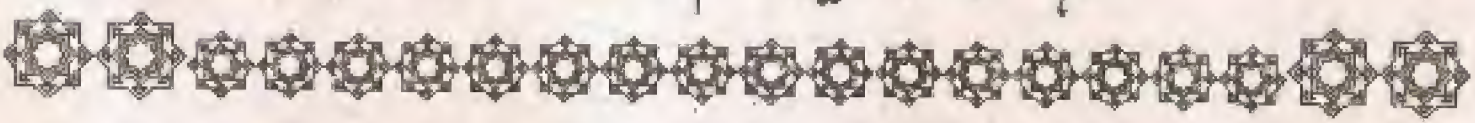
﴿ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ ﴾

امابعد : محترم قارئین کرام کتاب تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین آپ کے ہاتھوں میں ہے زیر نظر کتاب بہت ہی اہم موضوع پر لکھی گئی ہے جس کی طرف آج تک کسی حنفی عالم دین نے توجہ نہیں دی ہے سوئے ہوئے بے خبر اپنے احناف حضرات کو تنبیہ کرتے ہوئے جگاتے ہوئے ہوشیار خبردار کیا گیا ہے کہ آپ حضرات کی بے خبری اور عدم توجہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مقلدین نے تحریفات اور خیانتیں کرتے ہوئے قرآن پاک کی آیات میں تحریفیں حدیث مبارکہ میں خیانتیں و تحریفیں کرتے ہوئے اپنی مرضی من مانی سینہ زوری چوری چالاکی مکاری کرتے ہوئے متون کو بدل ڈالا ہے دین میں تحریف کرنا دینی کتابوں کو تحریفیں خیانتیں کر کے خراب کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے لیکن اس دور میں غیر مقلدین نے یہودیوں کے نقش قدم پر چل کر اس فریضے کو اچھے طریقے سے سرانجام دیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین خیانتیں تحریفات بددیانتیاں خود کرتے ہیں اور جھوٹا الزام حنفیوں پر لگاتے ہیں جیسے مثال مشہور ہے (چورا لٹا کو تو ال کو ڈانٹے) اور دوسری مثال مشہور (چور مچائے شور) ان دونوں مثالوں کا مصداق غیر مقلدین ہیں ہوا پرستی دنیوی خواہشات اور اپنے جھوٹے مسلک کے لئے قرآن پاک احادیث طیبہ اور اسلامی کتابوں میں تحریفات خیانتیں بددیانتیاں ٹھونسنا مذہب اسلام اہل اسلام کو بدنام اور اپنے دین کو مسخ کر کے درہم برہم کرنا ہے یہ غیر مسلموں منافقوں اور اسلام دشمنوں کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبردست سازش اور مضروبہ بندی کا مکروہ حصہ ہے چنانچہ حافظ محمد اسماعیل اسد غیر مقلد حافظ آباد والے رسالہ (دین میں تحریف اور بدعت کے اسباب) اپنی تصدیق میں حمد و ثناء کے بعد لکھتے ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ احکام و شرائع میں تغیر و تبدل اور کسی قسم کی ترمیم کا نام تحریف ہے اور اس ترمیم کا حق خود ذات اقدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں دیا گیا ملاحظہ ہو قرآن حکیم کی آیت قُلْ مَا يَكُونُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِيْ الْاَيَةُ (پ ۱۱) مشرکین مکہ کے قرآن حکیم کو بدلنے یا ترمیم کرنے کے مطالبہ پر اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ دیجئے کہ قرآن حکیم میں تبدیلی یا ترمیم میرے دائرہ اختیار میں نہیں الغرض دین میں تحریف نہایت مذموم اور بدترین امر ہے بنا بریں سابقہ کئی اقوام تباہ و برباد کر دی گئی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے متعلق قرآن پاک میں ہے يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ الْاَيَةُ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تحریف کرتے تھے چنانچہ ان کی شکلیں مسخ کر دی گئیں۔ (اور بندر خنزیر بنا دیا گیا) (ص نمبر ۳) اب دیکھیں کہ خود غیر مقلد کہہ رہے ہیں کہ خیانتیں تحریفیں کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور ان محرفین کو بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہے لیکن جب آپ زیر نظر کتاب تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین پڑھیں گے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن اور محرف ہیں خائن خود الزام دوسروں پر دراصل ہماری اور غیر مقلدین کی مثال یوں ہے کہ ایک باندہ تھا وہ مالک نے گھر میں باندہ رکھا تھا لیکن جب مالک گھر سے چلا جاتا تھا تو وہ بندر گلے سے رسی نکال کر دودھ پی جاتا تھا اور جھاگ بچھڑے کے منہ پر مل دیتا تھا اور اس کی رسی چھوڑ دیتا تھا مالک جب آتا تو دیکھتا تھا کہ دودھ پی لیا گیا ہے اور بچھڑا ہی کھلا ہے اور جھاگ بھی اس کے منہ پر ملا ہوا ہے تو وہ بچھڑے کو مارتا تھا اور بندر دل ہی دل میں خوب ہنستا اور خوش ہوتا یہ کاروائی روزانہ کی ہوتی تھی آخر مالک نے ایک دن سوچا اور دیکھا کہ بچھڑا بیچارہ بالکل کمزور ہو گیا ہے اور بندر خوب پل گیا ہے تو مالک ایک دن گھر میں چھپ کر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ بندر نے اپنے گلے سے رسی کھولی اور دودھ پی گیا اور بچھڑے کو کھول کر اس کے منہ پر جھاگ مل دی تو تب مالک کو پتہ چلا کہ یہ بندر کی بہت بڑی ڈرامہ بازی اور چالاکی ہے اسی

طرح غیر مقلدین حدیث کی کتابوں میں تحریف خود کرتے ہیں اور جھوٹا رونا روتے ہیں کہ احناف حضرات نے تحریف کی ہے اسی بندروالی مثال کے ساتھ ایک دوسری مثال بھینس والی یاد آئی ایک دفعہ حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد اپنے بیان میں کہہ رہے تھے کہ شیر کے چار پاؤں ہیں اور بھینس کے چار تھن ہیں ایک تھن سے خنفیوں نے دودھ نکال لیا ایک سے مالکیوں نے ایک سے حنبلیوں نے ایک سے شافعیوں نے اور ہم نے کیا کیا سارا دودھ لے کر پورا مکھن خود کھا لیا اور کسی ان کے منہ پر دے ماری) واہ کیا خوب مثال ہے ظاہر ہے یہ بندروالا کام تو ہونا تھا خواہ مخواہ ہمارے منہوں پر لسی ملنی تھی لیکن ہم یہ بات پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ جناب چار تھنوں سے تو دودھ نکال لیا خنفیوں مالکیوں حنبلیوں شافعیوں نے لیکن وہ پانچواں تھن کونسا تھا جس سے سارا دودھ آپ غیر مقلدین نے نکال کر پورا مکھن خود کھا گئے لیکن محترم قارئین کرام غیر مقلدین ہم کو یہ بتائیں گے نہیں کیونکہ ان کو تحریف و خیانت کرنے کی مذموم عادت ہو گئی ہے بھر حال مناظر اسلام محقق اہل سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ صاحب ڈیروی دام مجدہم نے غیر مقلدین حضرات کی تحریفات پر قلم اٹھایا ہے اور اپنے اوپر الزامات کا خوب جواب دیا ہے حضرت شیخ الحدیث کی زیر نظر کتاب پڑھ کر آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصل محرف اور خائن کون ہے اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ اس کتاب کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور تمام مسلمانوں کو ایمان کی سلامتی نصیب فرمائیں (آمین ثم آمین)

لھی خیر کرنا دور فتنہ آخر زماں آیا
رہے ایماں و دین سالم کہ وقت امتحاں آیا



احوال مصنف دام مجدہم

محترم قارئین کرام حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی دام مجدہم کی ولادت 1946ء میں بستی خانہ شریف تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید ناظرہ اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب المعروف حافظ کالو مرحوم المتوفی 27 رجب 1388ء 20 اکتوبر 1968ء سے پڑھا سکول کی تعلیم پرائمری تک بستی ملکی ڈاکخانہ پروا تحصیل و ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں کی پھر بعد اس کے مولانا موصوف کے والد محترم ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں تشریف لے آئے اور کرایہ پر ایک مکان لیا۔ اور شہر ڈیرہ میں سکون پذیر ہو گئے، امامت و تدریس کرنی شروع کر دی۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات بھی ڈیرہ شہر میں ہوئی اور اپنی بستی خانہ شریف کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا ڈیروی صاحب نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہیں اور اسی سال رمضان المبارک 1957ء میں دورہ تفسیر حضرت مولانا عبداللہ صاحب بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور بیعت کا شرف بھی ان سے حاصل ہوا۔ پھر 1958ء میں علم صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں مدرسہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت مولانا حافظ عبدالحق صاحب مرحوم نابینا سے پڑھیں۔ پھر حضرت مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم آف دریا خان نے جو نعمانیہ صالحیہ میں انتہائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ حضرت ڈیروی صاحب کو مشورہ دیا کہ یہاں نعمانیہ صالحیہ میں محنت کا ماحول نہیں ہے آپ ہمارے شیخ حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے پاس نڑھال چلے جائیں تو آپ محنت کر کے وہاں بہت کچھ حاصل کر لیں گے۔ مولانا ڈیروی موصوف نے ان سے کہا کہ میں نڑھال کا واقف نہیں ہوں تو مولانا غلام فرید صاحب نے فرمایا کہ میں ایک خط آپ کو

حضرت شیخ مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم کے نام لکھ دیتا ہوں دوسرا وہاں حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی ہیں ان کے نام لکھ دیتا ہوں۔ یہ دونوں خط مولانا ڈیروی صاحب لے کر نڑھال چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ محترم حضرت مولانا منظور الحق صاحب دام مجدہم اسی سال یعنی 1959ء میں دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ میں چلے گئے ہیں مولانا ڈیروی دام مجدہم فرماتے ہیں کہ میں نڑھال سے واپس پیدل کبیر والہ آ گیا اور ٹرنگ سر پر رکھا ہوا تھا جب دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ عصر سے کچھ پہلے پہنچا اور مولانا حافظ اللہ بخش صاحب میانوالوی کا پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ شیشم کے درخت کے نیچے جلالین شریف کا مطالعہ کر رہے ہیں تو میں نے دو خط نکالے اور حضرت حافظ کے حوالے کئے انہوں نے فرمایا کہ ڈیرہ اسماعیل خان سے بڑا دور دراز کا سفر کر کے آپ آئے ہیں۔ اور دارالعلوم عیدگاہ میں جگہ نہیں ہے دارالعلوم طلباء سے پُر ہو چکا ہے حضرت استاذ محترم صاحب بھی وہاں تشریف لائے تو حافظ اللہ بخش صاحب دام مجدہم نے انہیں مولانا غلام فرید صاحب دام مجدہم کا خط دیا۔ حضرت استاذ مکرم ہنسے اور فرمایا حافظ جی ملتان پیروں سے پُر ہے۔ حافظ صاحب نے فرمایا یہ بھی تو دور دراز کا سفر کر آیا ہے حضرت استاذ محترم نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے حضرت ڈیروی صاحب فرماتے ہیں دو تین دن تو میں ساتھیوں کے ساتھ شریک رہ کر روٹی کھاتا رہا اور پریشان بھی رہا کہ داخلہ نہیں ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا کہ مدرسے کا قانون بن گیا کہ اسباق اردو میں پڑھائے جائیں گے۔ تو تیرہ ساتھی سرائیکی والے مدرسے سے چلے گئے اور میری جگہ بن گئی حضرت شیخ مکرم نے صرف پڑھائی اور حق ادا کر دیا اور چند نحو کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھا دی۔ حضرت مولانا منیر احمد صاحب آف کھروڑ پکا بھی میرے ساتھی تھے اور ہم نے صرف و نحو کی کتابیں زبانی یاد کی تھیں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسط نبیروں پر پاس ہو گیا اور یہاں کی پڑھائی نے ایسا مزہ دیا کہ چار سال مسلسل پڑھائی کی تیسرے سال جب شرح جامی

ونور الانوار کا تھا تو حضرت شیخ المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی والے ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے اور ڈیروی صاحب کا امتحان لیا ڈیروی صاحب کو جوابات بالکل یاد تھے۔

حضرت بہت خوش ہوئے اور ڈیروی صاحب کے والد صاحب کو فرمایا کہ حبیب اللہ کو دوبارہ دورہ تفسیر کے لئے بھیجو۔ اب اچھا سمجھدار ہو گیا ہے اب دورہ تفسیر خوب سمجھ جائے گا تو پھر حضرت کے فرمان کے مطابق دورہ تفسیر کے لئے دوبارہ گئے اور دورہ تفسیر پڑھا۔ پھر 1965ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان چوکی چولہے یک میں ایک سال لگایا۔ وہاں حضرت مولانا محمد موسیٰ خان روحانی بازی صاحب دام مجدہم سے شرح چغیمینی و تصریح و شرح عقائد و خیالی و توضیح و تلویح پڑھی مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا فیض احمد صاحب دام مجدہم سے پڑھی۔ بیضاوی شریف حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب فاضل دیوبند مرحوم سے پڑھیں پھر دورہ حدیث شریف کے لئے 1965ء 1966ء میں دورہ حدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں امام اہلسنت محدث اعظم حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی دام مجدہم وغیرہم سے پڑھا اور فراغ حاصل کیا۔

حضرت ڈیروی صاحب کی 1966ء کے آخر میں شادی ہوئی دو یا تین بچے بھی پیدا ہو چکے تھے ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ کہ جاہل حافظ مصلیٰ پر رمضان المبارک میں آگے ہوتا ہے اور تم عالم بن کر پیچھے کھڑے ہوتے ہو تمہارے لئے شرم کی بات ہے تو حضرت ڈیروی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ مرحومہ سے کہا کہ آپ دعاء کریں تو میں قرآن مجید یاد کرتا ہوں تو تین سال کے اندر قرآن مجید خود یاد کر کے ملتان صبح کے لئے حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا اور مقتدیوں کو رمضان المبارک میں تراویح میں سنا دیا اور پھر مسلسل 18 سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید ہر سال رمضان المبارک میں سنایا۔ عرصہ نو

سال تدریس سے محروم رہے پھر 1975ء 1395ھ میں پڑھانے کا موقع ملا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اتر ا۔ قائد آباد ضلع میانوالی مولانا محمد امین مماتی کے ہاں وہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھڑ جانے کی وجہ سے مولانا محمد امین صاحب نے جواب دے دیا۔ پھر 1976ء 1396ھ میں جامعہ سراج العلوم جامع مسجد بلاک نمبر 1 سرگودھا میں موقوف علیہ دورہ تک پڑھایا۔

1977ء 1397ھ جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسماعیل خان میں مولانا احمد شعیب صاحب دام مجدہم کے ہاں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ پھر 1978ء 1398ھ مسجد نظام خان میں جامعہ قاسمیہ میں پڑھایا۔ یہاں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسماع انبیاء علیہم السلام چھڑ گیا تو حضرت ڈیوی صاحب یہاں سے مستعفی ہو گئے اور نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں چلے گئے۔ پھر یہاں سے جامع عید گاہ کلاں ڈیرہ میں مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب کے پاس چلے گئے پھر یہاں سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب دام مجدہم کے پاس خانقاہ سراجیہ کنڈیاں چلے گئے اور یہاں دو سال پڑھایا۔ پھر یہاں سے ایک سال نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ میں پڑھایا پھر یہاں سے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں اپنے شیخین کے زیر سایہ آٹھ سال 1985ء تا 1992ء تک حدیث کی خدمت کی اور نائب شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دیئے پھر اپنے گھر ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک نئے مدرسہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان کی سنگ بنیاد بدست مبارک اپنے شیخ مکرم امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صاحب صفدر دامت برکاتہم العالیہ 3 اپریل 1993ء 10 شوال المکرم 1413ھ کو رکھی گئی اور وہاں چھوٹی کتابوں کی تدریس کی پھر یہاں سے جامعہ قاسم العلوم فقیر والی تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے پانچ سال فرائض سرانجام دیئے۔ پھر جنوری 2003ء مطابق شوال 1423ھ جامعہ العلوم الاسلامیہ۔ ایف ٹو۔ میرپور آزاد کشمیر میں گذارا۔ پھر

2004ء/1424ھ جامعہ قاسم العلوم فقیر والی واپس چلا گئے اور یہ سال وہاں گزارا اور اب بھی ارادہ ہے کہ فقیر والی میں 2005ء/1425ھ گزارنے کا اور اس کے بعد حضرت ڈیروی صاحب نے جو اپنا ادراہ بنایا ہے محلہ بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں بقایا زندگی انشا اللہ تعالیٰ اپنے ادارے کی مزید تعمیر و ترقی کے لئے گھر ڈیرہ اسماعیل خان ہی میں رہنے کا مستقل پروگرام ہے، یہ مصنف کتاب ہذا و صاحب تصانیف کتب کثیرہ مناظر اسلام محقق اہلسنت حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب دام مجدہم کی زندگی کے کچھ حالات تھے جو ہدیہ قارئین کرام کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت ڈیروی صاحب دام مجدہم کی عمر علم و عمل میں مزید ترقی نصیب فرمائیں اور مسلک حق اہلسنت والجماعت احناف اکابرین حضرات علماء دیوبند کی شان و عظمت کو تحریر تقریر مناظرہ کتب کی صورت میں خدمت و دفاع کرنے کی ان کو بھرپور طاقت و ہمت عطا فرمائے

(آمین ثم آمین)

فقط والسلام مع الاکرام

قاری امان اللہ عثمانی (بلال آباد ملتان روڈ ڈیرہ اسماعیل خان)

فون برائے رابطہ:- کوڈ 0961 ، فون: 711364



احناف حضرات پر تحریفات کا جھوٹا الزام

تحریف نمبر اکا جھوٹا الزام:

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں ”حافظ ابن حجر“ (تلخیص ص ۸) مولانا عبدالحی حنفی زیلیعی حنفی (تخریج ہدایہ) مولانا خلیل احمد (بذل المجہود) مولانا نیموی (آثار السنن) وغیرہ نے رفع الیدین کی حدیث میں سنن بیہقی سے لفظ نمازالت تلک صلوٰۃ حتی لقی اللہ تعالیٰ نقل کیا ہے لیکن حیدرآباد میں جو سنن بیہقی طبع ہوئی ہے۔ اس سے یہ لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ (حاشیہ تحقیق الراخ ص ۱۱۰) محترم مولانا محمد صدیق صاحب سرگودھوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔

مقلدین کی افسوسناک بددیانتی اس سلسلے میں ان لوگوں نے ایک اور چال چلی ہے جس سے دیانتداری دیوالیہ ہو کر انکا ماتم کرنے لگتی ہے اور وہ یہ ہے کہ طباعت کے وقت کتاب کے جدید ایڈیشن میں متن کتاب سے اس حدیث کو خارج کر دیا جس میں صراحت تھی کہ رسول اللہ ﷺ دم آخر تک نماز میں رفع یدین کرتے رہے چنانچہ سنن کبریٰ بیہقی کا وہ نسخہ جو علماء احناف نے دائرۃ المعارف کے تحت حیدرآباد کن سے طبع کیا ہے اس میں ابن عمرؓ کی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے جس کے یہ الفاظ ہیں: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَوَاتُهُ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَىٰ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کے آخری لمحات تک رفع الیدین کرتے رہے۔ حدیث کے یہ وہ الفاظ ہیں جن سے یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ نے آخری وقت میں رفع الیدین ترک کر دی تھی اور اس میں اس بات کی بھی تردید ہے کہ رفع الیدین منسوخ ہو چکا ہے اور یہ الفاظ اس قول کو بھی غلط قرار دیتے ہیں کہ رفع الیدین نہ کرنا افضل ہے بایں ہمہ حق کو چھپانے اور مٹانے کی ان کی یہ سعی اس لئے کارگر نہیں ہو سکتی کہ حدیث کے ان الفاظ کے متعلق ائمہ حدیث کے علاوہ

خود ائمہ احناف کی شہادۃ موجود ہے۔ علامہ زیلعی حنفیؒ نے نصب الراية میں مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجہود میں بحوالہ نیبھقی حدیث کے ان الفاظ کا تذکرہ کیا ہے ائمہ حدیث میں سے حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحمیر جلد اول میں بحوالہ نیبھقی ان الفاظ کو بیان کیا ہے۔

(پیش لفظ اسوۃ الکوین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین للبخاری ص ۶ تا ص ۷)
مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم غیر مقلد کے شاگرد خاص مولانا محمد سلیمان کیلانی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ سنن کبریٰ نیبھقی میں صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری عمر تک رفع الیدین سے نماز پڑھتے رہے سنن کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ حیدرآباد کے برادران احناف نے جب اس کو ۱۳۲۶ھ میں طبع کرایا تو اس حدیث کو خارج کر دیا۔

(مشکوۃ المصابیح مترجم و محشی ص ۱۵۵۰)
بہر حال متقدمین غیر مقلدین کا یہ الزام کہ نیبھقی کے السنن الکبریٰ سے اس حدیث کو خارج کر دیا ہے متفق علیہ اعتراض تھا۔ آئیے جناب اب ذرا دیکھتے ہیں اس الزام کی حقیقت کیا ہے

الجواب

اس کے بارے میں السنن الکبریٰ نیبھقی میں اس حدیث کا موجود ہونے کا حوالہ دینے والا پہلا شخص امام ابن دقیق العید ہے۔ مارواہ البیہقی فی سننہ
(نصب الراية ص ۱۴۰۹)

حافظ ابن حجرؒ نے نیبھقی کا حوالہ تو دیا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ یہ حدیث نیبھقی کی السنن الکبریٰ میں موجود ہے چنانچہ ان کے الفاظ یوں ہیں۔ زاد البیہقی فما زالت تلک صلوٰۃ حتی لقی اللہ۔ (التلخیص الحمیر ص ۱۸۱ مطبوعہ دہلی)

علامہ شوکانیؒ غیر مقلد نے بھی نیل الاوطار ص ۱۸۵ میں نیبھقی کا حوالہ دیا ہے مگر السنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا اسی طرح مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد

نے تعلیقات السلفیہ ص ۱۰۳/۱ میں بیہقی کا نام لیا ہے مگر السنن الکبریٰ کا نام نہیں لیا مولانا عبداللہ روپڑی غیر مقلد نے امام ابن دقیق العید کی اس عبارت مارواہ البیہقی فی سندہ کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

جو بیہقی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے۔ (رفع الیدین اور آمین ص ۵۴)
اب حق تو یہ تھا کہ ترجمہ کرنے میں مولانا روپڑی سنن کا لفظ نہ کاٹتے بلکہ تنبیہ کر دیتے کہ امام ابن دقیق العید سے بیہقی کے سنن کی طرف نسبت کرنے میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ تنبیہ کرنے کی بجائے سنن کا لفظ ہی ترجمہ میں کاٹ دیا جو کہ کھلی خیانت ہے۔

مولانا پیر بدیع الدین شاہ غیر مقلد لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

قال ابو محمد لم نجد هذه الرواية في نسخة
السنن الخطية والمطبوعة ولا في المعرفة بل رواه
في الخلافات فقد رأيت في مختصر الخلافات ۵

(ج ۱ ص ۷۶) (جلاء العینین ص ۱۲۷)
کہ ہم نے یہ روایت سنن بیہقی کے قلمی اور مطبوعہ دونوں نسخوں میں نہیں پائی اور نہ بیہقی کی کتاب معرفۃ السنن والآثار میں بلکہ بیہقی نے اس روایت کو خلائیات میں روایت کیا ہے پس بیشک اس روایت کو میں نے مختصر خلائیات ص ۷۶/۱ میں دیکھا ہے۔

بیچئے جناب غیر مقلدین کا احناف حضرات پر بہتان اور تحریف کا الزام محض جھوٹ اور غلط ثابت ہوا اور ایک شریف انسان نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ سنن کبریٰ کے مصری اور شامی نسخوں میں یہ حدیث موجود ہے۔

(لاحول ولا قوة الا بالله)

نوٹ:- یہ روایت آخری عمر تک رفع یدین کرنے کی جھوٹی ومن گھڑت ہے راوی اس میں حدیث کے گھڑنے کے ساتھ بدنام ہیں اس کی مزید تفصیل نور الصباح حصہ اول کے آخر میں ملاحظہ ہو۔

نتائج تقلید والے مؤلف کی گپ شپ ملاحظہ ہو

حدیث فما زالت تلک صلوٰۃ کو بھٹکی سے خارج کر دیا (ملخصاً) نتائج تقلید ص ۱۴۱، ص ۱۴۲ نیز لکھتے ہیں ابن مدینی ایسے چوٹی کے مشہور اور نامور امام حدیث نے کہا کہ ابن عمر کی حدیث فما زالت الصلۃ میرے نزدیک قطعی حجت ہے۔ الغ (نتائج تقلید ص ۱۴۱)

اس سے بڑا جھوٹ دھوکہ اور فریب کیا ہو سکتا ہے۔

اس لئے تحفہ حنفیہ میں ابو صہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنے اکابر کے اس جھوٹے الزام کو السنن الکبریٰ سے نہیں دہرایا اور چپ چاپ کر کے سیدھے آگے کو گذر گئے۔ ع حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا

تحریف نمبر ۲ کا جھوٹا الزام

مولانا سلطان محمود شیخ الحدیث جلاپور پیر والہ سنن ابوداؤد کے متعلق لکھتے ہیں۔

اصل لفظ عشرین لیلۃ ہی ہے اور اس کو عشرین رکعت بنانا تحریف ہے یہ تحریف کب ہوئی کس نے کی اور کیوں کی ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ ہند میں ۱۳۱۸ھ تک جتنے نسخے سنن کے مطبوع ہوئے ہیں۔ ان سب میں عشرین لیلۃ ہی مطبوع ہے اور کسی قسم کا کوئی اشارہ نسخوں کے اختلاف کا نہیں ہے البتہ جب مولانا محمود حسن کے حواشی کے ساتھ سنن کو چھپوایا گیا تو ناشرین نے خود یا کسی کے مشورہ سے متن میں لیلۃ اور اس کے اوپر ”ن“ کا نشان دیکر حاشیہ پر رکعت لکھ دیا

اس کے بعد جب مولانا فخر الحسن کے حواشی کے ساتھ طبع کرایا گیا تو اس میں متن میں رکعت لکھا اور اس کے اوپر ”ن“ کا نشان دیکر حاشیہ پر لیلۃ لکھ دیا تا کہ یہ تاثر عام ہو جائے کہ یہاں نسخوں کا اختلاف ہے۔ (الی) اب ظاہر ہے کہ اس پوری کی پوری کاروائی سے یہ تاثر دینا مقصود تھا کہ سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں عشرين رکعت موجود ہے تا کہ اس حدیث کو بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں پیش کیا جاسکے۔ (نعم الشہود علی تحریف الغالین فی سنن ابی داؤد ص ۸ تا ص ۹)

ابوصہیب محمد داؤد ارشد تحفہ حنفیہ ص ۳۸ میں لکھتے ہیں۔

”تحریف کی ابتداء“ مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے سب سے اول اس تحریف کا آغاز کیا اور سنن ابی داؤد کو شائع کرتے ہوئے متن ابوداؤد میں تو عشرين لیلۃ ہی رہنے دیا البتہ حاشیہ میں نسخہ کی علامت دیکر رکعت کا لفظ لکھا ابوداؤد ص ۲۰۹ ج ۱ طبع ص ۱۳۱۶ھ اس رد و بدل سے بیس رات کے بجائے معنی بیس رکعات بن جاتا ہے اور اس تحریف کا مقصود بیس رکعات نماز تراویح کا ثبوت دینا تھا۔“
مولانا زبیر علیزئی صاحب غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

”مزید تحقیق کے لئے ٹالٹین کی جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے پاس تشریف لے آئیں تا کہ ان پر مولوی محمود الحسن دیوبندی کی تحریف متعدد نسخ کی مدد سے ثابت کر دوں۔“ (تعداد رکعات قیام رمضان

کا تحقیقی جائزہ مصنف حافظ زبیر علیزئی ص ۷۲)

نیز لکھتے ہیں صرف تین چار نسخوں کی فوٹو سٹیٹ پیش کریں بلکہ محمود الحسن کے بعد دیوبندیوں نے جو نسخے عکسی وغیرہ چھاپے ہیں وہ اسی نسخے سے منقول ہیں

ہمارے پاس دیوبندیوں کی اس تحریف کے خلاف دلائل کی کثرت ہے مثلاً دیکھئے۔

تحفة الاشراف مشکوة السنن الكبرى بیہقی

اختصار المہذب. نصب الراية معرفة السنن

والآثار حاشیہ ہدایہ. الداریہ المغنی نسخ ابی

دائود وغیرہما. (تعداد رکعات قیام رمضان ص ۷۳)

الجواب

۱۲۹۳ھ کا نسخہ سنن ابی داؤد جو منشی نو لکشور میں چھپا ہے اس میں عبارت

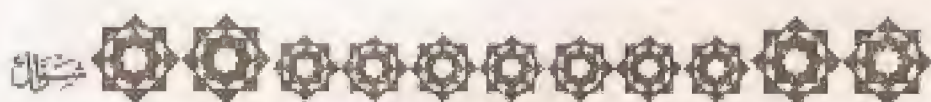
یوں ہے۔

ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه جمع الناس

على ابی بن كعب فكان يصلى لهم عشرين ركعة

ليلة الخ ص ۲۰۳ / ۱

اب شیخ الہند استاذ الکل حضرت مولانا محمود حسن عثمینی دیوبندی کی طرف اس تحریف کی نسبت کرنا بہت بڑی بے وقوفی اور جہالت ہے اس کا فوٹو عکس پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمادیں۔



فَاذْكُرُونِي اَوْ كَرِهْتُمُوهُ فَذِكْرٌ لِّمَنْ هُوَ ذُو ذِكْرٍ

محمک پامن شهر فنا بالا چار باوا و پسر بالا امثال باطال پسر مشهور
ان گستره چون الهفا بتدی محسب کمر اله



تخصيص لیسالم الاجل والفاضل الیک
هو اننا انکسافنا هذا ایزاسیم ایہ اشدر بحلیل الکریم بنفسه

شاہد نمبر ۲

علامہ ذہبیؒ کی سیر اعلام النبلاء ص ۴۰۰ (رج ۱ تا ص ۴۰۱) بتحقیق علامہ شعیب الارنؤوط اور حسین الاسد میں ہے۔

وفی سنن ابی داؤد یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فی قیام رمضان فکان یصلی بهم عشرين رکعة ○

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں اور سنن ابی داؤد میں یونس بن عبید عن الحسن کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابی بن کعب پر پس وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ اس کا فوٹو عکس بھی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

شاہد نمبر ۳

اس حدیث کی تخریج میں محشی لکھتے ہیں۔

سندہ منقطع اخرجه ابو داؤد (۱۴۲۹) فی الصلوٰۃ باب القنوت فی الوتر من طریق شجاع بن مخلد عن هشیم عن یونس بن عبید عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرين رکعة ○ (الحديث)

”کہ اس کی سند منقطع ہے اس کو ابو داؤد نے اخراج کیا ہے باب القنوت فی الوتر میں بذریعہ شجاع بن مخلد عن هشیم عن یونس بن عبید عن الحسن کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے لوگوں کو جمع کیا حضرت ابی بن کعب پر وہ لوگوں کو بیس ۲۰ رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔“

اس محشی نے یہ نسخہ مصریہ پیش کیا ہے اور حدیث نمبر ۱۴۲۹ کا حوالہ دیا ہے۔

سيرة عجل الإمام النبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الدهلي

المتوفى

٧٤٨ هـ - ١٣٧٤ م

الجزء الأول

حَقَّقَ هَذَا الْجُزْءَ

حَسَنُ الْأَسَدِ

أَشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِ الْكِتَابِ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

شُعَيْبُ الْأَرْنُؤُوط

عليه أيضاً. وكان عمر يُجلُّ أبا، ويتأدب معه، ويتحاكم إليه.

قال محمد بن عمر الواقدي: تدلُّ أحاديث علي وفاة أبي بن كعب في خلافة عمر. ورأيت أهله وغيرهم يقولون: مات في سنة اثنتين وعشرين بالمدينة، وأن عمر قال: اليوم مات سيّد المسلمين.

قال: وقد سمعنا من يقول: مات في خلافة عثمان سنة ثلاثين. قال: وهو أثبت الأقاويل عندنا، وذلك أن عثمان أمره أن يجمع القرآن.

وقال محمد بن سعد: حدثنا عازم، حدثنا حماد، عن أيوب، عن ابن سيرين أن عثمان جمع اثني عشر رجلاً من قريش والأنصار فيهم أبي بن كعب، وزيد بن ثابت في جمع القرآن^(١).

قلت: هذا إسناد قوي، لكنه مرسل. وما أحسب أن عثمان قدب للمصحف أبا، ولو كان كذلك، لاشتهر، ولكان الذكر لأبي لا لزيد، والظاهر وفاة أبي في زمن عمر حتى إن الهيثم بن عدي وغيره ذكروا موته سنة تسع عشرة.

وقال محمد بن عبد الله بن نُمير، وأبو عبيد، وأبو عمر الضرير: مات سنة اثنتين وعشرين، فالنفس إلى هذا أميل، وأما خليفة بن خياط، وأبو حفص الفلاس فقالا: مات في خلافة عثمان. وقال خليفة مرة: مات سنة اثنتين وثلاثين.

وفي مسند أبي داود: يونس بن عبيد، عن الحسن أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب في قيام رمضان، فكان يُصلي بهم عشرين

(١) أخرجه الفسوي ٤٨٧/٢ في المعرفة والتاريخ.

وقد كان أبي التقيط صرة فيها مئة دينار، فعرفها حولاً وتملكها، وذلك في «الصحيحين» (٢).

(١) سننه منقطع، أخرجه أبو داود (١٤٢٩) في الصلاة: باب الفنون في الوتر، من طريق شجاع بن مخلد، عن هشيم، عن يونس بن عبيد، عن الحسن، «أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب، فكان يصلي لهم عشرين ركعة. ولا بقيت بهم إلا في النصف الباقي، فإذا كانت العشر الأواخر تخلف، فصلى في بيته، فكانوا يقولون: أين أبي». وأخرج ابن أبي شيبة من حديث عبد العزيز بن ربيع قال: كان أبي بن كعب، رضي الله عنه، يصلي بالمدينة عشرين ركعة، ويوتر بثلاث. وهذا مرسل قوي السند. وأخرج أيضاً عن يحيى بن سعيد، أن عمر بن الخطاب أمر رجلاً يصلي بهم عشرين ركعة.

وأخرج عبد الرزاق في «المصنف» (٧٧٣٠)، من طريق داود بن قيس وغيره، عن محمد بن يوسف، عن السائب بن يزيد، أن عمر جمع الناس في رمضان على أبي بن كعب - على تميم الداري - على إحدى وعشرين ركعة يقرؤون بالعشرين، وينصرفون عند فروع الفجر، وهذا سند قوي. وأخرج البيهقي في «سننه» ٤٩٧٢ من طريق علي بن الجعد، عن ابن أبي ذئب، عن يزيد ابن خصيفة، عن السائب بن يزيد، قال: كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب، رضي الله عنه، بعشرين ركعة. قال: وكانوا يقرؤون بالعشرين، وكانوا يتكثرون على عصيهم في عهد عثمان، رضي الله عنه، من شدة القيام، وهذا إسناد صحيح، رجاله كلهم عدول ثقات.

(٢) أخرجه أحمد ١٢٦٧٥، والبخاري (٢٤٢٦) في اللقطة: باب إذا أخبره رب اللقطة بالعلامة دفع إليه، و(٢٤٣٧) فيه: باب هل يأخذ اللقطة ولا يدعها نضيع حتى لا يأخذها من لا يستحق، ومسلم (١٧٢٣) في اللقطة، وأبو داود (١٧٠١) في اللقطة: باب التعريف باللقطة، والترمذي (١٣٧٤) في الأحكام: باب ما جاء في اللقطة وصالة الإبل: كلهم من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، عن سويد بن غفلة قال: خرجت أنا، وزيد بن صوحان، وسلمان بن ربيعة، غارين. فرجدت سوطاً فأخذته. فقالا لي: دعه. فقلت: لا. ولكني أعرفه. فإن جاء صاحبه وإلا استمنعت به. قال: فأبيت عليهما. فلما رجعا من غرائنا قضي لي أبي حججت فأتيت المدينة، فلقيت أبي ابن كعب، فأخبرته بشأن السوط ويقولهما، فقال: إني وجدت صرة فيها مئة دينار، على عهد رسول الله ﷺ، فأتيت بها رسول الله ﷺ، فقال: «عرفها حولاً». قال: فعرفتها فلم أجد من يعرفها. ثم أتيت فقال: «عرفها حولاً» فعرفتها فلم أجد من يعرفها. ثم أتيت فقال: «عرفها حولاً» فعرفتها فلم أجد من يعرفها. فقال: «احفظ عددها ووعاءها ووكاءها، فإن جاء صاحبها، وإلا فاستمنع بها فاستمنعت بها». فلقيته بعد ذلك بمكة فقال: لا أدري بثلاثة أحوال، أو حول واحد. واللفظ لمسلم. وقوله: لتيته: هو قول شعبة. يعني لقي سلمة بن كهيل. وفاعل قال التي بعدها: هو سلمة. أي هل قال سويد بن غفلة: ثلاثة أعوام أو قال: عاماً واحداً.

المغنی ابن قدامہ المتوفی ۶۲۰ھ لکھتے ہیں۔

لما روی عن الحسن ان عمر جمع الناس علی ابی بن کعب فکان

یصلی لهم عشرين لیلة ۵ (الحديث) (رواه ابو داؤد المغنی ص ۵۸۰/۲)

”کیونکہ روایت کیا گیا حسن بصریؒ سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا حضرت

ابی بن کعبؓ پر پس وہ لوگوں کو بیس ۲۰ راتیں پڑھایا کرتے تھے۔“

اس کے محشی نے اقرار کیا ہے کہ اصل میں رکعۃ تھا چنانچہ لیلة پر تین نمبر لگا کر حاشیہ میں لکھا (۳) فی الاصل رکعۃ یعنی اصل نسخہ مغنی میں رکعۃ تھا۔ یعنی محشی نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور متن حدیث کو بدلا ہے اس کی فوٹو کاپی بھی حاضر خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

المغنى

رسالة محمد بن عبد الله بن يوسف

AR 1V 1/2

مُؤَفَّقُ الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ قُدَّامَةَ
الْمَقْدِسِيِّ الْجَمَاعِيِّ الدُّمَشْقِيِّ الصَّالِحِيِّ الْجَنَابِيِّ
٥٤١ - ٦٢٠ هـ

تحقیق

الدكتور

عبد القیاس محمدی راحلو

الدكتور

عبد بن عبد المحسن التركي

الجزء الثاني

۱۰۰

لما حلها عنه في المشور والنور يحميها عازان

ت ۳۱۷۷۷۵۱ ص ۲۳ ب ۶۲ (م. ۱)

القائمة



كان رسول الله ﷺ يُوتر ؟ قالت : كان يُوتر بأربع وثلاث وسبب وثلاث ، وثمان وثلاث ، وعشر وثلاث ، ولم يكن يُوتر بأقل من سبع ، ولا بأكثر من ثلاث عشرة .
رواه أبو داود^(١) .

٢٤٥ - / مسألة ؛ قال : (يَفُتُّ فِيهَا)

يَعْنِي أَنَّ الْقُنُوتَ مَسْنُونٌ فِي الْوُتْرِ ، فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ ، فِي جَمِيعِ السَّنَةِ . هَذَا الْمَنْصُوصُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا ، وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَإِسْحَاقَ ، وَأَصْحَابِ الرَّأْيِ . وَرَوَى ذَلِكَ عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنِ أَحْمَدَ رِوَايَةً أُخْرَى ، أَنَّهُ لَا يَفُتُّ إِلَّا فِي النُّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ . وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي . وَبِهِ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ^(١) ، وَالزُّهْرِيُّ ، وَيَحْيَى بْنُ زَنْبَابٍ^(٢) ، وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ . وَاخْتَارَهُ أَبُو بَكْرِ الْأَثَرُمُ ؛ لَمَّا رَوَى عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ ، فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً^(٣) ، وَلَا يَفُتُّ إِلَّا فِي النُّصْفِ الْبَاقِي^(٤) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ^(٥) ، وَهَذَا كَالْإِجْمَاعِ . وَقَالَ قَتَادَةُ : يَفُتُّ فِي السَّنَةِ

= الْوُتْرُ بِخَمْسٍ ، وَبَابُ كَيْفِ الْوُتْرِ بِسَبْعٍ ، وَبَابُ كَيْفِ الْوُتْرِ بِتِسْعٍ ، مِنْ كِتَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ . اِمْتَحَنِي ٣ / ١٩٨ ، ٢٠٠ . وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتر بِسَبْعٍ ، ثُمَّ قَالَ : وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ . انْظُرْ : بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعٍ ، مِنْ أَبْوَابِ الْوُتْرِ . عَارِضَةُ الْأَحْوَذِيِّ ٢ / ٢٤٥ . وَأَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتر بِتِسْعٍ وَسَبْعٍ ، وَحَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ فِي أَنَّهُ كَانَ يُوتر بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ ، فِي : بَابِ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ وَخَمْسٍ وَسَبْعٍ وَتِسْعٍ ، مِنْ كِتَابِ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ . حَسَنُ بْنُ مَاجَةَ ١ / ٣٧٦ . وَأَخْرَجَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي الْوُتْرِ بِتِسْعٍ وَسَبْعٍ ، فِي : الْمُسْنَدِ ٦ / ٢٢٧ ، وَحَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ ، فِي الْوُتْرِ . بِخَمْسٍ ، فِي : الْمُسْنَدِ ٦ / ٢٩٠ ، ٣١٠ ، ٣٢١ .

(٩) فِي : بَابِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ، مِنْ كِتَابِ التَّطَوُّعِ . سَنَنُ أَبِي دَاوُدَ ١ / ٣١٣ . كَمَا أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ ، فِي : الْمُسْنَدِ ٦ / ١٤٩ .

(١) سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ، وَاسْمُهُ يَسَارٌ ، الْأَنْصَارِيُّ مَوْلَاهُمْ ، الْبَصْرِيُّ ، تَابِعِي ثِقَّةٌ ، تَوَفَّى سَنَةَ مِائَةٍ . مَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ٤ / ١٦ .

(٢) فِي ١ ، م : ، ثَابِتٌ ، خَطَأً .

(٣) فِي الْأَصْلِ : ، رُكْعَةٌ .

(٤) فِي ١ ، م : ، الثَّانِي .

(٥) فِي : بَابِ الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ ، مِنْ كِتَابِ الْوُتْرِ . سَنَنُ أَبِي دَاوُدَ ١ / ٣٣١ .

شاہد نمبر ۵

جامع المسانید والسنن (ص ۱۵۵) ابن کثیر بھی ملاحظہ ہو اس کی فوٹو کاپی لگائی جا رہی ہے، آپ فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں۔

شاہد نمبر ۶

الشیخ محمد علی الصابیونی نے اپنی کتاب (الہدی النبوی الصحیح فی صلوۃ التراويح ص ۵۴ میں) یہ حدیث رکعتہ کے ساتھ ابوداؤد کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ اب بتاؤ غیر مقلد و کیا یہ سب حضرات تحریف ہیں۔ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

جَامِعُ الْمِثَانِيدِ وَالسِّنَنِ الْمُتَادِي لِأَقْوَمِ سُنَنِ

لِلْإِمَامِ الْحَافِظِ الْمُحَدِّثِ الْمُؤَرِّخِ الثَّقَةِ
عَمَادِ الدِّينِ أَبِي الْفَدَاءِ، إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَرَ
ابْنِ كَثِيرٍ الْقُرَشِيِّ الدَّمَشْقِيِّ الشَّافِعِيِّ
٧٠٠ - ٧٧٤ هـ



المجلد الأول

مُسْنَدُ

أَبِي اللَّحْمِ - أَيُّوبُ بْنُ بَشِيرٍ

وَثَقَ أَصُولُهُ وَخَرَّجَ حَدِيثَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ

الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

١٢ - أبي بن كعب/الحسن، عنه

جامع المسانيد والسنن/ ج ١

٢٤ - «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَتَزَلَّتْ آيَةٌ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَاءَتِي؟ فَقَالَ أَبِي: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ هُوَ» (٢١) تَفَرَّدَ بِهِ.

الحسن [بن أبي الحسن البصري] (٢٢) عن أبي:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ:

٢٥ - «أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ يَنْهِيَ عَنِ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْ ذَلِكَ. فَأَضْرَبَ عُمَرَ. وَأَرَادَ أَنْ يَنْهِيَ عَنْ حُلْلِ الْحَبْرَةِ لِأَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ. فَقَالَ لَهُ أَبِي: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ. قَدْ لَبَسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبَسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ» (٢٣) تَفَرَّدَ بِهِ.

حَدِيثٌ آخَرُ:

أَنَّ سَمُرَةَ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرُوا... الْحَدِيثَ فِي تَرْجَمَةِ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ (٢٤). وَفِي تَرْجَمَةِ يُونُسَ [بن عبيد] عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ.

(٢١) أخرجه الإمام أحمد في «مسنده» (١٤٢:٥).

(٢٢) زيادة ليست في الأصل.

(٢٣) أخرجه الإمام أحمد في «المسند» (١٤٣:٥).

(٢٤) سيأتي في مسند سمرة وانظر فهرس أطراف الحديث الملحق بنهاية الكتاب.

حديث آخر:

٢٦ - أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً. الْحَدِيثُ.

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُجَاعِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي (٢٥).

حديث: ٢٧ - «كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا وَجْهَنَا وَاحِدٌ، فَلَمَّا قُبِضَ نَظَرْنَا هَكَذَا وَهَكَذَا».

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الْجَنَائِزِ (٢٦)، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورِ الْكُوسِجِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءِ الْخَفَّافِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْهُ.

وَلَهُ عَنْهُ حَدِيثٌ آخَرُ، فِي تَرْجَمَةِ عُتَيِّ عَنْهُ (٢٧).

(٢٥) الحديث في سنن أبي داود (١٤٢٩)، ص (٦٥:٢) ونصه: أن عمر بن الخطاب جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي، فإذا كان العشر الآخر تخلف فصلى في بيته، فكانوا يقولون: أبق أبي.

(٢٦) أخرجه ابن ماجة في: ٦ - كتاب الجنائز (٦٥) باب ذكر وفاته ودفنه، الحديث (١٦٣٣) ص (٥٢٣:١).

وقال في الزوائد: إسناده صحيح على شرط مسلم، إلا أنه منقطع بين الحسن وأبي، يدخل بينهما يحيى بن ضمرة.

(٢٧) سنن أبي داود في الحديث (١٠٨).

تحریف نمبر ۳ کا جھوٹا الزام

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔ حافظ ابن حجر وغیرہ نے حاکم کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور صلعم تین رکعات وتر پڑھا کرتے: ولم یقعد الا فی آخرهن (فتح الباری)

علامہ ذہبیؒ نے بھی تلخیص مستدرک میں اس روایت کو حاکم سے نقل کیا ہے لیکن حیدرآباد کی مطبوعہ مستدرک میں یہ لفظ موجود نہیں حالانکہ اس کے نیچے جو تلخیص ذہبیؒ ہے اس میں ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بھی اڑا دیا گیا ہے۔ (التحقیق الراخ ص ۱۱۰ حاشیہ)

ابوصہیب محمد داؤد دارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ”مستدرک حاکم میں تحریف مستدرک حاکم میں ابان بن یزید (صحیح یزید ہے) عن قتادة عن زرارة بن اونی عن سعد بن هشام کی سند سے ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ (صحیح رضی اللہ عنہا ہے) سے وتر کی تعداد کے بارے میں مروی ہے جو متن کے اعتبار سے شاذ ہے۔ (تفصیل دین الحق ص ۲۳۲ رج ۱ میں دیکھئے)

اس حدیث کے الفاظ تھے کہ:

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث

لا يقعد الا في آخرهن

یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے نہ بیٹھتے تھے ان کے درمیان مگر آخر میں۔ مگر احناف نے جب مستدرک حاکم کی اشاعت کی تو لا یقعد کو لا یسلم بنا دیا۔ اس تحریف سے ان لوگوں نے ایک تیر سے دو شکار کئے۔

(۱) حنفیہ کے نزدیک وتر کی دوسری رکعت میں تشهد ہے جب کہ اس روایت میں تشهد کی نفی ہوتی تھی لہذا ان ایماندار لوگوں نے الفاظ کو بدل کر اپنی تردید کے الفاظ کا مفہوم ہی بگاڑ دیا۔

(۲) حنفیہ کے نزدیک چونکہ وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرنا چاہئے اس غرض کے تحت ان

لوگوں نے لایقعد کو لایسلم بنادیا جس سے نماز وتر کی دوسری رکعت میں سلام کی نفی ہوگئی
یوں ان لوگوں نے متن روایت میں تحریف کر کے حنفیت کو سہارا دیا۔

انا لله وانا اليه راجعون

(تحفہ حنفیہ بجواب تحفہ اہل حدیث ص ۱۵۰) (مکتبہ عزیزیہ جامع مسجد قدس رحمن گلی نمبر ۵ چوک دانگراں لاہور)
مولانا عبدالعزیز نورستانی غیر مقلد لکھتے ہیں ”بزرگو“ ہم کیا بتائیں ان حضرات نے تقلید
شخصی ثابت کرنے کیلئے نہ تو قرآن کریم کو معاف اور نہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مذہب حنفیہ
کے مطابق ۲۰ بیس رکعت تراویح ثابت کرنے کیلئے ایک صاحب نے ابوداؤد کی حدیث عشرين لیلة
کو عشرين رکعة کر دیا اور ابن ماجہ میں اپنے مطلب برآری کیلئے ایک واو بڑھا دیا اور مستدرک حاکم
میں لایقعد کے بجائے لایسلم بنایا اور بقول علامہ بنوری صاحب اختلاف نسخہ پر ادارہ دارۃ
المعارف والوں نے کسی قسم کی تنبیہ ہی نہیں کی۔ (حقیقۃ الاحادیث یعنی بے دینی کی حقیقت ص ۱۰۲)

الجواب

حافظ ابن حجر اپنی آخری تصنیف الدرر النضر ص ۱۹۱ میں لکھتے ہیں۔

حدیث عائشہ . ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث
یعنی لایفصل بینہن بسلام . الحاکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوتر بثلاث لایسلم الا فی آخر هن وفي رواية لایسلم فی
الركعتين الاوليين من الوتر ۵

”حضرت عائشہ کی حدیث کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے
جن کو درمیان میں توڑتے نہ تھے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں امام حاکم نے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے جن کے آخر میں سلام کرتے
تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وُتروں کی دو پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔“
علامہ زیلعی لکھتے ہیں۔

الحديث الحادي بعد المائة روت عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث يعني لا يفصل بينهن بسلام قلت اخرجه النسائي في سننه عن سعيد بن ابي عروبة عن قتاده عن زرارة بن اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر انتهي ورواه الحاكم في المستدرك وقال انه صحيح على شرط البخاري ومسلم ولم يخرجاه ولفظة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لا يسلم الا في آخرهن انتهي وفي لفظ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يسلم في الركعتين الاوليين من الوتر انتهي ○

(نصب الراية ص ۱۱۷/۱۱۸ تا ۱۱۸)

حدیث نمبر ۱۰۱

حضرت عائشہؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرتے تھے میں (زیلعیؒ) کہتا ہوں کہ اس حدیث کا اخراج نسائی نے اپنی سنن میں سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وُتروں کی دو رکعت پر سلام نہ پھیرتے تھے اور امام حاکم نے بھی المستدرک میں روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اس کا لفظ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے سلام نہ پھیرتے تھے مگر آخر میں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وُتروں کی دو پہلی رکعتوں پر سلام نہ پھیرتے تھے۔ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری ص ۳۴۰/۳۳۷ و شرح ہدایہ ص ۸۲۳/۸۲۴ میں حافظ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر ص ۳۰۳/۲۶۱ میں اور علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ نے عقود الجواهر المہیفة ص ۶۱ میں مستدرک حاکم کے حوالہ سے لا یشلم الا فی آخرهن کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔

نوٹ:-

حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں۔

(۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر (مستدرک حاکم) (ص ۳۰۴ ج ۱) و نسائی ص ۲۴۸ ج ۳ و سنن بیہقی ص ۳۱ ج ۳ و سنن الدار قطنی ص ۳۲ ج ۲ و محلّی ابن حرم ص ۴۷ ج ۳ و طحاوی جلد اوّل و مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۵ ج ۲ علامہ نیوی آثار السنن ص ۱۶۲ میں فرماتے ہیں رواہ النسائی و آخرون و اسنادہ صحیح اس کو نسائی اور دوسروں نے روایت کی ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اس روایت کے بارے میں کوئی جھگڑا نہیں ہے چنانچہ مولانا ثمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد فرماتے ہیں۔

حدیث عائشة اخرجه النسائی و رواه الحاکم فی المستدرک
وقال صحیح علی شرط الشيخین قلت وله الفاظ ۵

(التعلیق المغنی ص ۳۲ ج ۲)

حضرت عائشہؓ کی حدیث کا اخراج امام نسائی نے کیا ہے اور امام حاکم نے المستدرک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے میں (عظیم آبادی) کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے مختلف الفاظ ہیں بہر حال یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۲) ثم اوتر بثلاث لا یفصل فیہن ثم صلی رکعتین و هو جالس ۵

(مسند احمد ص ۱۵۶ ج ۶)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے ان کے درمیان فاصلہ نہیں کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ بیٹھے ہوئے تھے یہ روایت بھی متفق علیہ ہے (۳) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لا یسلم الا فی آخرهن (مستدرک حاکم)

اس روایت میں جھگڑا ہے کہ لفظ لایسلم ہے یا لا یقعد ہے حقیقت میں دونے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری اور التلخیص الحبیر میں لا یقعد نقل کیا ہے جب کہ آخری تصنیف الدراہم میں لایسلم نقل کیا ہے اور حیدر آباد دکن والوں نے مستدرک حاکم کے متن میں لایسلم نقل کیا ہے اور مستدرک کے نیچے لا یقعد کے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے فلہذا مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا معارف السنن میں یہ لکھنا کہ ادارة المعارف نے اختلاف نسخ پر کسی قسم کی تنبیہ نہیں کی بالکل غلط ہے بلکہ المستدرک

اور تلخیص مستدرک کے درمیان لکیر دیکر لا یقعہ والے نسخہ کو بھی تسلیم کیا ہے اور لا یقعہ الحسن النعمانی لکھا ہوا موجود ہے مولانا بنوریؒ نے صحیح ابن حبان کے حوالہ حضرت جبیر بن مطعم کی روایت جو ایام التشریق کی قربانی کے بارے میں مروی ہے کو متصل تسلیم کیا ہے حالانکہ وہ منقطع ہے۔ چنانچہ علامہ بنوریؒ لکھتے ہیں۔

ومن حدیث جبیر بن مطعم عند احمد فی مسندہ (۸۲/۴) وفيه

انقطاع ولكن رواه ابن حبان في صحيحه باتصال ○

(معارف السنن ص ۴۳۹ ج ۶)

اور جبیر بن مطعم کی حدیث مسند احمد میں انقطاع کے ساتھ مروی ہے اور لیکن اس کو ابن حبانؒ نے اپنے صحیح میں متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

حدیث ایام التشریق کلھا ایام ذبح "احمد وابن حبان من حدیث

جبیر بن مطعم من روايته عبدالرحمن بن ابی حسین عنه ورواه

البزار من هذا الوجه وقال انه منقطع ○ (الداریه ص ۲۱۵/۲)

حدیث ایام التشریق سب ذبح کے دن ہیں اس کو امام احمدؒ اور ابن حبانؒ نے حدیث جبیر بن مطعم سے بذریعہ عبدالرحمن بن ابی حسین روایت کیا ہے اور امام بزارؒ نے بھی اسی طریق سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ سند منقطع ہے۔

اور حافظ ابن حجرؒ نے تلخیص الحبیر ص ۲۵۵ ج ۲ میں بھی اس سند کے انقطاع کا حکم دیا گیا ہے۔ پس مولانا بنوریؒ گہری نظر رکھنے والے نہیں ہیں۔

مولانا بنوریؒ نے معارف السنن میں ۲/۴۴۰ میں مرسل طاؤس کو ابوداؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہونا تسلیم کیا ہے حالانکہ یہ صریح غلطی ہے۔ (دیکھئے غیر مقلدین کی تحریف نمبر ۱ کے تحت میں)

امام بیہقیؒ نے لا یقعہ کے لفظ سے ابان سے روایت کی ہے مولانا عطاء اللہ حنیف مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں۔ قال البیهقی (۳/۳۱ ج ۳) وروایۃ ابان خطاء انتھی (التعلیقات

السلفیہ علی النسائی ص ۲۰۱ / ج ۱) امام بیہقی سنن بیہقی ص ۳۱/۳۲ میں لایقعد کے لفظ سے روایت بیان کر کے فرمایا کہ یہ ابان راوی کی خطاء و غلطی ہے۔ مستدرک حاکم دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان سے مطبوعہ ہے مصطفیٰ عبدالقادر عطا کی تحقیق سے اس کے ص ۱۴۲/۱۴۳ میں بھی عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لا یسلم الا فی آخرهن کے لفظ سے منقول ہے۔ (والحمد للہ علی ذالک)

مولانا عبدالعزیز نورستانی غیر مقلد خود حضرت عائشہؓ سے مستدرک حاکم والی روایت نقل کرتے ہیں۔

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی الركعتین من الوتر حاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقه الذہبی (ص ۳۰۴ / ج ۱) (صلوا ص ۵۸)

”حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو پہلی رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔“

تحریف نمبر ۴ کا جھوٹا الزام ابو عوانہ میں تحریف

امام ابو عوانہ نے مسند میں بیان: رفع الیدین فی الفتح الصلوۃ قبل التکبیر بحذاء منکبہ وللرکوع ورفع راسہ من الرکوع وانه لا یرفع بین السجدتین“ عنوان کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی تھی۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه حتی یحاذی بهما وقال بعضهم حذو منکبہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفعهما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین والمعنی واحد ۵ (مخطوطہ مسند ابو عوانہ بحوالہ نور العینین ص ۱۶۹)

”یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں

ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ ان دونوں ہاتھوں کو برابر کرتے بعض راویوں نے کہا کہ کندھوں کے برابر کرتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کرتے اور نہ کرتے رفع الیدین اور بعض راویوں نے کہا کہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے اور ان کا معنی ایک ہی ہے۔“

مگر نہایت دکھ کی بات ہے کہ جب احناف نے مسند ابو عوانہ کو شائع کیا تو من الرکوع ولا یرفعہما سے حرف واؤ کو عمداً گرا دیا مسند ابو عوانہ ص ۹۰ ج ۲ بعدہ اس حدیث کو عدم رفع کی دلیل بنالیا۔ (نور الصباح ص ۵۳) (تحفۃ حنفیہ ص ۳۶ تا ۴۷ مؤلف ابو صہیب محمد داؤد دار شد)

الجواب

مسند ابو عوانہ جس طرح احناف نے شائع کیا ہے اسی طرح دارالمعرفۃ بیروت لبنان سے مطبوعہ بتحقیق ایمن بن عارف الدمشقی نے مسند ابو عوانہ ص ۲۲۳ ج ۱ میں و اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع لا یرفعہما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین کے الفاظ سے نقل کیا ہے اس کی فوٹو کاپی لگائی جارہی ہے۔ ابو محمد سید بدیع الدین الراشدی السندھی نے مطبوعہ نسخہ ابو عوانہ کو صحیح قرار دیا ہے کیونکہ اس میں تحریف کا ذکر نہیں کیا۔ (جلاء العینین ص ۲۹)

اور مولانا زبیر علی زئی غیر مقلد نے جو نور العینین ص ۱۶۹ طبع اول میں جو مخطوطہ مسند ابو عوانہ پیر جھنڈا والا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعہما ہے ف کا کڑالا کے ساتھ ملا ہوا ہے یعنی عبارت یوں ہے و اذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفعہما ہے مفت روزہ الاعتصام ۲ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ ۳ جولائی ۱۹۹۲ء ص ۲۱ میں مولانا محمد ایوب اثری حیدر آباد سندھ نے جو مسند ابو عوانہ قلمی پیر جھنڈا کا نسخہ پیش کیا ہے اس میں فلا یرفعہما صراحتہً نظر آ رہا ہے۔ حق کا بول بالا جھوٹ کا منہ کالا۔ اس کی فوٹو کاپی بھی قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ملاحظہ فرمادیں۔

مُسْنَدُ أَبِي عَوَّانَةَ

لِلإِمَامِ أَبِیْ عَوَّانَةَ یَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ
الْأَسْفَرَاغِيَّ الْمَوْتُفِ ٢١٦ هـ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تحقيق

أَيْمَنُ بْنُ عَارِفِ الدِّمَشْقِيِّ

الجزء الأول

دار المعرفة

بيروت - لبنان

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

٤٢٣

- [١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاء قال : ثنا الحنفى قال : ثنا زائدة عن المختار ، عن أنس قال : ما صليت مع أحد أتم صلاة وأوجز من النبي ﷺ .
- [١٥٧٠] حدثنا عبيد الله بن سعيد بن كثير بن عفهر قال : ثنا أبي قال : ثنا سليمان بن بلال قال : حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال : ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم من رسول الله ﷺ وإن كان لمسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفق أمه^(١) .
- [١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب قال : ثنا أبو داود قال : ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله ﷺ في تمام ، وكانت صلاة أبي بكر متقاربة . فلما كان عمر مد في الفجر^(٢) .

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بعزاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع ، وأنه لا يرفع بين السجدين

- [١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب الحمزي وسعدان بن نصر وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا : ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري ، عن سالم ، عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم : حلو منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ، لا يرفعهما - وقال بعضهم : ولا يرفع بين السجدين^(٣) . والمضى واحد .
- [١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي ، عن ابن عينة بنحوه : ولا يفعل ذلك بين السجدين .
- [١٥٧٤] حدثني أبو داود قال : ثنا علي قال : ثنا سفيان : ثنا الزهري : أخبرني سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ بمثله^(٤) .

(١) مسلم (٤٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك به .

(٢) مسلم (٤٢٣ / ١٩٦) من طريق حماد بن سلمة به .

(٣) مسلم (٣٩٠ / ٦١) من طريق سفيان به .

(٤) انظر الحديث السابق .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم و ترویج دین

ماہنامہ تعلیم و ترویج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

الفرقان

بانی ﴿مولانا محمد عطاء اللہ حنیف علیہ الرحمۃ﴾



ماہنامہ اعتصام لاہور

۵۵۲۳۰۶

محمد سلیمان شاہ

جلد نمبر ۴۴ : جمعہ المبارک : ۲ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ • ۳ جولائی ۱۹۹۲ء شماره ۲۷

مُتَلَكِّحَات

- ۳ ادارہ
- ۶ احکام و مسائل
- ۷ عاشورہ محرم
- ۱۲ شیعہ سنی اختلافات
- ۱۶ تحقیق و تنقید
- ۲۰ پردہ اثبات
- ۲۴ میان عبد المجید صاحب انتقال
- ۲۶ اطلاعات و اعلانات

خط و کتابت

کاپی

ہفت روزہ

الاعتصام

شیش محل روڈ لاہور

۵۴۰۰۰

دارالعلوم السلفیہ

لاہور *

بدل اشتراک ۱۰ روپے سالانہ

فی پرچہ ۲ روپے

ممالک غیر

۳۰ امریکی ڈالر

۱۲۰ سعودی ریال



تحریف نمبر ۵ کا جھوٹا الزام

مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں مسند حمیدی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی تھی جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَذَّوْمَنَكْبِيهِ وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ۝ (مسند حمیدی ص ۷۷ طبع المحدث ٹرسٹ کراچی)

”یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کو شروع کرتے تو کندھوں کے برابر تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے تھے مسند حمیدی کے نسخہ ظاہریہ میں یہ روایت اسی طرح ہے علاوہ ازیں مسند حمیدی کی روایت حدیث سفین قال حدیث الزہری کی سند سے مروی ہے اور اسی سند کے ساتھ مذکورہ الفاظ میں ہی یہ حدیث (مسند احمد ص ۸ رج ۲ و ابوداؤد ص ۱۰۴ رج ۱ و نسائی ص ۱۲۳ رج ۱) (مجتبیٰ) و ایضاً السنن الکبریٰ ص ۳۵۰ رج ۱) میں بھی موجود ہے مگر نہایت ہی ستم کی بات ہے کہ جب دیوبندیوں کے محدث شہیر مولوی حبیب الرحمن اعظمی نے مسند حمیدی کو شائع کیا تو اس کے متن کو بدل دیا۔

جس سے یہ حدیث رفع الیدین کرنے کے بجائے نہ کرنے کی دلیل بن گئی

آپ بھی ملاحظہ کریں۔

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه
حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا
يرفع ولا بين السجدين ○

(مسند حمیدی ص ۲۷۷ / ج ۲) تحفة حنفیہ ص ۴۲ تا ۴۳

الجواب

دیوبند شریف کے کتب خانہ کا نسخہ اور کتب خانہ خانقاہ سراجیہ کنڈیاں ضلع میانوالی کا قلمی
نسخہ اور اس کے ہندوستانی مخطوطات میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے۔

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزہری قال أخبرني
سالم بن عبد الله عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه جذو منكبيه واذا اراد ان يركع
وبعد ما يرفع راسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدين (مسند
حمیدی قلمی نسخہ دیوبند شریف ص ۷۶ و مسند حمیدی قلمی
نسخہ خانقاہ سراجیہ کنڈیاں ص ۷۹ دونوں کی فوٹو کاپی حاضر خدمت ہے۔ باقی رہا کہ
نسخہ ظاہریہ میں فلا یرفع نہیں ہے تو نسخہ ظاہریہ غیر مقلدین کا ہے پھر صحیفہ آسمانی نہیں
کہ اس میں غلطی نہ ہو سکے۔ کامل ابن عدی ص ۱۵۸۲ کے نسخہ ظاہریہ میں تحریف
و تصحیف ہوئی ہے عبدالرحمن کے بجائے عبدالرحیم لکھا گیا ہے چنانچہ محشی لکھتے ہیں۔

فی نسخة الظاہریہ عبدالرحیم وهو تصحیف ○ (حاشیہ کامل ابن عدی)

اور نسخہ طبرانی کبیر کے نسخہ ظاہریہ میں تحریف ہوئی ہے المغيرة بن ابی رافع کے بجائے
المعتمر بن ابی رافع لکھا گیا ہے چنانچہ معلق صاحب لکھتے ہیں۔ وفي نسخة الظاہریة
عن المعتمر بن ابی رافع وهو خطأ ○ (تعلیق طبرانی ص ۳۲۲ / ج ۱)

مسند ابی بکر عبد اللہ
 بن الزبیر بن عیسیٰ الحمیری
 رحمہ اللہ تعالیٰ



عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ^{عن} حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا
اسمير بن الحارث واليها واليها من نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا الحميد
قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن - لم من ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن
بليل فخطوا واشتروا حتى سمعوا اذان ابن ام مكتوم حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري
عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا استاذنت احدكم امراته الى المسجد فله بمنعها
قال سفيان قوله انه بالليل حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن حماد بن عمار عن
قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا اوله مال
فقال لا ابي بامه الا ان يشترط المبتاع حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري قال اخبرني سالم
بن عبد الله عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى
مناجاة واذا اداها ان بكع فتمارم باسمه من الركوع فلا يرفع ولا يركع ولا يركع ولا يركع
الحمد قال ثنا الحميد الوليد بن مسلم قال سمعت زيدا بن خالد عن - من نافع عن -
زهري ان اذا الجرح لا يجلد لا يرفع يديه كما يرفع حتى يرفع يديه حدثنا
الحمد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري قال ثنا سالم عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا ابد به السير جمع بين الغرب والعاء حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري قال ثنا
سالم عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجد الا في اثبت على اناه الف
فهو يقوم به انا الليل واذا النهار وول اناه الله ما لا فهو شقيق منه انا الليل ما لا
حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تزكوا النار في بيتكم حين تنامون حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا
والله الزهري عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الدواب لا حياء
في قتل من قتل من قتل في الليل والمزج الغراب والحياة والعقرب والطاعة والطلب
فقتل لسفيان ان حماد يروي عن الزهري عن حماد عن عاتبة عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد
من ابيه ما ذكره عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد عن حماد
ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات وذوالالغش والابتر فانها ايمان
البحر وليقظان الحبل قال وكان عبد الله يقتل كل حية وحدها قال يحيى بن الوليد اوز يدي
الخطاب وهو ليار دحية فقال انه قد نبي من ذوات البيوت قال سفيان كان الراهر ابل
يقول فيه زيدا والولباية حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن سالم عن ابيه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشمس في ثلاث في الغرض والمرأة والدار فيقول لسفيان قال
فيقولون فيه من خمر قال سفيان ما سمعت الزهري ذكر في هذا الحديث خمر قط حدثنا
الحمد قال ثنا سفيان قال ثنا الزهري عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
من بيع الثمر حتى يبيد وحملاه وبنى من بيع الثمر بالبر قال ابن عمر واخبرني زيدا بن
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع الرايا حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال
الزهري عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعل اهل المدينة من ذا
الحليفة واهل اهل الشام من الحفة واهل اهل نجد من قن قال قال ابن عمر وذكرني ولم اسمها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعل اهل اليمن من بللم حدثنا الحميد قال ثنا سفيان قال
ثنا الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخلف بابرا

ظاہریہ کے نسخہ میں عن المعتمر بن ابی رافع لکھا گیا ہے جو کہ خطا ہے۔ اسی طرح کتاب: الضعفاء والمتروکین للدارقطنی ص ۶۲ طبع بیروت نمبر ۵۲۱ کے تحت موسیٰ بن عمیر العنبری عن عبد الجبار وابن وائل بن حجر. وابن وائل پر محشی ومعلق صبحی البدری السامرائی لکھتے ہیں تحرفت فی نسخة الظاهرية الی (وابی) وهو خطاء ۵ (حاشیہ)

نسخہ ظاہریہ میں تحریف ہوئی ابن وائل کے بجائے ابی وائل کی طرف اور وہ غلط و خطا ہے تو نسخہ ظاہریہ کے کتابوں کے نسخوں میں تحریف واقع ہو چکی ہے یہاں بھی مشہور روایت کی بناء پر ظاہریہ میں تحریف ہو تو کون سی بڑی بات ہے۔

دوسری بات

کان البخاری اذا وجد الحديث عند الحمیدی لا يعدوه الی غیرہ

کذا فی التقریب ۵ (تحفة الاحوذی ص ۲۶۹ ج ۳)

”امام بخاری جب حدیث حمیدی کے ہاں پالیتے تو اس سے تجاوز کر کے دوسرے

محدث سے نہ لیتے جیسا کہ تقریب التہذیب لابن حجر میں موجود ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ امام حمیدی نے حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ترک رفع الیدین میں بیان کی ہے ورنہ امام بخاری اس کو نہ چھوڑتے کیونکہ انہوں نے صحیح بخاری میں پہلی حدیث ہی حمیدی سے لی ہے یہ بھاری دلیل ہے کہ مسند حمیدیؒ کی یہ روایت ترک رفع الیدین میں ہے۔

تحریف نمبر ۶ کا جھوٹا الزام

مولانا ابوصہیب محمد داؤد ارشد صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ابن ماجہ میں تحریف۔ حنفیہ نے حق بات کو تسلیم کرنے کی بجائے سنن ابن ماجہ میں یہی تحریف کردی اصل سند اسی طرح تھی۔ حدثنا علی بن محمد حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر اسے بدل کر جابر عن ابی الزبیر بنادیا جابر اور ابی الزبیر کے درمیان حرف واؤ کا اضافہ اس مقصد کے لئے کیا گیا تا کہ یہ تاثر دیا جائے کہ جابر الجعفی اسے بیان کرنے میں منفرد نہیں

بلکہ اس کا ثقہ متابع ابی الزبیر بھی موجود ہے جو جابر الجعفی کا ہم سبق ہے اور یہ دونوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

(تحفہ حنفیہ ص ۴۵)

الجواب

مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم غیر مقلد لکھتے ہیں بعض علماء نے ابن ماجہ کی روایت جس میں حسن بن صالح اور ابو الزبیر کے درمیان جابر جعفی موجود ہے وہاں عن ابی الزبیر سے پہلے واؤ لکھ کر اوپر نوں لکھا دیا ہے یعنی ایک نسخہ واؤ کے ساتھ موجود ہے۔ (خیر الکلام ص ۳۴۷ تا ص ۳۴۸)

طبع دوم مولانا حافظ محمد گوندلوی مرحوم نے یہ نسخہ تسلیم کیا ہے اور اس پر اعتراض نہیں کیا۔

تحریف نمبر ۷ کا جھوٹا الزام

مولانا ابو صہیب محمد داؤد ارشد غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ابوداؤد میں تیسری تحریف

سنن ابی داؤد ص ۱۲۰ میں امام ابوداؤد نے ایک عنوان باب من رأى القراءة اذالم يجهر کا باب باندھا تھا مگر مولوی محمود حسن خان حنفی دیوبندی نے جب ابوداؤد اپنی تصحیح سے شائع کروایا تھا اسے باب من كره القراءة الفاتحة الكتاب اذا جهر الامام سے بدل دیا حالانکہ کسی بھی نسخہ میں یہ عنوان نہ تھا۔ (تحفہ حنفیہ ص ۴۰)

اور فتاویٰ ستاریہ ص ۴۶ ج ۲ میں ہے مطبع مجتہبائی دہلی کی ابوداؤد میں باب من كره القراءة فيما جهر الامام کو متن میں کر دیا اور حاشیہ میں باب من ترك القراءة فيما جهر الامام باب من رأى القراءة اذالم يجهر عون المعبود کے نسخہ میں ایک باب اس طرح ہے من ترك القراءة في صلواته بفتح الكتاب. اول الذکر باب مولانا محمود حسن دیوبندی کا زیادہ کیا ہوا ہے کسی نسخہ میں نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث:

فانتہی الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما
جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات
حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ○
(معرفۃ السنن والآثار بیہقی ص ۷۵/ج ۳)

”پس لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے جہری

نمازوں میں جو قراءت کی جس وقت یہ وعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔“

اس حدیث پر محشی و مخرج الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی صاحب حاشیہ لگا کر تخریج کرتے
ہوئے لکھتے ہیں: واخرجه ابوداؤد فی کتاب الصلوۃ (۲) باب من کره القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر
ص ۱۳۷ الحدیث نمبر ۸۲۶ (حاشیہ معرفۃ السنن والآثار ص ۷۶/ج ۳ اس حدیث کا اخراج ابوداؤد
نے کتاب الصلوۃ میں باب من کره باب من القراءة بفاتحة الكتاب اذا جهر میں کیا
ہے۔ ابوداؤد ص ۱۳۷/ج ۲ حدیث نمبر ۸۲۶ یہ نسخہ بھی مصری و دمشق نظر آتا ہے۔
فلہذا حضرت شیخ الہند پر اعتراض فضول ہے۔

تحریف نمبر ۸ کا جھوٹا الزام حضرت شیخ الہند پر

مختلف غیر مقلدین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ انہوں
نے قرآن مجید کی آیت میں تحریف کی ہے۔

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول والی اولی
الامر منکم ○ (ایضاح الاذلیہ ص ۹۳ مطبوعہ دیوبند کتب خانہ رحیمیہ)

صحیح آیت یوں تھی:-

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ
والیوم الآخر ○ (پ ۵)

الجواب

حضرت شیخ الہند نے غیر مقلدین کے خلاف بہترین عظیم ضخیم لاجواب کتاب ایضاح الادلہ لکھ کر غیر مقلدین کو دم بخود کر دیا اب غیر مقلدین حضرات نے ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اس کو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں نواب صدیق حسن خان کی کتاب الروضۃ الندیہ مثلاً ص ۱۳۵، ص ۱۳۶، ص ۱۴۶، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۲۲۲، ص ۳۰۸ مطبع علوی ہند نزل الابراہ مثلاً ص ۳۳، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۳، ص ۲۲۵، ص ۲۵۱ وغیرہا کتابیں دیکھ لیں۔

مولانا ارشاد الحق صاحب اثری کی کتاب توضیح الکلام ملاحظہ کریں۔ اس میں کئی آیات قرآنیہ غلط لکھی ہوئی موجود ہیں اثری صاحب لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان هو الاذکری للذاکرین۔ (توضیح الکلام ص ۲۲۰)

حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ آیت قرآنی موجود نہیں ہم غیر مقلد حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں تاکہ اثری صاحب پر قرآن مجید کی آیت نئی گھڑنے کا الزام رفع کیا جاسکے مولانا حافظ محمد گوندلوی غیر مقلد مولانا اثری صاحب کے استاذ صاحب لکھتے ہیں اس میں کیا شبہ ہے کہ کاتب معصوم نہیں ہوتے غلطیاں کرتے ہیں حدیث کی کتابیں تو کیا قرآن مجید کے لکھنے میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ (خیر الکلام ص ۳۲۲)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الادلہ میں صحیح بھی لکھی ہے ”قاضی کا حکم آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم نائب خداوندی ہونا ظاہر اور حقیقت شناسان معانی کے نزدیک ارشاد واجب الانقیاد (ایضاح الادلہ ص ۲۵۶)

تو اس مقام پر صحیح کیوں لکھی ہے اگر تحریف کرنے کا ارادہ ہوتا تو یہاں بھی تحریف کرتے۔ اللہ تعالیٰ ظالم و بدمعاش غیر مقلدین کو معاف نہیں کرے گا۔

اب غیر مقلدین کی خیانات و تحریفات ملاحظہ فرمائیں

تحریف نمبر ۱

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۲۷۵ ج ۱ کے حاشیہ پر ایک نسخہ پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

نسخہ حدثنا ابو توبة ثنا الهيثم يعني ابن حميد عن ثور عن سليمان بن موسى عن طاؤس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يده اليمنى على يده اليسرى ثم يشد بينهما على صدره وهو في الصلوة قال المزي في الاطراف في حرف الطاء من كتاب المراسيل الحديث أخرجه 'ابوداؤد في كتاب المراسيل وكذا قال البيهقي في المعرفة ۝

”سليمان بن موسى نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیاں ہاتھ بائیں پر رکھتے پھر دونوں باندھ کر سینے پر رکھتے اور وہ نماز میں ہوتے محدث ابوالحجاج المزی نے الاطراف حرف طاء میں کتاب المراسیل میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح امام بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں کہا ہے۔“

الجواب

آپ حضرات اندازہ کریں کہ مرسل طاؤس کو سنن ابی داؤد کا نسخہ بتایا جا رہا ہے جب کہ دو شاہد اس غیر مقلد نے اپنے خلاف پیش کر دیئے کہ انہوں نے فرمایا کہ مرسل طاؤس کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اس کو کہتے ہیں چوری پھر اس پر سینہ زوری۔ دن دھاڑے ڈاکہ۔ عون المعبود ص ۲۷۵ میں لکھتے ہیں۔

ووجدت في بعض نسخ الكتاب هكذا۔ اور سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں اسی

طرح پایا جاتا ہے پھر آگے مرسل طاؤس باسند ذکر کیا ہے۔ اور مولانا خالد گھر جاکھی غیر مقلد صلوٰۃ النبی ص ۲۹ میں ابوداؤد مصری ص ۲۰۱ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ یہ سب غیر مقلدین کی خباثت و شرارت ہے۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی نے رسول اکرم کی نماز ص ۶۷ میں لکھتے ہیں ایک مرسل حدیث ابوداؤد نے مراہیل میں ذکر فرمائی ہے طاؤس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ سینہ پر رکھا کرتے تھے۔

مولانا محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے صلوٰۃ الرسول ص ۱۸۸ میں مراہیل ابی داؤد کا حوالہ دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ غیر مقلدین کو ہم کہتے تھے کہ تمہاری روایت صحاح ستہ میں نہیں ہے جب کہ ہماری روایت صحاح ستہ کی معتبر کتاب ابوداؤد میں ہے اس لئے غیر مقلدین نے ایک نسخہ گھڑا اور اس روایت کو سنن ابی داؤد سے ثابت کرنے کی کوشش کی حالانکہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے پہلے کسی نے بھی مرسل طاؤس کا حوالہ سنن ابی داؤد سے پیش نہیں کیا یہ صرف تحریف و خیانت کا کارنامہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے صادر ہوا ہے اور یہ شخص اور اس کا گروہ قلمی نسخوں میں تبدیلی کر کے پھیلاتا رہتا تھا جیسا کہ اس تحریف اور دوسری تحریفات سے واضح ہوتا ہے۔

مولانا بنوریؒ لکھتے ہیں۔

وفي الباب لهم مرسل طاؤس عن أبي داؤد في مراسيله و كذا في

سننه في نسخه ابن الاعرابي O (معارف السنن ص ۲۴۰ ج ۲)

کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کیلئے ایک دلیل طاؤسؒ کی مرسل حدیث ہے جو کہ مراہیل ابی داؤد میں آتی ہے اور اسی طرح سنن ابی داؤد کے نسخہ ابن الاعرابی میں ہے۔ یہ حضرت بنوریؒ کی بھول اور غلطی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

تحریف نمبر ۲

امام ابوداؤد نے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین میں بیان کی ہے اس کے بعد عون المعبود شرح ابوداؤد ص ۲۷۲ تا ص ۲۷۳ کے نسخہ میں عظیم آبادی نے مقلد لکھتے ہیں قال ابوداؤد هذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس

ہو بصحیح علی هذا اللفظ کہ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مختصر ہے لمبی حدیث سے اور اس لفظ پر صحیح نہیں۔ پھر عظیم آبادی شرح ابی داؤد ص ۳۷۲ میں لکھتے ہیں واعلم ان هذه العبارة موجودة في نسختين عتيقتين عندی وليست في عامة نسخ ابی داؤد الموجودة عندی کہ یہ عبارت دو پرانے نسخے جو ابوداؤد کے میرے پاس موجود ہیں ان میں ہے اور عام نسخ ابی داؤد میں نہیں جو میرے پاس ہیں۔ ماشاء اللہ دو پرانے نسخے عظیم آبادی صاحب کے پاس موجود تھے دنیا کے کسی بکت خانہ میں موجود نہ تھے علامہ نیوٹی لکھتے ہیں ”میں نے ابوداؤد کے مختلف نسخے دیکھے مگر کسی نسخے میں اس حدیث کے بعد یہ عبارت نہیں پائی آپ یہ ثابت فرمادیں کہ کس نسخے میں ہے پھر مجھ سے اس کا جواب لیں۔

(المجلد فی رد القول المحلي ص ۱۰ مطبع احسن مطابع پٹنہ ۱۳۱۴ھ)

مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرماتے ہیں هذه العبارة ليست في النسخ الموجودة من النسخ المطبوعة الهندية والنسخة المصرية الاعلى حاشية النسخة المجتبية فعلی هذا هذه العبارة مشکوک فیہا بان یكون من المصنف او من غیره ○

(بذل المجہود ص ۱۷۷/۴)

یہ عبارت موجودہ نسخ ہندوستانی اور مصریہ میں موجود نہیں مگر مجتبیٰ کے حاشیہ پر ہے پس اس بناء پر یہ عبارت مشکوک ہے کہ مصنف ابوداؤد سے ہے یا غیر سے ہے۔ ایک غیر مقلد عالم محمد بن عبداللہ المعروف بلفظ جیون بن نورالدین الفنجابی نے عون الودود شرح ابوداؤد خاتل متن ہے اس ص ۷۶ پر ابن مسعود کی اس حدیث پر یہ جرح نقل نہیں کی یہ نسخہ مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص ۱۳۱۸ھ ہے۔ ایک مصری نسخہ غیر مقلد محمد محی الدین عبدالحمید الطبعۃ الثانیہ ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس نسخہ کے ص ۲۷۸ ج ۱ میں بین القوسین قال ابوداؤد وهذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس ہو بصحیح علی هذا اللفظ یہ عبارت موجود ہے لیکن یہی محشی و معلق مقدمہ ابوداؤد ص ۲۰ میں لکھتا ہے نسخة مطبوعة بذیلها شرح آخر للعلامة ابی الطیب محمد شمس الحق یسعی عون المعبود علی سنن ابی داؤد وقد طبعت عام ۱۳۲۲ھ من الهجرة وهذه النسخة اصح النسخ المطبوعة علی الاطلاق الخ

نسخہ سنن ابی داؤد کا جس کے نیچے شرح ہے ابوالطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی کی جس کا نام عون المعبود علی سنن ابی داؤد ہے جو ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔

یہ نسخہ تمام مطبوعہ نسخوں میں سے زیادہ صحیح ہے مطلقاً معلوم ہوا محمد محی الدین عبدالحمید غیر مقلد نے شمس الحق عظیم آبادی کے نسخہ پر کلی اعتماد کیا ہے اسی بناء پر یہ عبارت لکھ دی ہے ورنہ اس من گھڑت نسخہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اسی طرح غیر مقلدین نے التہمید لابن عبدالبر کے مطبوعہ نسخہ میں بھی تحریف کرتے ہوئے امام ابوداؤد کی طرف اس عبارت کا انتساب کیا ہے۔
حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

ثم رأيت عبارة التمهيد نقلها بعضهم وقد نقل فيها كلام البزار في حديث ابن مسعود وهو في العمدة والتلخيص في حديث يزيد في حكاية في النقل فقد كثرت التصحيف O (نيل الفرقدين ص ۶۳)
”پھر میں نے تمہید کی عبارت دیکھی جو بعض نے نقل کی ہے اور اس میں امام بزار کے کلام کو حضرت ابن مسعود کی حدیث کے بارے میں نقل کر دیا حالانکہ عمدۃ القاری اور التلخیص الخبیر میں ان کی جرح یزید بن ابی زیاد کی روایت کے بارے میں ہے جو حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے۔ پس نقل میں احتیاط کرنی چاہیے پس بے شک تصحیف بہت ہو چکی ہے۔“

جھوٹ و تحریف نمبر ۳

مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

ورواه البخاری فی کتابہ فی رفع الیدین حدثنا الحمیدی ثنا سفيان

عن يزيد بن ابي زياد بمثل لفظ الحاكم قال البخاری و كذا لك

۔ . رواه الجفاظ ممن سمع يزيد قديماً منهم شعبة والثوري

وزهير وليس فيه ثم لم يعد انتهى O (التعليق المغني على سنن الدارقطني ص ۱/۲۹۵)

اور امام بخاریؒ نے اپنی کتاب رفع الیدین میں حمیدیؒ شافعیؒ عن یزید بن ابی زیاد سے مثل حاکم کے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے فرمایا اور اسی طرح حفاظ حدیث نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے جو قدیم سماع رکھنے والے ہیں ان میں شعبہؒ اور سفیانؒ ثوریؒ اور زہیرؒ ہیں اور کسی کی روایت میں ثم لم یعد کا لفظ نہیں ہے۔

الجواب

امام بخاریؒ نے جزء رفع الیدین مترجم اردو ص ۳۵ میں یزید بن ابی زیاد کی روایت مثل حاکم کے روایت نہیں کی۔ کیونکہ حاکم کی روایت ابراہیم بن بشار الرمادی عن یزید سے رفع الیدین عند الركوع بعد الركوع روایت کیا گیا ہے جیسا کہ التعلیق المغنی ص ۲۹۵ ج ۱ میں موجود ہے اور بیہقی ص ۲۷۷ میں حاکم کے حوالہ سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے جب کہ:

جزء رفع الیدین المنسوب للبخاری میں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیه اذا کبر قال سفیان لما کبر الشیخ لقنوه ثم لم یعد فقال ثم لم یعد ○

”کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا جب شیخ یزید بن ابی زیاد بوڑھا ہو گیا تو اس کو انہوں نے ثم لم یعد تلقین کیا تو یزید نے ثم لم یعد کہا۔

دیکھو بات کیا تھی شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے کیا بنادی اور پھر آخر میں کہا انتھی کہ امام بخاریؒ کی عبارت ختم ہو گئی ہے یعنی اس غیر مقلد نے من وعن عبارت نقل کی ہے۔
(لاحول ولا قوة الا باللہ)

تحریف نمبر ۴

عبداللہ بن عبدالرحمن الطافی کے متعلق امام بخاریؒ ضعفاء صغیر ص ۱۹ میں فرماتے ہیں روی عنه و کیع فیہ نظر۔ اس عبداللہ سے امام وکیع نے روایت کی ہے اس میں نظر ہے یہ ضعفاء

صغیر مطبوعہ باہتمام محمد ابراہیم خان کے مطبع سٹشی آگرہ ۱۳۲۳ھ شائع ہوئی ہے۔ اس نسخہ کی تصحیح کرنے والا بھی غیر مقلد زین العابدین الآروی ہے دیکھئے اسی نسخہ کا ص ۶۲ اور یہ زین العابدین آروی کتاب القراءة بھتی مطبوعہ دہلی کے تصحیح میں سے ہے۔ دیکھئے حاشیہ ص ۱۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ وغیرہ۔

اس نسخہ کی اشاعت کے بعد ۱۳۲۵ھ میں غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری الزینی نے مطبع السٹشی بانوار احمدی بالہ آباد الواقع فی الھند میں ضعفاء صغیر بخاری شائع کیا تو اس کے ص ۲۱ میں عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی روئی عنہ وکیع فیہ نظر کو کاٹ دیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس غیر مقلد نے التاریخ الصغیر للامام البخاریؒ کو اوّل رکھا اور پھر ضعفاء صغیر للبخاریؒ اس کے ساتھ ملحق کی پھر کتاب الضعفاء والمتر وکین الامام النسائی کو اس کے آخر میں ملحق کیا اور اس کے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے کہ التاریخ الصغیر کے ساتھ دو کتابیں جلیل القدر جو میرے پاس موجود تھیں ان کو میں نے حیدر آباد دکن سے حاصل کیا ہے ایک کتاب الضعفاء الصغیر للبخاریؒ ہے دوسری کتاب الضعفاء والمتر وکین للنسائیؒ ہے ان کو میں نے آخر میں ضم کر دیا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد کے گروہ کا یہ آدمی ہے مولانا موصوف کا بہت مداح خوان ہے جیسا کہ اس نے خاتمۃ الطبع میں لکھا ہے اور پھر اس غیر مقلد محمد محی الدین الجعفری نے مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد سے اس کتاب پر تقریظ بھی لکھوائی ہے اور اسی نسخہ کو مولانا عبدالشکور اثری غیر مقلد نے المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ سے شائع کر دیا ہے۔ اب اس غیر مقلد نے آنے والے حضرات کو الجھن میں ڈال دیا ہے کوئی کہے گا کہ اس راوی عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی کو امام بخاریؒ نے ضعفاء صغیر میں ذکر نہیں کیا۔ کوئی کہے گا جس کو دوسرا نسخہ مل جائے گا کہ ضعفاء صغیر میں اس کا ذکر ہے کوئی اختلاف نسخ پر محمول کرے گا چنانچہ ہمارے حنفی جن کو احتیاط کا ہیضہ ہے وہ اس کو اختلاف نسخ پر محمول کریں گے چنانچہ مولانا محمد شفیع صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند نے کشف الاستار عن رجال الآثار للعلامة بدر الدین عینیؒ جید پریس دہلی ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ میں طبع کرائی ہے اس کے هامش پر ضعفاء صغیر امام بخاریؒ کی بھی موجود ہے اس کے ص ۱۱۵ میں ہے۔ (عبداللہ بن عبدالرحمن الطائفی روئی عنہ وکیع فیہ نظر) اس کو بین القویس ذکر کیا ہے اشارہ کیا ہے اختلاف نسخ کی طرف کہ یہاں ایک نسخہ ایسا بھی ہے جس میں یہ جرح موجود نہیں۔

(لاحول ولا قوة الا بالله)

حالانکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب ص ۵۲۹۹ میں عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ وقال البخاری فیہ نظر۔

تحریف کا مقصد

یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے تکبیرات عیدین بارہ ۱۲ کا راوی ہے جیسا کہ سنن ابی داؤد ص ۱۶۳/۱ میں مذکور ہے اور یہ روایت غیر مقلدین کی بھاری دلیل ہے اور فیہ نظر امام بخاریؒ کے ہاں اشد صیغ جرح میں سے ہے۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں۔ کہ امام بخاریؒ کی اصطلاح ہے کہ جب وہ کسی راوی کے بارے میں فیہ نظر کہتے ہیں تو وہ انتہائی درجہ کا کمزور ضعیف ہوتا ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۸) (بحوالہ احسن الکلام ص ۱۱۶ ج ۲)

اور حافظ عبد اللہ روپڑی غیر مقلد لکھتے ہیں بخاری کسی راوی کے متعلق فیہ نظر کہہ دیں تو وہ بالکل متروک ہو جاتا ہے اس کی حدیث اعتبار سے گر جاتی ہے چنانچہ اصول حدیث ظفر الامانی وغیرہ میں اس کو بیان کیا ہے اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ۲۱۵ ج ۱ میں بحث وضع الیدین علی الصدور میں بحوالہ تحریر حنفیہ کے بزرگ ابن الہمام سے بھی نقل کیا ہے آہ۔ (رفع الیدین اور آمین ص ۱۳۱) چونکہ امام بخاریؒ کی یہ سخت جرح اس راوی پر تھی اس لئے غیر مقلدین نے ضعفاء صغیر سے امام بخاریؒ کی یہ جرح راوی سمیت کاٹ دی حالانکہ امام بخاریؒ نے عبد اللہ ابو المنیر عن سعید بن ابی ذباب لم یصح حدیثہ کے بعد عبد اللہ بن عبد الرحمن الطائفی کا ذکر کیا تھا۔

الضعفاء اصغیر کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خائنین محرفین کو داد دیں

(اللہ تعالیٰ محرفین و خائنین سے پناہ دے۔) (آمین)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنِيفَتِيٍّ

بمكة سرالذي وقضى بطبع هذه الرسائل النادرة العسيرة الوجود اعنى

كتاب المنفردات في الوحدان

لـ ١٤١٠ هـ
٢٤١٠ هـ

كتاب الضعفاء الصغار

لـ ١٩٢٠ هـ
٢٥٤٠ هـ

كتاب الضعفاء والمتروكين

لـ ١٩٢٠ هـ
٢٥٤٠ هـ

من تصانيف الائمة مسلم البخاري والشمسي حجة الله عليهم جميعين

محمد ابراهيم بن علي مطبع مايرجي

عبد الله بن معاذ بن من ولد الزبير بن العوام الأسدي البصري عن هشام بن عروة وعنه
 الضحاك بن مخلد وعمر بن علي بن بحر بن بعض حديثه مناكير -
 عبد الله بن عمر عن قتادة منكر الحديث -

عبد الله بن أبي رند عن أبي عبيدة روى عنه أبو مالك الأشجعي لا يصح حديثه -
 عبد الله بن تافع مولى ابن عمر القرشي المدني أبو بكر منكر الحديث -
 عبد الله بن واقد أبو قتادة الخزازي عن ابن جبريل تركوه -

عبد الله الهذلي قال جعفر بن برقان روى عنه ثابت بن الحجاج قال جعفر لم يصح حديثه
 عبد الله بن يعمر الكلباني عن أبي بكر بن قيس روى عنه حميد بن أبي فيه نظر -
 عبد الله أبو المنير عن سعيد بن أبي ذباب لم يصح حديثه -

عبد الله بن عبد الرحمن الطالقي روى عنه وكيع فيه نظر -
 عبد الرحمن بن شيبه عن النبي صلعم حديثه ليس بالقائم -

عبد الرحمن بن اسحاق بن الحارث أبو شيبه الواسطي عن أبيه والنفان بن سعد بن القاسم
 بن مالك كناه أحمد قال أحمد هو منكر الحديث - روى في الآثار السنن ١١٣

عبد الرحمن بن ثابت بن الصامت عن أبيه عن النبي صلعم قال ابن أبي حبيبة عن عبد الرحمن
 بن عبد الرحمن بن ثابت عن أبيه عن جده ولم يصح حديثه -

عبد الرحمن بن حرملة عن ابن مسعود روى عنه القاسم بن حسان لا يصح حديثه -

عبد الرحمن بن عطاء سمع عبد الملك بن جابر روى عنه ابن أبي ذئب وحاتم بن عجل فيه نظر -
 (عبد الرحمن بن زياد) حدث ثنا محمد قال ثنا المقرئ عن عبد الرحمن بن زياد في حديثه
 بعض المناكير -

عبد الرحمن بن زيد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب عن أبيه وأبي حازم ضعفه علي بن عبد الله قال إبراهيم
 بن حمزة مات سنة ثنتين وثمانين -

تحریف نمبر ۵

عبدالنواب ملتانی غیر مقلد مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد اول اور چہارم شائع کی ہے درمیان میں چھوڑ دیا ہے کیونکہ جلد دوم و سوم میں دلائل ان کے خلاف تھے پھر مصنف ابن ابی شیبہ کی ص ۱۱۳ میں باب قائم کیا ہے (باب) من قال لیس علی الجنازۃ قراءۃ پھر اس کے تحت حضرت عبداللہ بن عمر کا اثر ذکر کیا ہے حدثنا ابوبکر قال حدثنا اسماعیل بن علیۃ عن ایوب عن نافع ان ابن عمر کان یقرأ فی الصلوۃ علی المیت۔ کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قراءۃ کرتے تھے۔ حالانکہ صحیح یوں ہے لا یقرأ فی الصلوۃ علی المیت۔

(ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸ / مطبوعہ حیدرآباد دکن)

کہ عبداللہ بن عمرؓ میت کے جنازہ میں قرأت نہ کرتے تھے۔ موطا امام مالک ص ۲۱۰ میں

بھی اسی طرح ہے)

تحریف نمبر ۶

مولانا محمد حسین بٹالوی کے نام سے پاک و ہند میں کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں (ناشر) دارالدعوة السلفیہ لاہور ہے اس کی تصدیق (تعمید کے ص ۶ میں حافظ صلاح الدین یوسف رفیق ادارہ دارالدعوة السلفیہ شیش محل روڈ لاہور لکھتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزائیہ کی تکفیر پر یہ سب سے پہلا متفقہ فتویٰ ہے جو مولانا بٹالوی اور حضرت شیخ الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی کی مشترکہ مساعی کے نتیجے میں ظہور میں آیا۔ (محرم الحرام ۱۳۰۷ھ ستمبر ۱۹۸۶ء)

اب اس فتویٰ تکفیر میں علمائے لدھیانہ کا فتویٰ تھا جو اس سے بہت پہلے تھا اب اس کی اشاعت میں حافظ صلاح الدین یوسف غیر مقلد نے تحریف کرتے ہوئے اس کو کاٹ دیا ہے۔ چنانچہ مولانا محمد حسین بٹالوی غیر مقلد تحریر کرتے ہیں۔

”بعض علمائے دصوفیائے لودھانہ۔ لودھانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ فتویٰ پیش کیا گیا تو انہوں نے اپنا اشتہار ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ھ اس پر عبارت ذیل لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیا“ یہ اشتہار ہماری طرف سے واسطے درج کرنے اس فتویٰ کے جو علماء ہندوستانی نے نسبت مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر وغیرہ کا دیا ہے شامل کیا جائے وہ اشتہار چونکہ بہت طویل ہے اس لئے اس کے صرف چند فقرات اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰۷ھ میں مرزا غلام کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا کہ یہ شخص اور ہم عقیدہ اس کے اہل اسلام میں داخل نہیں اور اب بھی ہمارا یہی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں

شرعاً کافر ہیں۔ جب مرزا قادیانی اسلام سے خارج ہے تو مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑے گا بعد میں عیسیٰ موعود ہونے میں کلام شروع ہوگی خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ اور جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ المشہر ان مولوی محمد و مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز سکنائے لودھانہ عفا اللہ عنہ۔

(اشاعة السنة النبویہ علی صاحبها الصلوٰۃ و التحیہ جلد نمبر ۱۲، ۱۳ ابابت ۸، ۷ مطابق سن ۹۰ء ص ۳۸۱)
اب اس عبارت کو ادارہ دار الدعوة السلفیہ لاہور کی طباعت میں اڑا دیا گیا ہے کیونکہ اس کی موجودگی میں اولین فتویٰ تکفیر کا نام دینا صحیح نہ تھا۔ لدھیانہ کے علماء کا فتویٰ اس وقت لگ گیا تھا۔ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

جب اس وقت مولانا محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کی حمایت کر رہا تھا مولانا محمد لدھیانوی فرماتے ہیں کہ ہم نے فتویٰ ۱۳۰ھ (برمطابق ۱۸۸۴ء) میں مرزا مذکور کے دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۲۰)

جب کہ مولانا بٹالوی صاحب کی طرف سے فتویٰ کفر ۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء کو جاری ہوا۔ مولانا محمد لدھیانوی مرحوم لکھتے ہیں چونکہ یہ شخص (مرزا قادیانی) غیر مقلدین کے نزدیک قطب اور غوث وقت تھا۔ محمد حسین لاہوری (بٹالوی) نے جو غیر مقلدین ہند کا مقتدا مشہور ہے امداد۔ قادیانی پر کمر باندھی اور اپنے رسالہ ماہواری (اشاعة السنۃ) میں ہماری مذمت اور قادیانی کی تائید کرتا رہا یعنی کلمات کفریہ کو معاذ اللہ اشاعة السنۃ قرار دیا۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

یہ بھی یاد رہے اصل اشاعة السنۃ (طبع جدید کے مطابق ص ۱۶۲ تک تھا باقی بعد میں الحاق کیا گیا ہے) تو اصل تکفیر قادیانی کے اول المفکرین علمائے احناف علماء لدھیانہ ہیں۔ جزاھم اللہ (تو اس اشاعة السنۃ کی فوٹو کاپی بھی ملاحظہ کریں۔) احسن الجزاء۔

تحریف نمبر ۷

پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ کے ص ۱۰۵ میں عبدالواحد بن عبداللہ الغزنوی کے دستخط ہیں اس کے بعد عبارت اشاعة السنۃ النبویہ نمبر ۷ جلد ۱۳ ص ۲۰۳ میں یوں تھی یہ

الذی ہو حجتہ شرعیہ بلا ارباب
کما فضله المجتہد خیراً ولم یلحق به غیراً
ونسئل الله تعالى العفو والعافیه فی
الدنیا والاخره آمین ثم آمین۔

ملانے والا۔ اجماع مسلمانوں کا
مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ مجیب
نے تفصیل بیان کیا خدا انکو جزا
خیر دے اور ضرر سے بچا دے۔

(کتبہ محل اشرف علی)

بعض علمای و صوفیای لودمانہ

لودمانہ کے مشہور مولویوں کے پاس یہ مکتوبے پیش کیا گیا۔ لودمانوں نے اپنا
۲۹ شہار ۱۲۹۰ رمضان ۱۳۸۰ ہجری سپر عبارت ذیل لکھ کر ہمارے پاس بھیج دیا
یہ شہار ہماری طرف سے واسطہ راج کرنے اس فتویٰ کے جو علماء ہندوستان
نسبت مرزا غلام احمد کا دیانی کی تکفیر و طیرہ کا دیل ہے شامل کیا جائے۔

وہ شہار چونکہ بہت طویل ہے۔ اس لیے اسکے صرف چند فقرات اہم مقام میں
نقل کئے جاتے ہیں۔ ++ چونکہ مجھے فتویٰ سنسکرت میں مرزا نے ذکر کو دائرہ اسلام
سے خارج ہو جانیکا جاری کر دیا تھا ++ یہ شخص اور ہم عقیدہ اسکے اہل اسلام میں
داخل نہیں۔ امداد ہی بہا لایسی دعویٰ ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس کے عقائد
باطلہ کو حق جانتے ہیں شرعاً کافر ہیں۔ جب مرزا کا دیانی اسلام سے خارج ہے تو
مرزا کو اول اپنا اسلام ثابت کرنا پڑیگا۔ بعد میں عیسے سے عود دہن سے میں کلام شروع ہوگی
خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ از جدیدہ کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور
اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے جیسا ہدایہ وغیرہ کتب فقہ میں
ہے مسئلہ موجود ہے۔ اس بطرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔

المستحقان۔ مرزا محمد مرادوی عبد اللہ مرادوی عبد العزیز سکانی لودمانہ مضافہ مرزا۔

صاحب حکیم نور الدین حواری قادیانی کے حقیقی داماد ہیں۔ دارالدعوة السلفیہ لاہور میں اس عبارت کو بھی اڑا دیا گیا ہے کہ مولوی عبداللہ غزنوی کا بیٹا حکیم نور الدین صاحب مرزائی کے حقیقی داماد ہیں اس میں اس کی توہین نظر آرہی تھی۔ اس لئے اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

جھوٹ و تحریف نمبر ۸

مولانا عبدالغفار سلفی رسالہ رفع الیدین۔ رکوع محمدی میں لکھتے ہیں۔ امام مالک کا مذہب۔ رفع الیدین کے متعلق عبداللہ بن عمر کی حدیث پر امام مالک اپنی کتاب موطا ص ۱۰۳ میں اس طرح باب باندھ کر اپنے مذہب کا اظہار فرماتے ہیں کہ باب یستحب رفع الیدین عند المنکبین عند الافتتاح والروکوع والقیام منه یعنی شروع نماز میں اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے۔

(رکوع محمدی ص ۲۴ ناشر مکتبہ الیوبیہ حدیث محل کراچی نمبر ۱)

الجواب

راقم الحروف نے موطا مالک کے متعدد نسخ دیکھے ہیں کہ کسی نسخہ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی نہیں۔

(۱) موطا مالک مجتبائی دہلی (۱۳۲۰ھ) ص ۲۵ میں یہ باب ان الفاظ سے مروی ہے افتتاح الصلوۃ۔

(۲) موطا مالک دار احیاء الکتب العربیہ عیسیٰ بابی الحلی و شرکاء مصر بتعلیق محمد فواد عبدالباقی ص ۷۵ ج ۱ میں بھی یوں منقول ہے باب افتتاح الصلوۃ۔

(۳) علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے تنویر الحوالک شرح موطا مالک میں جو حامل متن ہے اس میں یوں ہے ما جاء فی افتتاح الصلوۃ۔ (تنویر الحوالک ص ۹۷ ج ۱ طبع مصر بابی حلبی ۱۳۴۳ھ)

(۴) علامہ زرقائیؒ شرح موطا مالک ص ۱۴۲ ج ۱ طبع مصر و نیز طبع مصر مطبعہ خیریہ ص ۱۴۲ میں بھی افتتاح الصلوۃ۔

(۵) علامہ حاجیؒ شرح موطا، مالک طبع مصر ص ۱۴۱ ج ۱ سن ۱۳۳۱ھ مطبعہ السعادة بجوار محافظۃ

مصر میں یوں ہے ماجاء فی افتتاح الصلوة۔

(۶) شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے او جز المسالك شرح موطا مالک ص ۳۳۱ ج ۲

المکتبہ الامدادیہ باب العمرۃ مکتہ المکرّمہ میں بھی افتتاح الصلوة ہے۔

(۷) موطا مالک ص ۱۹ برہامش ابن ماجہ مع دیگر حواشی ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء المطبع نظامی دہلی سید محمد

میاں مہتمم مطبع نظامی (ابن جناب سید معظم الدین صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی) میں

بھی افتتاح الصلوة ہے۔

البتہ غیر مقلدین نے مصنفی شرح موطا مالک وحاشیہ مسویٰ جو دونوں حضرت شاہ ولی اللہ

کی تصنیف ہیں ان کے ص ۱۰۳ میں یہ باب اس طرح بنایا ہے جیسا کہ مولانا عبدالغفار سلّقی نے پیش

کیا ہے اس مصنفی کی جلد اول کے آخر میں لکھا باصحیح تمام وتنقیح مالا کلام بتاریخ چہارم ماہ شعبان المعظم

۱۲۹۳ھ (۲۲۰ ر ج ۱)

پھر جلد ثانی کے آخر میں لکھا ہے کہ الحمد للہ کہ جلد ثانی مصنفی شرح موطا مع مسویٰ در دہلی

مطبع مرتضوی باہتمام حافظ عزیز الدین انطباع پذیرفت ۱۲۹۳ھ پھر ایک اشتہار دیا ہے کہ کوئی نہ

چھاپے قانوناً جرم ہے۔ العبد محمد غزنوی ص ۲۸۰ ر ج ۲

تو یہ دونوں حافظ عزیز الدین اور محمد غزنوی غیر مقلد ہیں اور انہوں نے مصنفی کو شائع کیا

ہے اور یہی اس کے ذمہ دار ہیں تو یہ تحریف کوئی بڑی تحریف نہیں اس سے بھی بڑی تحریف

غیر مقلدین حضرات شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے بیٹوں اور پوتے شاہ محمد اسمعیل شہید کی کتابوں

میں کرتے رہتے ہیں۔ تو امام مالکؒ نے باب افتتاح الصلوة باندھ کر اشارہ کیا کہ رفع الیدین صرف

عند الافتتاح ہے۔

خیانت و معنوی تحریف نمبر ۹:

شیخ الكل مولانا نذیر حسین دہلوی مرحوم لکھتے ہیں:-

وقال الامام ابو حنیفۃ لا یرفع الافی تکبیرۃ الاحرام و هو رواۃ ابن

القاسم والشافعی عن مالک قال ابن دقیق العید هو

المشهور عند اصحاب مالک والمعمول به عند المتأخرین الخ

(فتاویٰ نذیریہ محبوب و مترجم ص ۴۴۳ رج ۱ طبع لاہور)

غیر مقلدین نے اس کے ذیل میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے امام ابوحنیفہ اور مالک کی ایک روایت رفع یدین نہ کرنے کے متعلق ہے۔ باقی خط کشیدہ عربی الفاظ کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔ اس کا مکمل ترجمہ ملاحظہ ہو اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین نہ کیا جائے اور یہی روایت امام ابن القاسمؒ اور امام شافعیؒ کی امام مالک سے ہے محدث ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا کہ یہی مشہور ہے مالکیہ حضرات کے ہاں اور متأخرین مالکیہ کے ہاں تو اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ ترجمہ تھا مکمل عبارت کا غیر مقلدین بہت بڑے خائن اور محرف ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰

امام بخاریؒ کی طرف رسالہ جزء رفع الیدین منسوب ہے اس میں ایک روایت یوں ہے۔ حدثنا عیسیٰ بن یعیس ثنائی بن یونس بن بکیر انا ابن اسحق۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۷)

اب اس متن کو نہ سید بدیع الدین شاہ صاحب نے تبدیل کیا ہے نہ ارشاد الحق صاحب اثری نے بلکہ الشیخ فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر دیا ہے مطبوعہ نسخہ میں ابن اسحق کے بجائے ابواحق تھا تو ابواحق کو تبدیل کر کے ابن اسحق بنا دیا۔ حالانکہ متن کو تبدیل خود مصنف کر سکتا ہے دوسرے کسی شخص کا اختیار نہیں جیسا کہ ہدایہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں اغلاط ہیں تو متن کو کسی نے تبدیل نہیں کیا بلکہ اس کی حاشیہ میں تنبیہ کر دیتے ہیں کہ متن میں یہ غلط لکھا ہوا ہے۔ تو دوسری کتب کی مدد سے متن تبدیل کرنا یہ تحریف ہے اللہ تعالیٰ محرفین کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

تحریف نمبر ۱۱

جزء رفع الیدین ص ۵۷ میں عمر بن المہاجر تھا اس کو فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے تحریف و خیانت کرتے ہوئے عمرو بن المہاجر بنادیا اور تعلیق میں لکھا: وفي المطبوعة عمرو والصواب ما ثبتناه ذكره المؤلف في التاريخ الكبير. الثوری۔ کہ مطبوعہ نسخہ میں عمر

لکھا ہوا تھا اور صواب وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے اس کو مؤلف امام بخاریؒ نے التاریخ الکبیر میں ذکر کیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۲

جزء رفع الیدین کے ص ۶۲ میں ابو شہاب بن عبد ربہؒ تھا اس کو ارشاد الحق غیر مقلد نے ابو شہاب عبد ربہؒ بنا کر متن کو بدل ڈالا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: وفي المطبوع ابو شهاب بن عبد ربہ والصواب ما ثبتناه۔ الاثری۔ مطبوعہ نسخہ میں ابو شہاب بن عبد ربہؒ تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ ارشاد الحق الاثری۔ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اگر کوئی حنفی ہدایہ کے متن کو تبدیل کرتا تو آپ اسے محرف و خائن اور کیا کیا لقب دیتے مگر آپ نے جزء رفع الیدین کے متن کو تبدیل کر کے نہ آپ محرف ہیں اور نہ خائن۔ تلک اذا قسمہ ضیضی۔

تحریف نمبر ۱۳

جزء رفع الیدین ص ۶۳ میں قیس بن سعیدؒ تھا مگر مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی غیر مقلد نے تحریف کرتے ہوئے متن تبدیل کر کے قیس بن سعدؒ بنا دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: ووقع فی المطبوع قیس بن سعید والصواب ما ثبتناه (جلاء العینین ص ۶۳)

کہ مطبوعہ نسخہ میں قیس بن سعیدؒ تھا اور درست وہ ہے جو ہم نے ثابت کیا ہے۔ غیر مقلدین تحریف کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتے تحریف کرنا ان کا شیوہ ہو چکا ہے۔

تحریف نمبر ۱۴

جزء رفع الیدین ص ۷۰ میں حدیثنا خطاب بن اسماعیلؒ تھا اس کو سید بدیع الدین السندھی غیر مقلد نے حدیثنا خطاب عن اسماعیلؒ بنا کر متن میں تبدیلی کر دی ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: ووقع فی المطبوع بن اسماعیل وصوبناه من تاریخ المصنف جلاء العینین ص ۷۰ مطبوعہ نسخہ میں بن اسماعیلؒ واقع ہوا ہے اس کو ہم نے مصنف امام بخاریؒ کی التاریخ الکبیر سے درست کیا ہے۔ تو متن کو اپنی جگہ رہنے دیتے نیچے حاشیہ و تعلیق میں تنبیہ

کرتے مگر متن کتاب کا بدل دینا اور تحریف کرنا یہودیوں کا شیوہ ہے

تحریف نمبر ۱۵

جزء رفع الیدین ص ۷۱ میں حدثنا مقاتل تھا اس متن کو بدل کر حدثنا ابن مقاتل سید بدیع الدین صاحب غیر مقلد نے کر دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ کان فی المطبوع مقاتل وهو خطاء ظاہر (جلء العینین ص ۷۱) کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا جو ظاہر خطاء ہے۔ متن کتاب کو بدلنا اور یہودیوں کا طریقہ اختیار کرنے میں ان غیر مقلدین بد بختوں کو مزہ آتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۶

جزء رفع الیدین ص ۷۳ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں تھا۔ فقلت له من ذالک۔ اس متن کو ارشاد الحق الاثری صاحب نے تبدیل کر کے فقلت له ما ذالک بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع من ذالک۔ الاثری۔ ارشاد الحق الاثری کی بد بختی کمال درجہ کی ہے کہ کتابوں کے متن بدل کر تحریف کا ارتکاب کرتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۷

جزء رفع الیدین ص ۸۳ میں تھا۔ ثم كنت مكرار شاد الحق اثری غیر مقلد نے متن کو تبدیل کر کے ثم جنت بنا دیا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔ وہ وفی المطبوع كنت الاثری کہ مطبوعہ نسخہ میں كنت تھا۔ تحریف کرنا ان غیر مقلدین کا سنہری کارنامہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۸

جزء رفع الیدین ص ۸۶ میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں تھا الاصلی لکم ارشاد الحق اثری نے لکم کے بجائے کم کا لفظ متن میں بڑھا کر تحریف کی کاروائی انجام دی ہے۔

تحریف نمبر ۱۹

جزء رفع الیدین ص ۱۰۳ میں حدثنا ہ ابو نعیم ثناء عن عبد اللہ بن القبطیۃ تھا ارشاد الحق اثری نے متن میں تبدیلی کر کے عبید اللہ بنادیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں فی المطبوع عبد اللہ الاثری کہ مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ تھا ما شاء اللہ متن کو بدلنا تحریف ہے اور یہ طریقہ یہودیوں کا ہے۔ جو اثری صاحب اور دوسرے غیر مقلدین متن بدل کر انجام دے رہے ہیں

تحریف نمبر ۲۰

جزء رفع الیدین ص ۱۱۳ میں یونس عن سالم تھا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن میں اضافہ کر دیا یونس عن الزہری عن سالم چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعۃ یونس عن سالم والتصویب من الصحیح البخاری (الثوری) کہ مطبوعہ نسخہ یونس عن سالم تھا اس کی تصحیح صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔ ظالم تو نے متن کو نہ بدلا ہوتا نیچے حاشیہ میں تنبیہ کر دیتا مگر تحریف کرنے کی غیر مقلدین کو گھٹی پلائی گئی ہے۔

تحریف نمبر ۲۱

جزء رفع الیدین ص ۱۳۱ میں تھا حدثنا محمود قال ابن علیہ اس متن میں سید بدیع الدین شاہ پیر جھنڈا غیر مقلد نے تحریف کی اور متن کو یوں بنادیا حدثنا محمود قال حدثنا البخاری قال ابن علیہ۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:-

قد سقط من جمیع النسخ الجزء الذی وقف علیہا زیادة حدثنا

البخاری قال هو خطأ واضح محمود بن اسحق الخزاعی راوی

هذا الجزء وجزء القراءة عن المصنف ○ (جلاء العینین ص ۱۳۱)

بے شک جزء رفع الیدین کے تمام نسخوں میں زیادتی حدثنا البخاری کی ساقط ہو گئی ہے جن نسخہ جزء رفع الیدین پر میں مطلع ہوا اور یہ بالکل خطا واضح ہے کیونکہ محمود سے مراد ابن اسحق الخزاعی ہے جو جزء رفع الیدین اور جزء القراءة کا راوی ہے امام بخاریؒ سے یہ پیر جھنڈا کی سخت جھالت و حماقت ہے کیونکہ محمود سے مراد محمود بن غیلان ہے جو امام بخاریؒ کا شیخ و استاذ ہے اگر محمود بن اسحق

الخزاعی بنایا جائے اور پھر امام بخاریؒ کا ذکر کیا جائے تو ابن علیہ سے پھر بھی امام بخاریؒ کی ملاقات ثابت نہیں کیونکہ ابن علیہؒ کی وفات ۱۹۳ھ میں ہوئی اور امام بخاریؒ کی ولادت ایک سال بعد ۱۹۴ھ کو ہوئی ہے اس جاہل غیر مقلد نے اپنے اجتہاد سے حدیث البخاریؒ کا اضافہ کیا ہے جو اس کی جہالت و تحریف کی کھلی کاروائی ہے۔

تحریف نمبر ۲۲

جزء رفع الیدین ص ۱۳۵ میں حدیث مقاتل تھا اس متن میں ارشاد الحق اثری نے حدیث محمد بن مقاتل بنادیہ ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع حدیث مقاتل. الاثری. کہ مطبوعہ نسخہ میں مقاتل تھا۔

محترم ارشاد الحق اثری صاحب آپ نے جزء رفع الیدین ص ۱۳۴ میں حدیثنا اسماعیل عن نافع تھا اس پر آپ نے نیچے کو لکھا کذا فی المطبوع والصواب اسماعیل عن صالح عن نافع. الاثری۔ کہ نسخہ مطبوعہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور درست یوں ہے اسماعیل عن صالح عن نافع. یہ آپ نے درست لکھا ہے کیونکہ متن کو تبدیل نہیں کیا آپ اسی طرح متن کو نہ بدلتے تو ہم آپ کو محرف شمار نہ کرتے مگر آپ کی بدبختی آپ پر غالب ہے کہ آپ نے متن کو بدل ڈالا اور یوں محرفین اور خائنین میں آپ کا شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۲۳

جزء رفع الیدین ص ۱۵۴ میں حدیثنا عبد اللہ عن نافع تھا اس متن کو تبدیل کر کے حدیثنا عبد اللہ عن نافع بدیع الدین شاہ السندھی نے بنادیا ہے۔

چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: کان فی المطبوع عبد اللہ المکبر والصواب کما اثبتناه ○ (جلاء العینین ص ۱۵۴)

مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ تھا اور درست وہ ہے جس کو ہم نے ثابت کیا ہے۔ تحریف اور خیانت کرنا غیر مقلدین کے مذہب میں داخل ہے۔

تحریف نمبر ۲۳

جزء رفع الیدین ص ۱۵۹ میں وقال علی بن مسهر و البخاری تھا اس متن کو تبدیل کر کے ارشاد الحق اثری نے: وقال علی بن مسهر و المحاربی بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعة البخاری۔ الاثری۔ اور مطبوعہ نسخہ میں البخاری لکھا ہوا تھا۔

تحریف نمبر ۲۵

جزء رفع الیدین ص ۱۶۶ میں لما ذکر اللہ الانصار تھا اس متن کو ارشاد الحق اثری نے یوں تبدیل کر دیا ہے لما ذکر اللہ للانصار چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوعة لما ذکر اللہ الانصار تھا۔ جس پر تحریف کی کاروائی کی گئی ہے۔

تحریف نمبر ۲۶

جزء رفع الیدین ص ۱۷۰ میں حدثنا ابو نعیم الفضل مرزوق تھا اس کو بدیع الدین شاہ نے متن میں حدثنا ابو نعیم حدثنا الفضیل بن مرزوق کر دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں: کان فی الاصل الفضل مکبراً و هو خطاء O (جلاء العینین ص ۱۷۰) کہ اصل نسخہ میں الفضل تھا اور وہ غلط تھا۔ اگر غلط تھا تو جلاء العینین میں تنبیہ کرتے کتاب کے متن کو تبدیل کرنا اور تحریف پر جرأۃ کرنا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۲۷

جزء رفع الیدین ص ۱۸۳ میں تھا عندنا الہذیل بن سلیمان اس متن کو بدیع الدین السندھی غیر مقلد نے حدثنا فیک بن سلیمان بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں بحکان فی النسخة المطبوعة عندنا۔ (الہذیل بن سلیمان و هو خطاء و هو بنوہ من التہذیب و الثقات لابن حبان الخ جلاء العینین ص ۱۸۳) مطبوعہ نسخہ میں عندنا الہذیل بن سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح ہم نے تہذیب ابن حجر اور الثقات ابن حبان سے کی ہے بے شک آپ تصحیح کرتے آپ کو تصحیح کا حق تھا لیکن کتاب کے متن کو تبدیل کرنے اور تحریف کرنے کا اختیار آپ کو کس نے دیا ہے۔

تحریف نمبر ۲۸

جزء القراءة ص ۴ میں یحییٰ بن عمار تھا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے متن میں یوں تبدیلی کر دی۔ یحییٰ بن عباد چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع یحییٰ بن عمار و التصویب من سنن ابن ماجہ الخ کہ مطبوعہ نسخہ میں یحییٰ بن عمار تھا اس کی تصحیح سنن ابن ماجہ وغیرہ سے کی ہے۔ مگر متن بدلنا کھلی تحریف نیچے تعلق، میں تنبیہ کرنے کا حق تھا جیسا کہ جزء القراءة ص ۵ میں هشام تھا تو اس کو متن میں رہنے دیا اور نیچے تعلق میں فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے لکھا و الصواب ہام تو یہ طریقہ درست ہے اور جزء القراءة ص ۱۰ میں خلال ہے تو اس کو متن میں رہنے دیا گیا اور نیچے تعلق میں فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے لکھا کہ صحیح خلا ہے یہ طریقہ درست ہے۔ مگر متن بدلنا تحریف خیانت بددیانتی ہے۔

تحریف نمبر ۲۹

جزء القراءة ص ۱۳ میں عن عبد اللہ بن ابی رافع تھا اس کو بدل کر فیض الرحمن الثوری غیر مقلد نے عن عبید اللہ بن ابی رافع بنادیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبد اللہ و ما اثبتناہ هو الصواب اور مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ تھا اور جوہم نے ثابت کیا ہے وہی صواب ہے۔ یہ تحریف کرنے کی بڑی بڑی عادت پڑ گئی ہے۔ غیر مقلدین حضرات کو.....

تحریف نمبر ۳۰

مولانا ارشاد الحق الاثری صاحب لکھتے ہیں۔ امام مجاہد کا اثر فرماتے ہیں کہ جب سورۃ بھول جائے تو رکعت کا کوئی اعتبار نہیں۔ (جزء القراءة ص ۸) (توضیح الکلام ص ۱۴۹ ج ۱) جزء القراءة ص ۱۶ میں ہے۔

وقال ابن علیہ عن لیث عن مجاہد اذ انسی فاتحة الكتاب لا تعد تلک الرکعة اور ابن علیہ نے کہا لیث عن مجاہد سے کہ جب فاتحہ بھول جائے تو اس رکعت کیلئے نہ لوٹے۔ اصل نسخہ متن کتاب میں یوں ہی تھا مگر کسی نے نیچے لکھ دیا۔

وفی نسخة لا یعتد کہ ایک نسخہ میں ہے کہ اس کی رکعت شمار نہ ہوگی اب اس مجہول

نسخہ کی بناء پر اثری صاحب نے اپنی عمارۃ تعمیر کی ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم) اور نسخہ کے متن والی عبارت کو چھوڑ کر تحریف کی ہے۔ اس اثر کا جواب ہماری کتاب توضیح الکلام پر ایک نظر ص ۱۶۶ میں ملاحظہ فرمادیں۔ کیونکہ ابن علیہ سے امام بخاریؒ کی ملاقات نہیں ہے۔ اس لئے یہ منقطع ہے۔

تحریف نمبر ۳۱

جزء القراءة ص ۳۶ و معقل بن مالک متن میں لکھ دیا گیا ہے حالانکہ متن میں مغفل بن مالک تھا چنانچہ مولانا فیض الرحمن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں: وفي المطبوع مغفل بن مالک وهو غلط من احد النساخ والتصویب من التهذیب الخ اور مطبوعہ نسخہ میں مغفل بن مالک تھا اور وہ نسخہ لکھنے والوں میں سے کسی ایک سے غلط لکھا گیا ہے اور اس کی درستگی تھذیب التھذیب سے ہوئی ہے۔ مگر متن بدلنا تو کھلی تحریف ہے اللہ تعالیٰ مخرفین و خائنین کو معاف نہیں کرتا۔

تحریف نمبر ۳۲

جزء رفع القراءة ص ۴۹ میں کثیر بن سعید تھا اس متن کو بدل کر بسر بن سعید بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمن الثوری غیر مقلد لکھتے ہیں: وفي المطبوع کثیر بن سعید وهو خطأ والتصویب من صحيح البخاری الخ اور مطبوعہ نسخہ میں کثیر بن سعید تھا اور وہ خطأ ہے اور اس کی درستگی صحیح بخاری سے ہوئی ہے۔ مگر متن کو تبدیل کرنا کھلی تحریف ہے۔ جو یہودیوں کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۳

جزء القراءة ص ۵۵ میں تھا عن ابی مسلمۃ عن ابی الجہم۔ اس متن کو بدل کر فیض الرحمن الثوری نے عن ابی بکر بن ابی الجہم بنا دیا ہے۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

وفي النسخ المبطوعة كلها ابی مسلمۃ عن ابی الجہم وهو خطأ ۵
اور تمام مطبوعہ نسخوں میں ابی مسلمۃ عن ابی الجہم اور وہ غلط ہے۔ بد بختی غیر

(فوالسفا)

مقلدین پر اندھیرا کئے ہوئے ہے اور کتابوں کے متن کو تبدیل کر رہے ہیں۔

تحریف نمبر ۳۴

جزء القراءة ص ۵۷ میں سلیمان تھا تو اس کو بدل کر یحییٰ بن ابی سلیمان بنا دیا ہے چنانچہ فیض الرحمن الثوری لکھتے ہیں:

وفی المطبوع سليمان وهو خطأ والتصويب من سنن أبي داود۔
اور مطبوعہ نسخہ میں سلیمان تھا اور وہ غلط ہے اور اس کی تصحیح سنن ابی داؤد سے ہوئی ہے۔ لیکن متن کو بدل دینا یہ کون سی ایمانداری کا حصہ ہے۔

تحریف نمبر ۳۵

جزء القراءة ص ۶۰ میں عبداللہ بن اسباط تھا اس متن کو فیض الرحمن الثوری نے عبید بن اسباط سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبدالله والتصويب من الخلاصة۔ اور مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اور اس کی تصحیح الخلاصۃ سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۶

جزء القراءة ص ۶۱ میں عبداللہ تھا اس متن کو فیض الرحمن الثوری نے عبید اللہ سے بدل دیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں وفی المطبوع عبدالله والتصويب من سنن البيهقي الخ اور مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ تھا اس کی تصحیح سنن بیہقی سے ہوئی ہے۔

تحریف نمبر ۳۷

جزء القراءة ص ۷۰ میں عن ہلال بن المنذر تھا اس متن کو فیض الرحمن غیر مقلد نے بدل کر عن ہلال بن المنذر بنا دیا۔ سبحان اللہ تحریف کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۳۸

غنیۃ الطالبین میں ہیں ۲۰ تراویح کا ذکر ہے مگر جب کراچی کے غیر مقلدین نے غنیۃ الطالبین کو چھاپا تو اس میں تراویح آٹھ رکعت بنا دیا ہے اس لئے غنیۃ الطالبین کے اصل و محرف نسخوں کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور غیر مقلدین محرفین خائنین کو داد دیں۔

وَمَلَكٌ كَذَلِكَ صَلَاحًا دَائِمًا فَعَسَا
 بَعْدَ صَلَواتِهِ الْقَوَاسِمْ وَيَعْدُ كَقَتْنٍ بَسْبَةٍ وَأَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَصْدَقُهَا
 كَقَتْنٍ رَأَى جَنَّتِي وَمَعَ الْوَشْرِ أَهْلَهُ مَعَ الْوَشْرِ
 يَخْلُصُ عَقَبُ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْمَعُ وَتَسْمَعُ
 أَنْ يَقْرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنْهَا فِي أَوَّلِ كَلِمَةٍ
 مِنْ شَهْرٍ مَضَى الْفَاسِقَةُ وَسُورَةُ الْقَلْق
 قَتْنٍ رَأَى رَأَى رَأَى رَأَى رَأَى رَأَى رَأَى رَأَى
 سَمَاءٌ مَعْلُومَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ مَا مَاتَ الْخَصَمُ
 مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ
 عِنْدَ جَمِيعِ الْأُمَّةِ رَضَوْنَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لِيَجِدُ
 فِي الْخَيْرِ مَا شَرَفَتْ بِهِ قِيْدُ الْبُسُورَةِ الْبُسُورَةِ
 وَتَسْمَعُ لَدُنْ رَأَى الْخَمَةِ كَأَمَلَةٍ لِيَسْمَعَ
 النَّاسُ جَمِيعًا نَقَرُ أَنْ يَفْقَهُوا عَلَى مَا فِيهِ
 مِنْ الْأَدَامَةِ وَالشَّوَاهِدِ وَالْمَوَاطِنِ وَالزُّوَاهِرِ
 وَلَا يَسْمَعُ الزُّوَاهِرُ عَلَى خَمَةِ وَاحِدَةٍ لِيَسْمَعَ
 لِيَسْمَعَ لَدُنْ عَلَى الْمَأْمُورِينَ فَيَضَعُ مَا وَطَعَهُمْ
 السَّامَةِ وَيَكْمُرُ هُوَ الْجَمَاعَةُ وَيَشْفُلُ لِيَسْمَعَ
 سَمِعَتْهُ خَلْقًا عَظِيمًا وَثَوَابُ جَزِيلٌ فَيَكُونُ
 ذَلِكَ نَبِيًّا لَا مَأْمُورٌ عَلَيْهِ لِيَسْمَعَ فَيَكُونُ مِنْ
 الْأَشْيَاءِ وَقَدْ قَالُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَطَعْتُ وَمِثْلَ لِيَسْمَعَ إِذَا تَنَبَّأَ نَبِيًّا مَعَادُ ذَلِكَ
 لِيَسْمَعَ بِقَوْمٍ وَمِثْلُ فِي الْقِسْ آوَةٍ وَقَطَعَ أَحَدُهُمْ
 الْخَلْقَ مَا نَقَرُ دَمًا شَكِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْمَعُ مَا شَرَفَتْ بِهِ الْوَشْرِ إِلَى الْخَمِ
 صَلَواتِهِ الْوَشْرِ وَيَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى سَمِعْتُ
 أَنْ يَلْجَأَ إِلَى الْوَشْرِ فِي الثَّانِي سُورَةُ الْكَافِرُونَ
 فِي الثَّانِي سُورَةُ الْوَشْرِ الْوَشْرِ لَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدُنْ لِيَسْمَعَ لِيَسْمَعَ وَتَسْمَعُ الْوَشْرِ

اور ایک ستاحیوی رات آئی تو حضرت علیؑ علیہ السلام
 ہم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنے اہل کو رخ کیا اور
 نماز ادا کی یہاں تک کہ ہم لوگوں سے ظلم فیت ہوئی کہا گیا
 کہ ظلم کیا چیز ہے کہا کہ طعام سحری۔
فصل تراویح کے بیان میں مستحب ہے کہ تراویح چاروں
 کے ساتھ پڑھے اور قرآن مجید آٹھ سو پڑھے اس واسطے کہ
 پیغمبر علیؑ علیہ السلام نے اسی طرح ان راتوں میں تراویح پڑھے
 اور ابتدا تراویح کی رمضان کی پہلی رات سے کرنا چاہیے۔
 کیونکہ وہ رات رمضان میں داخل ہے اور اس سبب سے
 کہ حضرت رسول خدا علیؑ علیہ السلام نے بھی اسی طرح
 پڑھی اور تراویح کی نماز بعد فرض اور دو سنتوں کے ادا کرنے
 کے پڑھنی چاہیے اس واسطے کہ رسول خدا علیؑ علیہ السلام
 نے اسی طرح پڑھی ہے اور تراویح کی وتر سمیت گیارہ رکعتیں
 ہیں اور ہر دو سری رکعت میں بیٹھے اور سلام پھیرے اور
 مستحب ہے کہ اول رات ماہ رمضان میں اول رکعت
 میں سورہ فاتحہ و سورہ علق پڑھے اور وہ اقرار باسم
 ربہ النبی ہے اس واسطے کہ ہمارے امام احمد بن محمد حنبلی
 رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اول سورہ قرآن ہے کہ نازل
 ہوئی اور سب اماموں کے نزدیک ایسا ہی ہے اور اس سورہ
 کے پڑھنے کے بعد کچھ کرے اور پھر اٹھے اور سورہ بقرہ شروع
 کرے اور امام کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ سب لوگ
 قرآن کو سُنیں اور قرآن میں جو کچھ امر و نہی ہی اللہ پند نہایت
 و جزو تو ہے وہیں وہاں ٹھیک کر پڑھے اور مستحب نہیں ہے کہ ایک
 ختم سے زیادہ پڑھے تاکہ سُنے والوں کو دشوار نہ ہو اور انکو
 لال و تکل نہ حاصل ہو اور جماعت سے کراہت کریں۔
 اور جماعت میں کھڑا ہونا اُن کو ناگوار گندے۔ اور ان کا
 اجر عظیم اور ثواب بزرگ فوت ہو جاوے اور اس کا اجر
 وہ حضرت امام صاحب ہوں ہیں اُن کا گناہ بڑھتا اور وہ
 گنہگار رہیں شامل ہو جاوے پیغمبر علیؑ علیہ السلام

يَكُونُ رُكْعَتُهُمَا فِي السُّلُوكِ الَّذِي يُسْمَرُ
سَاحِبُهَا غُزْرُهُ رَمَضَانَ لِأَنَّهَا لَيْلَةُ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى وَسَلَّمَ كَذَلِكَ صَلَاتُهَا وَيَكُونُ
بَعْدَهَا بَعْدُ صَلَاةِ الْفَرَضِ وَتَعْدُ
رُكْعَتَيْنِ لَيْسَتْ لِرَمَضَانَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَكَذَا صَلَاتُهَا وَهِيَ عَشْرُونَ
رُكْعَةً يَجْلِسُ عَقِبَ كُلِّ رُكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ
بِهِنَّ حَسْرَتَرُوحِيَّاتٍ كُلِّ أَرْبَعَةٍ مِنْهَا
تَرْوِيحَةٌ وَيَتَوَلَّى فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ أَصْحَابَ
الْفَتْحِ التَّارَافِيهِ الْمَسْكُونَةِ رَدَاكَاتٍ
تَرَدُّدًا وَإِذَا كَانَ إِمَامًا أَوْ مَأْمُومًا
وَيَسْتَعِثُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى
مِنْهَا فِي أَوَّلِ لَيْلَتِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
الْفَلْحَةَ وَسُورَةَ الْفَلَقِ وَهِيَ اقْرَأْ
يَا سُبُّوحٌ رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ لَهَا أَوَّلَ حُوَّةٍ
تَرَلَّتْ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ إِمَامِنَا الْحَمْدُ
بِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَسْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَكَدَ لَكَ عِنْدَ جَمِيعِ الْأَسْمَةِ
رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ فِي آخِرِهَا
ثُمَّ يَنْحَضُ قِيْبَةً لِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ
يَسْتَعِثُّ لَهُ قِرَاءَةَ الْحَمْدِ كَامِلَةً
لِيَسْمَعَ النَّاسُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ يَقِفُوا
عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْأَمْرِ وَالنَّوَاهِي وَ
الْمَوَاعِظِ وَالزَّوَاهِرِ وَلَا يَسْتَعِثُّ الزِّيَادَةَ
عَلَى خَمْسَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّهَا يَشُقُّ ذَلِكَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ فَيَصْغُرُ وَأَوْتَعَمُّ السَّامِعُ
وَيَكْرَهُوهُ الْجَمَاعَةُ وَيَقْلُوبُهَا يَقْرَأُ ثُمَّ
أَجْزَعُ عَظِيمٌ وَتَوَاتُ جَزِيلٌ فَيَكُونُ
ذَلِكَ سَبَبًا لِإِمَامٍ يَقْطَعُ أَمْرُهُ فَيَكُونُ
مِنَ الْأَشْيَاءِ وَكَذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ لِمَعَاذِ اللَّهِ
أَنْتَ يَا مَعَاذُ وَذَلِكَ لِمَا صَلَّى يَقْرَأُ

اور آیتہ تراویح کی رمضان کی پہلی رات سے کرنا چاہئے
کیونکہ وہ رات رمضان میں داخل ہے اور اس
سبب سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھی سید شوح تہمی اور تراویح کی پہلی رات بعد فرض اور
دوسنتوں کے اور آیت کے پڑھنی چاہیے اصول سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح پڑھی ہے
اور تراویح کی بیشتر رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعت
میں بیٹھے اور سلام چھ سے پس وہ پانچ ترویج میں
ہر چار کا نام ترویج ہے اور ہر دو رکعت کے بعد
نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح کی نیت کرتا ہوں
اگر تہا بیٹھے خواہ امام کے ساتھ بیٹھے اور جب
ہے کہ اول رات نہ رمضان میں اول رکعت
میں سورہ فاتحہ و سورہ علق پڑھے اور وہ اقرأ
باسم ربک الذی ہے اس واسطے کہ پہلے سے امام محمد
بن محمد بن مسلم رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک یہ اول سورہ
قرآن ہے کہ نازل ہوئی اور سب اماموں کے نزدیک
ایسا ہی ہے اور اس سورہ کے پڑھنے کے بعد سجدہ کرے
اور پھر اٹھے اور سورہ بقرہ شروع کرے اور امام
کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ سب لوگ
قرآن کو سنیں اور قرآن میں جو کچھ امر و نواہی اور نہی
و نسیح و زجر و تہذیب میں وہاں عیسٰی کر پڑھے
اور مستحب نہیں ہے کہ ایک ختم سے زیادہ پڑھے
تاکہ سنے والوں کو دشوار نہ ہو اور ان کو طال و تنگی نہ
محسوس ہو اور جماعت سے کراہت کریں۔ اور
جماعت میں کھڑا ہونا ان کو ناگوار گذرے۔ اور
انکا اجر عظیم اور ثواب بزرگ نوبت ہو چاہے
اور اس سن کا باعث وہ حضرت رت امام
صاحب ہوں پس ان کا گناہ برکت ہے
اور وہ گنہگاروں میں مشال ہو چاہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے
واسطے معاذ سے فرمایا یا قتدہ اور بلا پیسہ
کرتا ہے تو اسے معاذ اور پھر اس سن وقت
نہ فرمایا کہ معاذ نے ایک قوم کے ساتھ نماز ادا کی

تحریف نمبر ۳۹

مولانا اسماعیل سلفی غیر مقلد لکھتے ہیں (الحافظ) ابن تیمیہ نے جبیر بن مطعم کی حدیث کے بعض طرق ذکر کر کے فرمایا ہذا الطرق التي روى بها كلها منقطعات ولكن رواه ابن حبان في صحيحه موصولا بنحو هذا المتن (مستقی الاخبار ص ۲۳۰۸ یہ تمام طرق منقطع ہیں۔ لیکن ابن حبان نے یہ متن موصول بیان کیا ہے۔ یہ عبارت مستقی کے مصری نسخہ میں ہے۔ غالباً ہندوستانی نسخہ میں نہیں اس سے ظاہر ہے کہ ابن حبان نے اس متن کو موصولاً بیان کیا ہے۔ گویا انقطاع کی علت جاتی رہی اگر یہ صحیح ثابت ہو جائے تو یہ مسلک بہت جلد مضبوط ہو جائے گا۔

(فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۱ ج ۱۳)

الجواب

مستقی کے نسخہ میں یہ عبارت غیر مقلدین کے معصوم ہاتھوں کی کارروائی ہے کیونکہ صاحب مستقی ابوالبرکات عبدالسلام المتولد ۵۹۰ھ المتوفی ۶۵۲ھ، امام احمد بن عبدالحلیم الحرامی مشہور ابن تیمیہ کے دادا ہیں اس نسخہ کا نہ تو امام بن تیمیہ نے اپنی کتابوں میں حوالہ دیا ہے نہ ابن تیمیہ کے شاگردوں میں سے کسی نے اس نسخہ کا حوالہ دیا ہے ابن قیم و ابن کثیر بھی امام ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں قاضی شوکانی غیر مقلد نے مستقی کی شرح لکھی ہے جو نیل الاوطار کے نام سے مشہور ہے جو حامل متن ہے اس شرح والے نسخہ میں بھی یہ عبارت نہیں ہے انگریز کے دور میں غیر مقلدین نے کتابوں میں تحریف کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اب مستقی الاخبار مترجم اردو مولانا محمد داؤد راغب رحمانی غیر مقلد کے ترجمہ کے ساتھ دارالحدیث السلفیہ لاہور نے شائع کی ہے اور اس کے ص ۱۰۵۳ ج ۱ میں یہ محرف شدہ عبارت بھی درج کر دی گئی ہے۔ (لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم) اور ابن حبان کی روایت موصول نہیں بلکہ منقطع ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

وابن حبان من حدیث جبیر بن مطعم من رواية عبد الرحمن بن ابي

حسین عنہ واورده البزار من هذا الوجه وقال انه منقطع ○

(الدراية ص ۲۱۵ / ج ۲)

کہ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بزارؒ نے بھی اسی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیشک یہ روایت منقطع ہے۔
نیز حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:-

وفی اسنادہ انقطاع فانه من رواية عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسین

عن جبیر بن مطعم ولم یلقه قاله البزار ○ (التلخیص الحیر ص ۲۵۵ / ج ۲)

کہ اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم کی سند سے مروی ہے اور اسکی حضرت جبیرؒ سے ملاقات نہیں ہوئی امام بزارؒ نے یہی فرمایا ہے۔ اس لئے جناب ابن حبانؒ کی روایت منقطع ہے تو امام عبدالسلامؒ متقیؒ میں یہ جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں کہ ابن حبانؒ کی روایت موصول ہے۔

(نوٹ) حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص الحیر میں عبد اللہ بن عبد الرحمن نقل کیا ہے جو صحیح نہیں بلکہ صحیح یوں ہے کہ عبدالرحمن بن ابی حسین۔

تحریر نمبر ۴۰

محدث ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔

حدثنا سيف بن جابر انه سمع ابا حنيفة يقول رأيت انسا رضى الله عنه مقدمه تحفة الاحوذى ص ۸۳ و مناقب ابی حنيفة وصاحبه للذهبي ص ۸ محدث ابن سعدؒ نے فرمایا کہ میں نے سيف بن جابر سے انہوں نے ابو حنیفہؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انسؒ کو دیکھا ہے۔ مگر امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ طبقات ابن سعد میں یہ عبارت نہیں ملتی جس سے معلوم ہوا کہ اس میں تحریر کر کے اس عبارت کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کے ہاتھوں کی کاروائی نظر آتی ہے کیونکہ تحریر کرنا انکا اور یہود کا شیوہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۱

ترمذی کتاب العلل میں سند سے یہ مذکور تھا کہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ماریت
 فضل من عطاء بن ابی رباح ولا اکذب من جابر الجعفی کہ میں نے عطاء بن ابی
 رباح سے افضل شخص نہیں دیکھا اور جابر جعفی سے زیادہ کذاب نہیں دیکھا۔ یہ عبارت ترمذی ص
 ۳۳۳ ج ۲ المطبعة العامرة الزاهية الزاهرة ۱۲۹۲ھ میں موجود ہے اور عارضة الاحوذی
 شرح الترمذی لابن العربی جو کہ حامل متن ہے اس کے ۳۰۹ ج ۱۳ الطبعة الاولى ۱۳۵۲ھ
 ۱۹۳۲ء مطبعة انصاری بمصر میں بھی موجود ہے اور علامہ ابن رجب حنبلی کی شرح ترمذی (کتاب
 العلل) ص ۷۷ میں بھی موجود ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے جامع ترمذی کے حوالہ سے یہ
 عبارت نقل کی ہے دیکھئے۔ (تہذیب التہذیب ص ۴۵۱ ج ۱۰)

اور حافظ ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان ص ۲۵ میں جامع ترمذی کے حوالہ سے نقل کی
 ہے۔ اور مولانا عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے مقدمہ تحفة الاحوذی ص ۲۰۹، ۳۲۰ میں جامع
 ترمذی کتاب العلل کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے مگر ترمذی کے ہندوستانی نسخوں میں یہ
 عبارت موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی و کارستانی ہے کہ اس عبارت
 کو ترمذی کے نسخ سے نکال دیا ہے اور ترمذی کے طبع کرنے والے حنفی حضرات بھی اس سے غافل ہیں

تحریف نمبر ۴۲

واما حدیث ابن اسحق فرواہ الاوزاعی عن مکحول عن رجاء بن
 حیوة عن عبد اللہ بن عمرو قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الحدیث ورواہ زید بن واقد عن مکحول عن نافع بن محمود
 عن عبادة ونافع هذا مجهول ومثل هذا الاضطراب لا یثبت به
 عند اهل العلم بالحدیث شیء ولیس فی هذا الباب مالا مطعن فیہ
 من جهة الاسناد (غیر حدیث الزہری عن محمود بن الربیع عن
 عبادة وهو محتمل للتاویل) (التمہید لابن عبد البر ص ۳۶ ج ۱۱)

”اے پر حدیث ابن اسحق کی پس اوزاعی نے مکحول عن رجاء بن حیوة عن عبد اللہ بن

عمر سے روایت کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی (الحديث) اور زید بن واقد نے مکحول عن نافع بن محمود عن عبادہ سے روایت کیا ہے اور یہ نافع مجہول ہے اور مثل اس اضطراب کے اہل علم کے ہاں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا اور اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جو طعن سے خالی ہو سند کے اعتبار سے سوا حدیث زہری عن محمود بن ربیع عن عبادہ کے اور وہ بھی تاویل کا احتمال رکھتی ہے۔

اس تمہید ابن عبدالبر میں جو نسخہ غیر مقلدین نے شائع کیا ہے اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ اور محمد بن اسحاق کے بارے میں جرح کو کاٹ دیا ہے چنانچہ غیر مقلد نے حاشیہ میں اسکا اقرار کیا ہے کہ کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں بیچارے غیر مقلد سے جو کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہے اس کو ضائع نہ ہونے دیں اور اس عبارت کو سامنے لے آئیں تاکہ جھوٹ خیانت کھل جائے

چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو جو مولانا محمد حسن صاحب فیض پوریؒ تہذیب الاسلام فی جواب تبصرة الانام ص ۴۲ میں لکھتے ہیں۔

قال ابن عبدالبر فی التمهید واما محمد بن اسحق وزیادته علی الزہری فانها غیر مقبولة لانه مما لا یحتج بہ جملة عند جماعة اهل العلم بالحديث منهم احمد بن حنبل ویحیی بن معین ویحیی بن سعید القطان وکان علی بن المدینی وشعبة وابن عیینة یحتجون بحديثه جملة واما هذا الحديث فقد خولف فيه محمد بن اسحق فرواه الاوزاعی عن مکحول الخ محمد بن اسحق ○

”اور اس کی زیادتی حدیث کی زہری پر پس بے شک وہ مقبول نہیں کیونکہ محمد بن اسحاق قابل حجت نہیں فی الجملہ محدثین کی ایک جماعت کے ہاں جن میں احمد بن حنبل۔ یحییٰ بن معین و یحییٰ بن سعید القطان شامل ہیں اور علی بن مدینی وشعبة وابن عیینہ اس کی حدیث کو فی الجملہ حجت مانتے تھے اے پر یہ حدیث پس اس میں محمد بن اسحاق کی مخالفت کی گئی ہے پس امام اوزاعی نے مکحول سے روایت کی ہے الخ یہ عبارت موجودہ مطبوعہ نسخہ میں نہیں ہے اور تحریف کر دی گئی ہے غیر مقلدین یہودیوں کی اتباع کرتے ہوئے تحریف کر کے اپنے دل کی آرزو پوری کرتے ہیں۔“

تحریف نمبر ۴۳

فتح الباری ص ۲۵۳ ج ۲ میں ہے۔ وروی مالک من طریق یزید خصیفہ عن سائب بن یزید عشرين ركعة۔

کہ امام مالک نے یزید بن خصیفہ عن سائب بن یزید کے طریق سے تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں ذکر کی ہیں۔ یہ حوالہ التلخیص الحمیر میں بھی حافظ ابن حجر نے نقل کیا ہے اور قاضی شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں بھی نقل کیا ہے۔

اور معرفة السنن والآثار (ص ۴۲ ج ۲) کی تعلیق میں الدکتور عبدالمعطی امین قلمچی نے بھی اس کا حوالہ یوں دیا ہے رواہ مالک فی کتاب الصلوة فی رمضان رقم نمبر ۴ باب ماجاء فی قیام رمضان ص ۱۱۵ ج ۱ اور یزید بن رومان والی روایت کے متعلق کہا ہے۔

رواہ مالک فی الموضع السابق رقم نمبر ۵ ص ۱۱۵ ج ۱

جس سے معلوم ہوا کہ سائب بن یزید کی روایت یزید بن خصیفہ کے طریق سے بیس ۲۰ رکعت تراویح کا ذکر موطاء امام مالک میں تھا مگر اس کو کاٹ دیا گیا ہے اور تحریف کر دی گئی ہے یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے کیونکہ انگریز کے دور میں ان لوگوں نے کتابوں میں تحریف کرنی شروع کر دی تھی اور یہ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

تحریف نمبر ۴۴

ایک غیر مقلد حمدی عبدالجید سلفی ہے جس نے طبرانی کبیر پر تعلیقات لگائی ہیں یہ علامہ ناصر الدین البانی غیر مقلد کا شاگرد ہے اور بدیع الدین شاہ سندھی غیر مقلد کا بھی شاگرد ہے اس نے طبرانی کبیر ص ۱۹۷ ج ۱ طبع اول میں حضرت عقبہ بن عامر کا موقوف اثرانہ یکتب فی کل اشارة یشیرھا الرجل فی الصلوة بكل اصبعین حسنة او درجة نقل کیا تھا علامہ نور الدین ہیشمی نے بھی مجمع الزوائد ص ۱۰۳ ج ۲ میں معجم طبرانی کبیر کے حوالہ سے بكل اصبعین (ہر دو انگلیوں سے اشارہ کرے) نقل کیا ہے اور جلاء العینین ص ۲۳ میں سید بدیع الدین الراشدی

السندھی غیر مقلد نے بھی بکل اصبحین نقل کیا ہے مگر طبرانی کبیر طبع دوم کے ص ۲۹۷ ج ۱۷ میں اس غیر مقلد حمدی عبد المجید سلفی نے بغیر کسی تنبیہ کے بکل اصبح نقل کر دیا ہے اور بہت بڑی تحریف اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے اور یہودیوں کے کردار تحریف کو بھی مات کر دیا ہے۔

(اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ)

تحریف نمبر ۲۵

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے الادب المفرد کی عبارت نقل کرتے ہوئے تحریف و خیانت کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

واخرج البخاری فی الادب المفرد من رواية رزين قال اخرج لنا

سلمة بن الاكوع كفاله ضخمة كانها كف بعير فقمنا اليها فقبلناه ○

(تحفة الاحوذی ص ۴۰۰ ج ۳)

اور امام بخاری نے اپنی کتاب الادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ عبدالرحمن بن رزین نے حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلمہ نے اپنا موٹا ہاتھ جو مثل اونٹ کی ہتھیلی کے تھا ان کیلئے نکالا تو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہو کر اس کو چوم لیا اب مولانا مبارکپوری نے خیانت و تحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے کچھ عبارت چھوڑ دی اور اس کو درمیان سے کاٹ دیا ہے کیونکہ غیر مقلدین کا مسلک ہے کہ بیعت کرتے وقت اور مصافحہ کرتے وقت ایک ہاتھ استعمال کرنا چاہئے اور دوا ہاتھ سے بیعت اور مصافحہ نہیں کرنا چاہئے اس لئے مولانا مبارکپوری نے یہ کاروائی کرتے ہوئے درمیان سے عبارت کاٹ دی ہے اصل عبارت ملاحظہ ہو: فاخرج يديه فقال بايعت بهاتين نبي الله صلى الله عليه وسلم فاخرج له كفا ضخمة الخ .

(الادب المفرد ص ۲۵۳ حدیث نمبر ۹۷۳)

پس حضرت سلمہ بن الاکوع نے اپنے دونوں ہاتھ نکالے پس فرمایا کہ ان دونوں ہاتھوں سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ الخ۔ غیر مقلد و حیااء کو دشرم کر دیا آخر مرنا ہے۔ اسلامی کتابوں کو خراب کر کے اپنی آخرت برباد نہ کرو، لیکن ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

تحریف نمبر ۳۶

تقویۃ الایمان شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ میں تحریف کہ اس میں یہ عبارت تھی یا اللہ کچھ دے شیخ عبدالقادرؒ کے واسطے تو بجا ہے۔ مگر اب ولی محمد اینڈ سنز تاجران اردو بازار پاکستان چوک کراچی میں یہ عبارت نہیں ہے اس کو نکال دیا گیا ہے اور یہ غیر مقلدین کی کاروائی نظر آتی ہے دیکھئے تسکین الصدور ص ۲۲۱ طبع اول۔

تحریف نمبر ۳۷

ترمذی شریف میں باب ترک رفع الیدین کو اڑا دیا گیا ہے حالانکہ امام ترمذیؒ نے فرمایا وفی الباب عن البراء بن عازبؓ۔ کہ اس باب ترک رفع الیدین میں حضرت براءؓ بن عازب کی حدیث ترک رفع الیدین بھی مروی ہے علامہ احمد محمد شاہؒ نے اپنی ترمذی کے نسخہ میں یہ باب یوں قائم کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرة ۵

(ترمذی مع تعلیقات از احمد محمد شاہ ص ۴۰ ج ۲)

اور بھی دلائل ہیں نور الصباح حصہ اول ص ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں ملاحظہ کریں۔ غیر مقلدین نے

انگریز آقا کے دور سے تحریف کا کاروبار شروع کر رکھا ہے جو جاری و ساری ہے۔

تحریف نمبر ۳۸

مولانا عبدالرحمن مبارک پوریؒ غیر مقلد لکھتے ہیں نسائی کے بعض نسخوں میں یہ روایت پائی

جاتی ہے۔ حدثنا علی بن حجر نا عیسیٰ هو ابن یونس عن النعمان عن عاصم عن ابن عباس قال لیس علی من اتی بہیمة حد اور بعض نسخوں میں یہ روایت نہیں ہے۔

(تحقیق الکلام ص ۴۹ ج ۲) (ومقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۸۶)

اب یہ روایت ہندوستانی نسخوں میں نہیں ہے یہ غیر مقلدین کی تحریف کا کارنامہ ہے ان

لوگوں نے کتنی غلط محنت کی ہے۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔)

تحریف نمبر ۴۹

خالد گھر جا بھی غیر مقلد نے حضرت عباس بن سہل الساعدی سے حدیث نقل کرتے ہوئے دو مقام میں تحریف کر دی ہے۔

(۱) ایک تو روایت یوں تھی قال كنت بالسوق مع ابی قتاده۔

(جزء رفع الیدین مع جلاء العینین ص ۳۸)

جب کہ خالد نے یوں نقل کیا ہے:-

(جزء رفع الیدین خالد ص ۱۳۹ تا ۱۴۰)

كنت مع ابی قتادة بالسوق.

(۲) دوسری تحریف یہ ہے کہ خالد نے اپنے جزء رفع الیدین ص ۱۴۰ میں یوں نقل کیا ہے۔

فكبر ثم قرا ثم كبر وركع ورفع۔ جب کہ اصل نسخوں میں عبارت اس طرح ہے۔ فكبر ثم

قرا ثم كبر وركع (جزء رفع الیدین للبخاری مع جلاء العینین ص ۳۸ یعنی رفع کا لفظ نہیں ہے اسوة

الکونین ترجمہ اردو جزء رفع الیدین ص ۲۰ میں مترجم محمد صدیق سرگودھوی غیر مقلد بھی رکع نقل کیا

ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ایک نسخہ میں بجائے رکع کے رفع موجود ہے۔ لیکن یہ نسخہ

بناوٹی ہے کیونکہ جلاء العینین میں سید بدیع الدین شاہ سندھی غیر مقلد اور مولانا ارشاد الحق صاحب

اثری غیر مقلد اور مولانا ثوری غیر مقلد نے اس نسخہ کی نشاندہی نہیں کی۔ اگر خالد گھر جا بھی صاحب کو

یہ نسخہ پسند تھا تو رکع کو کاٹ کر رفع لکھتے مگر خالد صاحب نے یہ تحریف کی ہے کہ دونوں نسخوں کو اکٹھا

کر کے لکھ دیا رکع و رفع جو بالکل تحریف و خیانت ہے۔

تحریف نمبر ۵۰

حکیم محمد اشرف سندھو غیر مقلد لکھتے ہیں (پہچان و تعارف) مذکورہ بارہ فرقوں کی شناخت

یا پہچان اور ان کے اماموں کے نام و عقائد کی تشریح و وضاحت فرماتے ہوئے حنفیہ کا تعارف یوں

کروایا ہے: واما الحنفية فهم اصحاب ابی حنیفة النعمان بن ثابت (غنیہ ص ۲۰۸)

حنفیہ سے مراد وہ فرقہ یا گروہ ہے جو امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلد یا پیروکار ہیں۔

(مقیاس حقیقت: بجواب مقیاس حقیقت ص ۸ بار سوم ۱۳۸۸ھ)

الجواب

حکیم صاحب سند ہو غیر مقلد نے تحریف کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اصل عبارت یوں تھی واما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفہ۔ کہ بعض حنفی امام ابوحنیفہؒ کے فروع میں مقلد ہیں تو حکیم صاحب نے بعض کا لفظ درمیان سے کاٹ کر خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے چنانچہ غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ص ۹۱ عربی طبع مصر میں فہم بعض اصحاب ابی حنیفہ النعمان بن ثابت ہے۔ اور اس سے مراد معتزلہ وغیرہ ہیں جو فروعی مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں۔

تحریف نمبر ۵۱

تاریخ خطیب بغدادی ص ۳۰۸ ج ۲ میں ایک قول دارقطنی کی طرف بروایت حمزہ سہمی یہ بھی منسوب کیا گیا ہے کہ جب دارقطنی سے دریافت کیا گیا کہ امام صاحب کا سماع حضرت انسؓ سے صحیح ہے یا نہیں تو کہا کہ نہیں اور نہ روایت صحیح ہے حالانکہ دارقطنی نے یہ کہا تھا کہ نہیں مگر روایت صحیح ہے۔ شاطر محسن نے لا ولا روایتہ کو لا ولا روایتہ بنا دیا چنانچہ امام سیوطیؒ کی تیسبیض الصحیفہ میں حمزہ سہمی سے ہی دارقطنی کا جواب تفصیل سے نقل کیا ہے۔ کہ امام صاحبؒ نے حضرت انسؓ کو یقیناً اپنی آنکھوں سے دیکھا مگر روایت نہیں سنی (مقدمہ انوار الباری ص ۵۲ ج ۱) اور تزییہ الشریعہ ص ۲۷۱ ج ۱ میں علامہ عراقیؒ امام دارقطنیؒ کا قول یوں نقل کرتے ہیں:

وقال حمزة السهمي سمعت الدارقطني يقول لم يلق ابو حنيفة

احداً من الصحابة انما رأى انساً بعينه ولم يسمع منه ○

اور علامہ خطیب بغدادیؒ خود لکھتے ہیں رای انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح الخ تاریخ بغداد ص ۳۲۲ ج ۱۳ کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے حضرت انسؓ کو دیکھا ہے اور عطاء بن ابی رباح سے سماع کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۲

ہفت روزہ المحدث لاہور ص ۶۹ فروری ۱۹۹۰ء میں حافظ محمد جعفر صادق شیخوپوری خطیب جامع مسجد بلال چنی کھوئی لاہور کا ایک فتویٰ شائع کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

الجواب

جس شخص کی بیوی فوت ہو جائے وہ شخص اپنی فوت شدہ بیوی کا چہرہ بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کو غسل بھی دے سکتا ہے اس کا جنازہ بھی اٹھا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

وعن اسماء بنت عمیس ان فاطمة اوصت ان يغسلها علی رواہ الدارقطنی بحوالہ بلوغ المرام کتاب الجنائز (ص ۱۸۸ حدیث نمبر ۵۲۷)

قارئین کرام!

اس غیر مقلد نے ایک محرف شدہ حدیث کا حوالہ دیا ہے حدیث کے اصل الفاظ مع سند کے ملاحظہ ہوں امام دارقطنی فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الباقي بن قانع نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا عبد الله بن جندل نا عبد الله بن نافع المدني عن محمد بن موسى عن عون بن محمد عن امه عن اسماء بنت عمیس ان فاطمة اوصت ان يغسلها زوجها علی واسماء فغسلاهما (سنن دارقطنی ص ۹۷ ج ۲)

تو اس حدیث میں حضرت اسماءؓ کے غسل دینے کا ذکر بھی ہے حضرت علیؓ تعاون کرتے تھے یعنی پانی دیتے تھے حضرت اسماءؓ اصل غسل دینے والی ہیں تو غیر مقلدین نے بلوغ المرام حافظ ابن حجرؒ میں تحریف کر دی ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کی سند ضعیف و مجہول ہے۔ عبد اللہ بن جندل مجہول نظر آتا ہے۔ عون بن محمد اور اسکی ماں بھی مجہول ہیں۔

(دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی غیر مقلد ص ۳۹۶ ج ۲) کسی سند سے یہ روایت صحیح یا حسن نہیں بلکہ سخت ضعیف قسم کی ہے مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد التعلیق المغنی ص ۹۷ ج ۲ میں لکھتے ہیں:

قال الشوكاني سنده حسن ولم يقع من سائر الصحابة انكار علی واسماء فكان اجماعاً سكوتياً

قاضی شوکانی نے کہا ہے کہ اس روایت کی سند حسن ہے اور تمام صحابہ کرامؓ کا حضرت علیؓ و حضرت اسماءؓ پر انکار نہ کرنا اجماع سکوتی کا درجہ رکھتا ہے۔ سبحان اللہ حضرت قاضی شوکانی کے نزدیک اس بے بنیاد روایت کی سند حسن ہے اور مزید یہ کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع سکوتی بھی ہو گیا۔

اور علامہ امیر یمانی غیر مقلد نے سبل السلام ص ۵۵۰ ج ۲ میں یہ حدیث بلوغ المرام کی طرح محرف نقل کی ہے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کے پیرو جوان سب تحریف کے مرض میں مبتلاء ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس بڑی عادت سے بچائے۔ (آمین)

اصل روایت یوں ہے۔

اسماء بنت عمیس قالت اوصیت فاطمة اذا ماتت ان لا یغسلها الا انا وعلیؑ قالت فغسلتها انا وعلیؑ (عبدالرزاق ص ۳۱۰/۳)

اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کو غسل نہ دے مگر میں اور حضرت علیؓ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تو خلاصہ یہ ہوا کہ یہ روایت بالفرض ثابت بھی ہو جائے تو اس میں حضرت اسماءؓ نے غسل دیا اور حضرت علیؓ نے تعاون کیا جس کی وجہ سے غسل دینے کے نسبت دونوں کی طرف کی گئی جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے خلاف بددعاء کی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تو دونوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعاء قبول ہوئی۔

تحریف نمبر ۵۳

مولانا حافظ گوندلوی غیر مقلد مولانا عبدالحی لکھنوی کی ایک عبارت القول المجد سے نقل کرتے ہوئے اس کا اردو میں ترجمہ بھی کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو:

وقال ابن عبد البر قول زید بن ثابت من قرأ خلف الامام فصوله تامة

ولا اعادۃ یدل علی فساد ماروی عنه انتھی O (القول المجد ص ۱۰۰)

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز پوری ہو جاتی ہے۔

(خیر الکلام ص ۳۸۲ طبع دوم)

الجواب

اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں۔

من قرأ مع الامام فلا صلوة له هذا یحتمل ان یکون من قرأ مع الامام فیما جهر منه بالقراءة علی انهم قد اجمعوا انه من قرأ مع الامام علی ای حال کان فلا اعادۃ علیہ فدل ذالک علی فساد ظاہر حدیث زید هذا O (التمهید لابن عبد البر ص ۵۰/ج ۱)

جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اور یہ احتمال رکھتا ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جہری نماز میں قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی اس کے علاوہ علماء کرام نے اجماع کیا کہ جس شخص نے امام کے ساتھ جس حالت میں بھی قراءۃ کی ہے اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے پس یہ علماء کا اجماع حضرت زید بن ثابت کی اس حدیث کے فساد پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تھی اصل عبارت تمہید ابن عبد البر کی جس میں حضرت زید بن ثابت کا قول صراحۃً موجود ہے کہ جس شخص نے امام کے ساتھ قراءۃ کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ جیسا کہ خط کشیدہ عبارت سے واضح ہوتا ہے مگر حافظ محمد گوندلوی مولانا عبدالحی کی تحریف شدہ عبارت کی اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ (نواسفا)

تحریف و خیانت نمبر ۵۴

مولانا عبدالحی لکھنوی نے التعلیق المجدد ص ۲۸۷ میں لکھتے ہیں:

السادس ابن مسعود اخرج حديثه الدار قطنی و رجاله رجال

الصحيح ○

چھٹی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ہے جس کی تخریج دارقطنی نے کی ہے جس کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں۔

الجواب

یہ مسئلہ ذکوۃ الجنتین ذکوۃ امہ کا ہے اس میں مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے گیارہ روایات پیش کی ہیں جو کہ سب کی سب ضعیف ہیں لیکن مولانا مرحوم نے ان روایات کا ضعف بیان نہیں کیا جب کہ حافظ ابن حجرؒ نے التلخیص المبرر ص ۱۵۷ تا ۱۵۸ میں اور مولانا شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے التعلیق المغنی ص ۲۷۲ میں ان روایات کا ضعف بیان کیا ہے لیکن مولانا لکھنوی نے ایک روایت کے ضعف بیان کرنے کے بجائے اس کی تصحیح نقل کر ڈالی مولانا عظیم آبادی اس کے متعلق نقل کرتے ہیں۔

قال الزيلعي رجاله رجال الصحيح ۱ لا آن شيخ شيخه احمد بن

الحجاج بن الصلت قال الذهبي انه هو آفته ○

(التعلیق المغنی ص ۲۷۲ ج ۴)

کہ امام زیلعیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے راوی صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے ہیں مگر اس کے شیخ کا شیخ احمد بن الحجاج بن الصلت اس کے متعلق علامہ ذہبیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث کی آفت و مصیبت ہے۔ اور حافظ ابن حجرؒ تلخیص المعیر ص ۱۵۷ میں فرماتے ہیں۔ حدیث ابن مسعود رجالہ ثقات الا احمد بن الحجاج بن الصلت فانہ ضعیف جداً و هو علته کہ حضرت ابن مسعود کی حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر احمد بن الحجاج بن الصلت پس بیشک سخت ضعیف ہے اور وہی اس حدیث کی علت و بیماری ہے۔

مگر مولانا عبدالحی لکھنوی نے آخر میں جرح کے الفاظ کاٹ دیئے ہیں اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور مولانا لکھنوی نے وہ جرم کیا ہے جو شوافع وغیر مقلدین بھی نہیں کر سکے۔

تحریف نمبر ۵۵

انڈیا کے محمد داؤد راز اور پیر بدیع الدین راشدی سندھی اور کرم الدین سلفی نے مکتبہ المحدث کراچی سے جو بخاری شریف کی کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں رفع الیدین کے باب میں ایک حدیث پر عمل جراحی کیا ہے ان ابن عمرؓ کان اذا دخل فی الصلوٰۃ (الی) رواہ حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رواہ ابن طہمان عن ایوب و موسیٰ بن عقبۃ مختصراً (بخاری ص ۱۰۲ ج ۱) میں خط کشیدہ عبارت کاٹ دی ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے دیکھو کتاب الصلوٰۃ ص ۲۹۵ حدیث نمبر ۷۰۰ بحوالہ تجلیات صفدر مولانا محمد امین اوکاڑویؒ مرحوم ص ۳۲۳ ج ۱ تا ۳۲۵)

تحریف نمبر ۵۶

صحیح مسلم ص ۱۶۹ ج ۱ میں فصاعداً کا لفظ موجود تھا مگر کراچی سے جب غیر مقلدین نے عربی اردو دونوں پر مشتمل ہے اس سے فصاعداً کا لفظ کاٹ دیا ہے اور تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ (بحوالہ تجلیات صفدر مولانا محمد امین اوکاڑویؒ مرحوم ص ۳۲۹ تا ۳۳۰ ج ۱)

تحریف نمبر ۵۷

اثبات رفع الیدین ص ۱۹ مولانا نور حسین گھر جاکھی غیر مقلد نے علی صدرہ کا حوالہ دیا ہے۔ اور جن کتابوں کا نام لیا ہے۔ ان میں یہ لفظ علی صدرہ موجود نہیں ہے۔ جناب نے خیانت و تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۵۸

یہ تاریخ صحافت کا بڑا المناک اور دردناک حادثہ ہے کہ میزان الاعتدال للعلامة
لذہبی پہلے جب ہندوستان میں شائع ہوئی تو امام اعظم کا ترجمہ تقطیع نون کتاب کے اندر نہیں تھا
بلکہ کتاب کے حاشیہ پر پریس والوں نے چھاپ دیا اور خود پریس والوں نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ
میزان الاعتدال کے کئی نسخوں میں سے ایک کے حاشیہ پر چونکہ یہ عبارت درج تھی اس لئے اس کو
اصل کتاب میں جگہ نہیں دی گئی اس کے بعد مصر کے پریس سے جو میزان الاعتدال چھپ کر آئی
تو غالی لوگوں نے اس عبارت کو کتاب کے اندر درج کر دیا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ میزان الاعتدال میں
امام اعظم کا کوئی ذکر نہ تھا چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے غیث الغمام ص ۲۰۱ میں لکھتے ہیں۔

ان هذه العبارة ليست لها اثر في بعض النسخ المعتبرة على ما راثيتها
بعيني ويؤيده قول العراقي في شرح الفية لكنه اي ابن عدي
ذكر في كتاب الكامل كل من تكلم فيه وان كان ثقة وتبع على
ذاك الذهبي في الميزان الا انه لم يذكر احدا من الصحابة والائمة
المتبوعين انتهى وقول السخاوي في شرح الفية مع انه اي الذهبي
تبع ابن عدي في ايراد كل من تكلم فيه ولو كان ثقة لكنه التزم ان
لا يذكر احدا من الصحابة ولا الائمة المتبوعين انتهى وقول
السيوطي في تدريب الراوي شرح تقريب النواوي الا انه اي
الذهبي لم يذكر احدا من الصحابة والائمة المتبوعين انتهى فهذه
العبارات من هؤلاء الثقات الذين قد مرت انظارهم على نسخ
الميزان الصحيحة مرات تنادي باعلى النداء على انه ليس في
حرف النون من الميزان اثر لترجمة ابي حنيفة النعمان فلعلها من
زيادات بعض الناسخين والناقلين في بعض نسخ الميزان ۵

بے شک یہ عبارت اس کا کوئی نام و نشان معتبر نسخ میزان الاعتدال میں نہیں ملتا جن کو میں
نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کی تائید علامہ عراقی کے قول سے جو انہوں نے شرح الفیہ
میں فرمایا ہے لیکن محدث ابن عدی اپنی کتاب الکامل میں ہر اس کو ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو

اگرچہ وہ ثقہ ہو اور علامہ ذہبیؒ اس کے پیچھے چلے ہیں میزان الاعتدال میں مگر علامہ ذہبیؒ نے صحابہ کرام اور ائمہ کرام جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا کوئی ذکر نہیں کیا (علامہ عراقیؒ کی بات ختم ہو گئی ہے) اور قول امام سخاویؒ سے اس کی تائید ہوتی ہے جو کہ انہوں نے شرح الفیہ میں فرمایا ہے کہ اس کے باوجود (علامہ ذہبیؒ ابن عدی کے پیچھے چلا ہے ہر اس کا ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلام ہو اگرچہ وہ ثقہ ہو لیکن علامہ ذہبیؒ نے یہ التزام کیا ہے کہ صحابہ کرام اور ائمہ کرام کا جن کی تقلید کی گئی ہے ان میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا (علامہ سخاویؒ کا قول ختم ہوا) اور قول علامہ جلال الدین سیوطیؒ سے تائید ہوتی ہے جو انہوں نے تدریب الراوی میں فرمایا ہے مگر علامہ ذہبیؒ نے صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کا ذکر نہیں کیا (علامہ سیوطیؒ کی عبارت ختم ہو گئی ہے) پس یہ عبارات ان ثقہ علماء کرام کی ہیں جو نسخ میزان الاعتدال صحیحہ پر ان کی نظریں پڑی ہیں یہ بلند آواز سے اعلان کر رہی ہیں کہ میزان الاعتدال کے نسخہ میں ثون کی پٹی میں امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ کا نام و نشان نہیں ملتا یہ زیادت بعض ناخین و ناقلمین کی معلوم ہوتی ہے۔

اور علامہ محمد بن اسماعیل الیہانی غیر مقلد نے توضیح الافکار میں فرمایا کہ امام ذہبیؒ نے میزان میں امام اعظم کا ترجمہ نہیں لکھا ہے۔ اور علامہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ الحلی نے حاشیہ الرفع والتکمیل (ص ۱۰۱) میں فرمایا کہ میں نے دمشق کے مکتبہ ظاہریہ میں میزان الاعتدال کا ایک نسخہ دیکھا ہے (تحت الرقم ۳۶۸) جو پورے کا پورا حافظ ذہبیؒ کے ایک شاگرد علامہ شرف الدین الوانی کے قلم سے لکھا ہوا ہے اور اس میں یہ تصریح ہے کہ میں نے یہ نسخہ اپنے شیخ حافظ ذہبیؒ کے سامنے تین مرتبہ پڑھا اور ان کے مسودہ سے اس کا مقابلہ کیا اس نسخہ میں امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے اسی طرح میں نے مراکش کے دار الحکومت رباط کے مشہور کتب خانہ الخزانۃ العامرہ میں ۱۳۹۹ق نمبر کے تحت میزان الاعتدال کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جس پر علامہ ذہبیؒ کے بہت سے شاگردوں کے پڑھنے کی تاریخیں درج ہیں اس میں یہ بھی وضاحت ہے کہ علامہ ذہبیؒ کے ایک شاگرد نے ان کے سامنے ان کی وفات سے صرف ایک سال پہلے پڑھا تھا اس نسخہ میں بھی امام اعظمؒ کا ذکر موجود نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ غیر مقلدین کی کاروائی ہے جو ہمیشہ وہ یہودیانہ تحریف کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

تحریف نمبر ۵۹

قاضی شوکانی غیر مقلد نے القول المفید ص ۱۱ میں لکھتے ہیں ومن جملة ما استدلو به قوله واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم . حضرت قاضی صاحب نے یہ اس آیت میں تحریف کر دی ہے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے کیونکہ اصل آیت یوں تھی یا ایہا الذین آمنوا اطيعوا الله مگر قاضی صاحب محرف قرآن مجید ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی آیت ڈھونڈیں جس میں اس آیت کے اندر واطيعوا الله ہو۔ تحریف کرنا یہودیوں کا کام ہے۔

تحریف نمبر ۶۰

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد فرماتے ہیں: لقوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم (الروضة النديه ص ۳۰۸ فصل في طاعة الائمة مطبع علوی لکھنؤ ہند) یہاں بھی اطيعوا الله سے پہلے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے اور قرآنی آیت میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ اور یہودی محرفین سے بھی نمبر لے گئے ہیں۔

تحریف نمبر ۶۱

نواب صاحب لکھتے ہیں:

قال الله سبحانه له يانوح انه ليس من اهلك عمل غير صالح ۵

(نزل الابرا بالعلم المأثور من الادعية والاذکار ص ۱۵۰)

یہاں نواب صاحب نے قرآنی آیت کو کم کر دیا ہے انہ عمل غیر صالح تھا جس میں سے انہ کے لفظ کو قرآنی آیت سے کاٹ دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تصحیح کی ہے۔
(لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم)

تحریف نمبر ۶۲

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں: قوله تعالى في المائدة في و اذا سمعوا قال عيسى بن مريم عليه السلام اللهم ربنا انزل علينا مائدة من السماء۔

(نزل الابرار ص ۱۳۹)

عیسیٰ بن مریم کے بعد علیہ السلام کا قرآن مجید میں اضافہ کر دیا ہے اور آیت میں یوں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۶۳

نواب صاحب لکھتے ہیں کما ذم الکسالی بقوله ولاياتون الصلوة الا کسالی

(نزل الابرار ص ۲۲۵)

حالانکہ صحیح آیت یوں ہے ولاياتون الصلوة الا وهم کسالی (دیکھئے پ ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۵۵۔ نواب صاحب نے قرآن مجید کی تصحیح کی ہے اور وہم کالفظ کم کر دیا ہے۔ یہودی تحریف کرنا بھی نواب صاحب سے سیکھ جائیں۔

تحریف نمبر ۶۴

نواب صاحب لکھتے ہیں وقوله تعالى في سورة آل عمران اوتحسنونهم باذنه

(نزل الابرار ص ۲۵۱)

حالانکہ پ ۴ سورۃ آل عمران میں اذتحسنونهم باذنه ہے نواب صاحب نے قرآن مجید کی یوں تصحیح کی ہے کہ اذ کو چھوڑ کر لفظ او اس کے قاسم مقام ذکر کر دیا ہے تحریف کے کئی انداز ہوتے ہیں۔

تحریف نمبر ۶۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: وقال تعالى واذا كرربك في نفسك تضرعا

(نزل الابرار ص ۱۰۴)

وخفية ودون الجهر من القول بالغدو والآصال۔

حالانکہ لفظ خيفة ہے خفیه نہیں۔ دیکھئے پ ۹ اختتام سورۃ اعراف۔ یہ مجرمانہ تحریف ہے۔

تحریف نمبر ۶۶

نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں وقد اخبر سبحانه بعد هذه الآية بقوله النك

الذين نتقبل عنهم احسن ما عملوا واولتجاوز عن سيئاتهم اصحاب الجنة ۵

(نزل الابراہ ص ۱۵۳)

یہاں نواب صاحب نے اصحاب الحجۃ سے پہلے فی کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) (دیکھئے پ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت نمبر ۱۶)

تحریف نمبر ۶

مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس نزل الیہم ولعلہم یتفکرون۔ (تحریک آزادی فکر ص ۶۵ مکتبہ نذیریہ لاہور)

جناب سلفی صاحب نے نزل الیہم سے پہلے ما کلمہ کا حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۷

جناب سلفی صاحب کے صاحبزادے مولانا حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم ما یتقون ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ اپنی قومی زبان استعمال کرتا تھا تا کہ وہ بیان کرے کہ ان کی طرف کیا نازل کیا گیا ہے۔ اور تا کہ وہ اللہ سے ڈریں۔ (وحدت امت ص ۹)

ما یتقون قرآن مجید کی اس آیت میں نہیں ہے۔

دیکھئے پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۱۴ اس محرف قرآن مجید نے عجیب کارنامہ و ڈرامہ رچایا ہے۔ اور تحریف کر کے یہودیوں کو بھی شرمادیا ہے۔

تحریف نمبر ۸

مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں پہلی آیت۔ واذاقیل لہم اتبعوا ما نزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آبائنا ولو کان آباء ہم لا یعقلون شیئا ولا یہدون۔

(تحریک آزادی فکر ص ۲۳۷)

جناب یہ آیت پ ۲ رکوع نمبر ۵ میں ہے اس میں دو مقام پر سلفی صاحب نے قرآن مجید کی تصحیح کی ہے ایک تو ما انزل اللہ تھا قرآن مجید میں سلفی صاحب ما نزل اللہ بنا دیا ہے۔

دوسرا یہ کہ آیت میں ما الفینا علیہ تھا سلفی صاحب نے ما وجدنا بنا دیا ہے محرف قرآن مجید نے عجیب قسم کی تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۰

مولانا محمد اسماعیل سلفی لکھتے ہیں: ما ارسلنا برسول الا بلسان قومہ لبین فیصل اللہ من یشاء ویہدی من یشاء (تحریف آزادی فکر ص ۶۶)

سلفی صاحب نے قرآن مجید کی اصلاح دو مقام پر کی ہے ایک تو ما ارسلنا من رسول کے بجائے برسول لکھا اور لبین لہم تھا قرآن مجید میں اس کو بھی حذف کر دیا ہے اور یوں تحریفی وار کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۱

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں وانکحواھن باذن اھلھن و آتوھن اجورھن سورۃ النساء آیت نمبر ۲۵ (تحریک آزادی فکر ص ۷۱)

جناب سلفی صاحب نے قرآن مجید میں فانکحواھن کو وانکحواھن سے بدل دیا یعنی فاء کے بجائے تحریف کرتے ہوئے واؤ لگا دیا اور یوں قرآن مجید کے محرفین میں انکا نام شمار ہونے لگا۔

تحریف نمبر ۷۲

مولانا سلفی صاحب لکھتے ہیں: والذین ہاجر وافی سبیل اللہ ثم قتلوا و ماتوا لیرزقھم اللہ رزقاً حسناً واللہ خیر الرازقین۔ (سورۃ الحج آیت نمبر ۵۸) (تحریک آزادی فکر ص ۳۹۹)

مولانا سلفی نے اس آیت میں دو مقام پر تحریف کی ہے۔

اَوَمَاتُوا کے بجائے وَمَاتُوا بنا دیا ہے اور دوسرے وان اللہ لہو خیر الرازقین کے بجائے واللہ خیر الرازقین بنا دیا آخر تحریف کا بھی کوئی فن ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۷۳

مولانا بدیع الدین الراشدی السندھی غیر مقلد لکھتے ہیں۔

اس لئے قرآنی حکم ہے کہ فان تنازعتم فی شئی فرد وہ الا اللہ والرسول والنساء ع^۸ پ^۵ (تنقید سدید ص ۱۶)

یہاں سندھی صاحب قرآنی لفظ الٰہی اللہ کو الا اللہ کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف ۷۴

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں ولو کان من عند اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔

(النساء رکوع ۱۱ پ ۵ تنقید سدید ص ۱۱۳)

یہاں سندھی صاحب ولو کان من عند غیر اللہ میں غیر کا لفظ حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے اور تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۵

مولانا سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں: اللہ انزل احسن الحدیث کتابا متشابھا۔

(تنقید سدید ص ۳۳۷)

یہاں مولانا سندھی نے قرآن مجید کے لفظ اللہ نزل کی اصلاح کی ہے اور اسے انزل بنادیا ہے اور یہودی تحریف کرنے والوں کے کان بھی کتر دیئے ہیں۔

تحریف نمبر ۷۶

مولانا سندھی صاحب لکھتے ہیں آیت پنجم واذا قبل لهم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل

نتبع وما الفینا علیہ آبائنا۔ (البقرہ ع ۲۰ پ ۲ تنقید سدید ص ۲۳۷)

یہاں سندھی صاحب نے رکوع نمبر ۲۰ لکھا ہے حالانکہ رکوع نمبر ۲۱ ہے پھر ما الفینا میں واؤ کا اضافہ کر کے وما الفینا بنادیا ہے اور یوں یہودی محرفین کو بھی مات کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۷

مولانا سندھی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ والذین یرمون المؤمنین والمومنات بغير ما اكتسبوا الا حزاب ۷۷ پ ۲۲ (تقید سدید ص ۳۱۰) یہاں سندھی صاحب نے قرآن مجید میں والذین یوذون کو والذین یرمون کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۷۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں قال تعالیٰ اولیس اللہ الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلہم بلیٰ وهو الخلاق العلیم۔

(بغیۃ الرائد فی شرح العقائد ص ۱۹)

ناشر ادارہ احیاء السنۃ گھر جا کھ گوجرانوالہ یہ آیت سورۃ یسین کے اخیر میں آتی ہے اس میں نواب صاحب نے اولیس الذی میں لفظ اللہ کا اضافہ کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی تکمیل کی ہے۔

تحریف نمبر ۷۹

نواب صاحب لکھتے ہیں: وفرمود علی الاراک ینظرون۔

(بغیۃ الرائد ص ۳۲)

یہ آیت سورۃ المطففین کی آیت نمبر ۲۳ ہے لیکن اس میں نواب صاحب نے واؤ کا اضافہ کر دیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۰

نواب صاحب لکھتے ہیں در قرآن کریم آمده ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ (بغیۃ الرائد ص ۵۴) سورۃ الانعام پ سرکوع نمبر ۲ میں ہے کتب علی نفسہ الرحمۃ نواب صاحب نے ان اللہ کے لفظ کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۱

نواب صاحب لکھتے ہیں قال تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم هذا حلال

وہذا حرام۔

(بغیۃ الرائد ص ۵۵)

اس میں نواب صاحب نے السنتکم الکذب میں الکذب کا لفظ حذف کر دیا

(دیکھئے سورۃ النحل آیت نمبر ۱۱۶)

ہے۔

تحریف نمبر ۸۲

نواب صاحب لکھتے ہیں: باستثنائے کریمہ لا یسمعون حسیتہا وہم

(بغیۃ الرائد ص ۶۵)

عنها مبعدون۔

یہ سورۃ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۱ ہے اس میں نواب صاحب نے وہم عنها مبعدون

جو قرآن مجید میں پہلے تھا اس کو بعد میں ذکر کر دیا اور یوں آیت قرآنی میں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۳

نواب صاحب لکھتے ہیں وفرمودہ ذواجنحة مشی وثلاث ورباع۔

(بغیۃ الرائد ص ۸۹ تا ص ۹۰)

یہ سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۱۶ ہے اس میں ذواجنحة کے بجائے اولی اجنحة کے الفاظ

ہیں نواب صاحب نے قرآن مجید میں بڑی بے احتیاطی کا مظاہرہ کیا اور بحرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۴

نواب صاحب لکھتے ہیں لقوله تعالى لا یؤمنون الا القوم

(بغیۃ الرائد ص ۱۱۵)

الکافرون۔

اس میں اصل آیت یوں تھی انه لا یؤمنون الا القوم

(دیکھئے سورۃ یوسف آیت نمبر ۸۷)

ولا یؤمنون الا القوم۔

تحریف نمبر ۸۵

نواب صاحب لکھتے ہیں لقوله تعالى لا یعلم الغیب الا الله۔ (بغیۃ الرائد ص ۱۱۶)

حالانکہ اصل آیت یوں ہے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب

الا اللہ دیکھئے سورۃ النمل آیت ۶۵۔ نواب صاحب نے بہت بڑی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: بحکم نص هو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ
ويعفو عن كثير. (بغیۃ الرائد ص ۱۲۶)

نواب صاحب نے هو الذی میں واؤ کو کاٹ دیا ہے اصل میں تھا: هو الذی پھر
يعفو عن كثير بنادیا ہے حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں ہے و يعفو عن السيئات .
(دیکھئے سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۲۵)

تحریف نمبر ۸۷

حکیم محمود صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: زَانٌ مِنْ قَرْيَةٍ الْاِخْلَافِیْهَا نَذِیْرٌ کوئی ایسا گاؤں
نہیں جہاں ڈرانے والا نہ آیا ہو (وحدت امت ص ۹) حالانکہ اصل میں یہ آیت یوں تھی وَ اِنَّ مِنْ اُمَّةٍ
الْاِخْلَافِیْهَا نَذِیْرٌ اس میں حکیم محمود صاحب نے تحریف کرنے میں یہودیوں کو بھی شرمادیا ہے۔

تحریف نمبر ۸۸

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: لولا نزل هذا القرآن على رجل من القريتين عظيم۔
(وحدت امت ص ۱۰)

اصل میں آیت یوں تھی لولا انزل مگر حکیم محمود صاحب نے مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۸۹

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں۔

قل لان اجتماع الانس والجن على ان لا ياتون بمثلہ ولو كان

بعضہم لبعض ظہیر ○ (وحدت امت ص ۱۲ تا ص ۱۳)

جب کہ اصل میں یہ آیت یوں تھی۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان
ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثلہ ولو كان بعضہم لبعض ظہیر حکیم محمود نے بڑی
مجرمانہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ (دیکھئے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۸)

تحریف نمبر ۹۰

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات مغفرة واجرا عظيماً (وحدت امت ص ۳۰)

یہ آیت سورۃ الفتح آیت نمبر ۲۹ ہے مگر صحیح یوں ہے:

وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظيماً حکیم محمود نے مجرمانہ تحریف کرتے ہوئے لفظ منکم کو آمنوا کے بعد ذکر کر دیا ہے۔ جب کہ لفظ منهم ہے اور ہے بھی عملوا الصالحات کے بعد۔

تحریف نمبر ۹۱

حکیم محمود صاحب لکھتے ہیں: قل هل انبشکم بالاخسرین اعمالاً (وحدت امت ص ۳۹) یہ آیت سورۃ الکہف آیت ۱۰۴ کی ہے مگر صحیح یوں ہے قل هل ننبشکم جمع متکلم کے صیغہ کے ساتھ حکیم محمود صاحب نے جمع متکلم کے صیغہ کو واحد متکلم کے صیغہ کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کا مرتکب ہوا ہے۔

تحریف نمبر ۹۲

نواب صاحب لکھتے ہیں: لان اللہ تعالیٰ قال فی صورة النہی فلا تعضلوہن لتذهبوا ببعض ما آتیتموہن۔ (الروضۃ الندیہ ص ۳۵ باب الخلع مطبع علوی لکھنؤ) یہ آیت پ نمبر ۳ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۹ میں آتی ہے لیکن صحیح ولا تعضلوہن ہے یعنی واؤ کے ساتھ نہ کہ فاء کے ساتھ نواب صاحب نے واؤ کے بجائے فاء لا کر یوں تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔

تحریف نمبر ۹۳

نواب صاحب لکھتے ہیں وایضاً قوله تعالیٰ فلا یحل لکم ان تاخذوا مما آتیتموہن شیئاً۔ (الروضۃ الندیہ ص ۱۴۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے فلا یحل میں فاء کا اضافہ کیا ہے۔ اصل میں یہ آیت یوں تھی ولا یحل واؤ کے بجائے فاء کا اضافہ کر کے مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

(دیکھئے سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

تحریف نمبر ۹۴

نواب صاحب لکھتے ہیں: وقال تعالى فلاجناح عليكم ان تنكحوهن اذا
أتيموهن اجورهن۔ (الروضة النديہ ص ۱۳۵ تا ۱۳۶)

یہاں بھی نواب صاحب نے ولا جناح کو فلا جناح سے تبدیل کر دیا ہے۔

(دیکھئے سورۃ الممتحنہ آیت نمبر ۱۸/۱۸)

تحریف نمبر ۹۵

نواب صاحب لکھتے ہیں: فی قوله تعالى فان كن اولات حمل فانفقوا عليهن
حتى يرضعن حملهن (الروضة النديہ ص ۱۵۵) یہاں بھی نواب صاحب نے وان كن
وفاء کے ساتھ تبدیل کر دیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف کی ہے۔ (دیکھئے سورۃ الطلاق آیت نمبر ۶)

تحریف نمبر ۹۶

نواب صاحب لکھتے ہیں: قال تعالى فان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة۔

(الروضة النديہ ص ۲۳۲)

یہاں بھی نواب صاحب نے وان كان کو فان كان کے ساتھ تبدیل کر دیا اور یوں
مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۰)

تحریف نمبر ۹۷

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی لکھتے ہیں مولوی محمود الحسن دیوبندی تقلید کے وجوب کو قرآن سے
ثابت کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن کہیں تقلید کا قرآن سے جواز نہیں پاتے
بالآخر قرآن کریم کی ایک آیت فان تنازعتم فی شئینی فردوه الی اللہ وارسول الایۃ میں
یوں تحریف کرتے ہیں۔ (مطرقۃ الہدی ص ۹ طبع اول)

یہاں گوندلوی صاحب نے خود اس آیت میں تحریف کر دی ہے والرسول کو وارسول
بنا کر یوں مجرمانہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۹۸

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں۔

وقوله (تعالیٰ) واذا مسنا الانسان ضر دعانا بجنبه او قاعداً او قائماً (نزل

الابرار بالعلم الماثور من الادعية والاذکار ص ۳۳ طبع قسطنطنیہ)

یہاں نواب صاحب نے تین مقامات میں تحریف کی ہے۔ ایک تو واذا مس الانسان کو واذا مسنا الانسان بنا دیا دوسرے الضر کو ضر بنا دیا تیسرے لجنبہ کو جنبہ سے تبدیل کر دیا اور یوں تحریف در تحریف کا شکار ہوئے ہیں (خدا کی پناہ) دیکھئے یہ آیت سورہ یونس آیت نمبر ۱۲ میں آتی ہے۔

تحریف نمبر ۹۹

خالد گھر جا کھی غیر مقلد لکھتے ہیں اور فرمایا قل من يرزقكم من السماء والارض امن يملك السمع والابصار ومن يخرج الحي من الميت ومن يخرج الميت من الحي۔ (ارکان اسلام التوحید ص ۱۹)

یہاں خالد صاحب نے وبخرج الميت میں من کا اضافہ کر کے قرآن مجید کی اصلاح کی ہے اور یوں مجرمانہ یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (دیکھئے سورہ یونس آیت نمبر ۳۱)

تحریف نمبر ۱۰۰

خالد گھر جا کھی نے لکھا ہے ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا له وان يسلبهم الذباب لا يستنقذوه ضعف الطالب والمطلوب ارکان الاسلام

خالد صاحب نے قرآن مجید میں دو جگہ تحریف کی ہے ایک تو لا يستنقذوه سے پہلے شيئاً کا لفظ تھا اس کو ختم کر دیا دوسرا لا يستنقذوه کے بعد منه کا لفظ تھا اس کو بھی حذف کر دیا اور یوں مجرمانہ تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۱

خالد گھر جا کھی لکھتا ہے قل حسبی علیہ یتوکل المتوکلون (ارکان اسلام التوحید ص ۳۷ سورۃ زمر آیت نمبر ۳۸) اس میں خالد صاحب نے حسبی اللہ سے لفظ اللہ کو حذف کر دیا ہے اور یوں تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۲

خالد صاحب لکھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وان یمسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا هو وان یمسک اللہ بخیر فهو علی کل شیء قذیر۔

(ارکان اسلام التوحید ص ۲۵)

یہ آیت سورۃ انعام آیت نمبر ۷۱ میں آتی ہے یہاں خالد صاحب نے وان یمسک اللہ بخیر میں لفظ اللہ کا اضافہ کر کے تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۰۳

خالد صاحب لکھتے ہیں: واذا تتلیٰ علیہم آیاتنا بینت قال الذین لا یرجون لقاءنا انت بقرآن غیر هذا وابدلہ من تلقاء نفسی۔ (ارکان اسلام التوحید ص ۲۸/۲۹ پ ۱۱ سورۃ یونس)

اس آیت میں خالد گھر جا کھی صاحب غیر مقلد نے ابدالہ کے بعد قل ما یکون لی ان ابدالہ کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۴

خالد صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ارایت من اتخذ الہہ ہواہ (ارکان اسلام التوحید ص ۶۸) یہاں خالد صاحب نے افرأیت کو ارایت سے تبدیل کر دیا یعنی فاء کلمہ کو حذف کر دیا ہے (دیکھئے سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳)

تحریف نمبر ۱۰۵

و يجعلون لما يعلمون نصيبا مما رزقناهم ولتسئلن عما كنتم تفترون۔
(ارکان اسلام التوحید ص ۷۰ پ ۱۲)

یہ آیت سورۃ النحل آیت ۵۶ میں آتی ہے اس میں خالد صاحب نے ایک تحریف تو یہ کی ہے لما لا يعلمون کو لما يعلمون بنا دیا ہے۔ حالانکہ اصل آیت یوں ہے۔ لما لا يعلمون دوسری تحریف یہ کی ہے تالہ لتسئلن کو ولتسئلن بنا دیا ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۶

خالد گھر جا کھی لکھتا ہے: انما كان قول المؤمنين اذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم بينهم يقولوا سمعنا واطعنا۔
(ارکان اسلام اتباع رسول ص ۸)

یہاں خالد صاحب نے ان يقولوا میں سے ان کو کاٹ کر قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف ۱۰۷

خالد گھر جا کھی صاحب لکھتے ہیں: ان الله يربى الصدقات (القرآن) (ارکان اسلام زکوٰۃ ص ۳) سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶ میں آتا ہے يُمَحِّقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔ مگر ان الله يربى الصدقات قرآن مجید میں کہیں نہیں آتا یہ خالد گھر جا کھی کی خالص تحریف ہے جو مجرمانہ یہودی تحریف کا نمونہ ہے۔

تحریف نمبر ۱۰۸

مولانا ارشاد الحق اثری غیر مقلد لکھتے ہیں: اس آیت سے علمائے احناف نماز میں مطلق قراءۃ کی فرضیت پر بالکل اسی طرح استدلال کرتے ہیں جیسے وار کعوا واسجدوا لآیۃ سے رکوع وسجدہ
(توضیح الکلام ص ۱۰۴ ج ۱)

اس میں ارشاد الحق صاحب نے وار کعوا میں واؤ زائد کر دی ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔
(لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

کس درجہ ہوئے فقیہان حرم بے توفیق

تحریف نمبر ۱۰۹

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: مکمل آیت یوں ہے الم ترالی الذین قبل لهم کفوا ایديکم و اقيموا الصلوة و اتوا الزکوة فلما کتب عليهم القتال اذا فریق منهم یخشون کخشية الله. (النساء ۷۷) (توضیح الکلام ص ۵۲۲ ج ۲ کا حاشیہ)

مولانا ارشاد الحق صاحب نے اس آیت میں الناس کا لفظ چھوڑ دیا ہے جو بخشون کے بعد تھا اور یوں قرآن مجید میں تحریف کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۰

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں ہم یہاں واذا قرئ کی مناسبت سے صرف دو^۲ مثالیں ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں مالهم لایؤمنون اذا قرئ عليهم القرآن لایسجدون۔ (الانشقاق ۲۱ توضیح الکلام ص ۱۲۰ تا ۱۲۱ ج ۲)

اس میں ارشاد الحق نے مالهم میں فاء کو چھوڑ دیا ہے اصل میں فمالهم تھا دوسرے لایؤمنون میں همزہ کو حذف کر دیا ہے۔ تیسرے اذا قرئ میں واو تھی اس کو حذف کر دیا ہے اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۱

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں: قالوا آمنا به انه الحق من ربنا اننا کنا مسلمین (نقص توضیح الکلام ص ۲۱۷ ج ۲)

اس میں ارشاد الحق صاحب نے من قبلہ مسلمین میں سے من قبلہ کو کاٹ دیا ہے۔ اور یوں قرآن مجید کی اصلاح کی ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۲

مولانا ارشاد الحق صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان هو الاذکری للذاکرین۔ (توضیح الکلام ص ۲۰۱ ج ۲)

اس قسم کی آیت سارے قرآن میں نہیں ہے یہ ارشاد الحق صاحب نے مجرمانہ یہودی تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور رئیس المحرفین کے لقب سے نوازے گئے ہیں ہم غیر مقلدین کے حفاظ قرآن کریم کو دعوۃ دیتے ہیں کہ وہ اس قسم کی آیت قرآن مجید سے ڈھونڈیں اور مولانا ارشاد الحق صاحب کو رئیس المحرفین کے لقب سے نجات دلائیں۔ (دیدہ باید)

تحریف نمبر ۱۱۳

مولانا محمد ہاشم ٹانڈوی غیر مقلد اخبار المحدثات امرتسر جلد ۲۱ شمارہ نمبر ۵ میں لکھتے ہیں۔
ورد فی القرآن ان الذین یا کلون الربوا۔ (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۶۳ ج ۱۳)
اس آیت میں اس غیر مقلد نے ان الذین میں ان کا اضافہ کر کے تحریف کا ارتکاب کیا ہے اور یوں مجرمانہ تحریف سے نوازے گئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۴

مولانا عزیز زبیدی صاحب دار برٹن شیخوپورہ الاسلام لاہور جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۴۳ میں لکھتے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا وزروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین۔
(بقرہ ۲۸۷) (بحوالہ فتاویٰ علمائے حدیث ص ۱۷۱ ج ۱۳)
اس آیت میں عزیز زبیدی غیر مقلد نے آمنوا کے بعد اتقوا اللہ کو حذف کر دیا ہے اور وزروا کو بھی زاء سے ذکر کیا حالانکہ ذال سے ہے اور یوں یہودی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔

تحریف نمبر ۱۱۵

ابو عبد اللہ محمد بن عبد الحمید بدھوانوی صاحب لکھتے ہیں فرمان ایزدی ہے۔ والذین کفروا اتخذوا دینہم لہو ولعباً (الی ان قال) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفروا وحلوا قومہم دار

اس جگہ اس غیر مقلد بدھوانوی نے ایک تحریف تو یہ کی ہے کہ والذین کے بعد کفروا کا اضافہ کیا ہے دیکھئے سورۃ اعراف آیت نمبر ۵۵ دوسرے بدلوا نعمۃ اللہ کفروا میں کفروا بنا دیا ہے دیکھئے پ ۱۳

تحریف نمبر ۱۱۶

مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: فنكسوا على رؤسهم لقد علمت ما هؤلاء ينطقون۔ (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۳۱)

حالانکہ یہ تحریف ہے صحیح آیت یوں ہے۔ ثم نكسوا على رؤسهم۔ (دیکھئے پ ۱۷)

غیر مقلدین قرآن پاک میں تحریف اور اسلامی کتابوں میں تحریف کرنے میں رکس المحرفین ہیں یہ ان کی تحریض بطور مثال کے ذکر کی گئی ہیں ورنہ ان کی کتابیں تحریف قرآن سے بھری پڑی ہیں ہمارے شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی کی کتاب ایضاح الادلہ میں قرآن مجید کی آیت لکھنے میں کاتب سے غلطی ہو گئی ہے تو ان غیر مقلدین نے طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور جس میں قسم و قسم کے فتوے لگائے ہیں حالانکہ حضرت شیخ الہند نے یہ آیت اپنی اسی کتاب ایضاح الادلہ ص ۲۵۶ میں یہی آیت صحیح لکھی ہے۔ تو دیکھئے ایضاح الادلہ ناشر فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان یہ غیر مقلدوں کا کتب خانہ ہے ایضاح الادلہ اسی نے چھاپی ہے صفحہ ۲۵۶ پر یہ آیت بالکل صحیح لکھی ہوئی ہے تو پھر غیر مقلدوں ہر کتاب میں طوفان بدتمیزی برپا کرنے کا کیا مقصد ایضاح الادلہ جیسی لا جواب کتاب کا جواب نہ آج تک کوئی غیر مقلد دے سکا ہے نہ اس کا جواب غیر مقلدوں سے آئندہ بن پائے گا۔

تحریف نمبر ۱۱۷

امام نوویؒ لکھتے ہیں ان الذی فی النسخ المشهورة المحققة من سنن ابی داؤد من صلی علی جنازة فی المسجد فلاشینی علیہ۔ (نووی شرح مسلم ۳۱۳ ج ۱)

کہ امام ابو داؤد کی کتاب سنن میں حدیث ہے کہ جس شخص نے جنازہ مسجد میں پڑھا پس اس پر کوئی گناہ نہیں مشہور نسخوں میں فلاشینی علیہ ہے۔ الدرر البھیہ مع شرح الروضة الندیہ ص ۱۶۹ ج ۱ میں قاضی شوکانی غیر مقلد و نواب صدیق حسن خان غیر مقلد نے ابو داؤد کے متن میں فلاشینی علیہ والنسخ نقل کیا ہے نواب وحید الزمان غیر مقلد ابو داؤد مترجم اردو میں لکھتے ہیں۔

من صلی علی جنازة فی المسجد فلاشینی علیہ اور اس کا ترجمہ اور اس پر تبصرہ یوں کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں نماز جنازہ کی نماز پڑھے اس پر کچھ گناہ نہیں۔

(ف) دوسری روایت میں ہے اس کو کچھ اجر نہیں تو مسجد میں نہ پڑھنا افضل ٹھہرا۔

الجواب

سنن ابی داؤد میں من صلی علی جنازة فی المسجد فلاشیئ لہ ہے جس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کیلئے کوئی ثواب نہیں ہے اب یہ حدیث سنن ابی داؤد کے علاوہ مختلف کتب حدیث میں آتی ہے چنانچہ مسند احمد ص ۴۴۴ ج ۲ میں من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس لہ شیئ کہ جس شخص نے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تو اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا اور مسند احمد ص ۴۵۵ ج ۲ میں فلاشیئ لہ ہے اور مسند احمد ص ۵۰۵ ج ۲ میں بھی فلاشیئ لہ ہے۔

اور یہی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۶۴ تا ص ۳۶۵ ج ۳ اور مصنف عبدالرزاق ص ۵۲۷ ج ۳ میں بھی فلاشیئ لہ ہے مسند ابو داؤد الطیالسی ص ۳۰۴ اور اکمل ابن عدی ص ۳۷۷ ج ۴ اور سنن بیہقی ص ۴۵۲ اور معرفۃ السنن والآثار بیہقی ص ۳۱۸ ج ۵ میں بھی فلاشیئ لہ کے الفاظ سے مروی ہے مسند ابن الجعد ص ۴۰۴ اور العلل المتناہیہ ج ۱ ص ۴۱۴ زاد المعاد لابن القیم ص ۴۰ ج ۱ میزان الاعتدال للذہبی ص ۳۰۴ ج ۲ میں بھی فلاشیئ لہ مروی ہے حلیۃ الاولیاء لابن نعیم ص ۹۳ ج ۷ والطحاوی ص ۲۸۴ ج ۱ ابن ماجہ وغیرہ میں فلاشیئ لہ ہے تو اب یہ حدیث اتنی کتابوں میں لاشینی لہ کے الفاظ سے مروی ہے تو ابو داؤد کا دوسرا نسخہ فلاشیئ علیہ بنانا بالکل جھوٹ ہے۔

دوسری دلیل

اس نسخہ کے بناوٹی ہونے کی یہ ہے کہ اس حدیث کا راوی صالح بن نبھان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پر جب جنازہ گاہ تنگ ہو جاتی تو واپس آ جاتے اور مسجد میں نماز پڑھنے نہ پڑھتے تھے۔ (ابن شیبہ ص ۳۶۵ ج ۳ مسند ابو داؤد الطیالسی ص ۳۰۴) اور سنن بیہقی ص ۴۵۲ میں ہے کہ صالح نے فرمایا فرأیت اباہریرۃ اذا لم یجد موضعا الا فی المسجد انصرف ولم یصل علیہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ جب جگہ نہ پاتے تو مسجد کے تو پھر جاتے اور جنازہ نہ پڑھتے تھے۔

تیسری دلیل

ابوداؤد کے نسخہ فلاشیعی علیہ کے بناوٹی ہونے کی یہ ہے۔ کہ صالح کی بعض روایات میں ہے: من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له اجر کہ جس شخص نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھا تو اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا دیکھئے شرح السنۃ للبخاری ص ۳۵۲ ج ۵ و مسند ابن الجعد ص ۴۰۴ اور مصنف ابن ابی شیبہ کے بعض نسخوں میں ہے کہ جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی فلاصلوة لہ کہ اس کی نماز ہی نہیں ہوتی دیکھئے عینی شرح ہدایہ ص ۱۱۰۹ و نصب الراية ص ۱۲۷۵ اعتراض بعض حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ صالح بن نبھان آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

جواب

محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب کا سماع صالح سے قدیم ہے اس لئے محدثین کرام نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا (التقید والایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۵۶ لڑین الدین العراقی) و التقریب لحافظ ابن حجر و میزان الاعتدال ص ۳۰۴ ج ۲ للذہبی۔ و فتح القدر ص ۹۱ ج ۲ لحافظ ابن ہمام وغیرہ۔

ضروری اہم نوٹ :-

محترم قارئین کرام آپ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ غیر مقلدین جب بھی مختلف کتابوں کو اکٹھا کر کے یا کچھ جلدوں کو اکٹھا کر کے چھاپ رہے ہوں اور اس سے پہلے وہ کتابیں الگ الگ چھپی ہوں اور جلدیں علیحدہ علیحدہ ہوں تو غیر مقلدین کا اکٹھا کر کے چھاپنے کے پروگرام میں ضرور بضرور کچھ نہ کچھ دال میں کالا کالا ہوتا ہے کسی اپنے عیب کو عمل جراحی کر کے چھپانا مقصود ہوتا ہے یا کچھ جھوٹی من گھڑت روایت عبارت کو ٹھونسے اور تحریف و خیانت کر کے دھوکہ دہی کا پروگرام ہوتا ہے اسلامی کتابوں کو بے وقعت و خراب کرنے کا پروگرام ہوتا ہے غیر مقلدین کے اکٹھا کر کے چھاپنے میں کوئی دینی خدمت ہرگز مقصود نہیں ہوتی صرف اور صرف تحریف و خیانت کا پروگرام ہوتا ہے۔

تحریف نمبر ۱۱۸

مکتبہ دارالسلام لاہور کی جانب سے چھ کتابیں یعنی صحیح البخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن الترمذی و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ کو ایک جلد میں اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ بظاہر تو یہ بہت اچھا کام تھا لیکن اکٹھا کر کے شائع کرنے کا مقصد ہی تحریف کرنا تھا غیر مقلدین نے اس میں تحریف بھی کر دی ہے جس سے یہ نسخہ داغدار ہو گیا ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ترک رفع الیدین کے بعد یہ عبارت محرف بھی داخل کر دی ہے۔

قال ابوداؤد هذا حديث مختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على هذا اللفظ . (الكتب الستة ص ۱۲۷۸)

اسی طرح مرسل طاؤس کو جو سینہ پر ہاتھ باندھنے کی روایت ہے۔ اس کو بھی سنن ابوداؤد میں داخل کر دیا ہے۔ (دیکھئے الکتب الستہ ص ۱۲۷۹) اس تحریف سے بھی زیادہ خوفناک تحریف۔ سنن نسائی باب رفع الیدین للسجود میں ایک حدیث کی سند کو بدل دیا ہے پہلے اس کی اصل سند ملاحظہ فرمائیں۔

اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن

قتاده عن نصر بن عاصم عن مالک بن الحویرث O (سنن نسائی)

اب محرف سند ملاحظہ کریں: اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن (سعید) عن قتاده (الكتب الستة ص ۲۱۵۷) شعبہ کے بجائے۔ سعید لکھ دیا ہے۔ حالانکہ صحاح ستہ میں سنن المجتبیٰ جو امام نسائی کی ہے جو بروایت محدث ابن السنی مروی شدہ ہے اس کے تمام جدید و قدیم نسخوں میں سند شعبہ ہی کے طریق سے مروی ہے۔ حتیٰ کہ تحفۃ الاشراف میں ابوالحجاج المزنی نے اور کتاب الوہم والایہام (ص ۶۱۳ جلد ۵) میں علامہ ابن قطان فاسی نے شعبہ کا ذکر کیا ہے۔ سنن المجتبیٰ کے حوالہ سے باقی رہی امام نسائی کی السنن الکبریٰ تو وہ کتاب اور ہے وہ ابن السنی کے ذریعہ سے مروی نہیں ہے وہ ابن الاحمر کی سند سے مروی ہے۔ دیکھئے کتاب الوہم والایہام کی فوٹو کاپی ملاحظہ فرمائیں اور خائنین محرفین کو خوب داد دیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بيان الوهم والاهمال الواقعيين في كتاب الاحكام

سائر اركان حفظ الحديث ابو الحسن علي بن محمد ابن القبطان الطائفي الشافعي

[ج - ٥ - ٥]

عرب
مطبوعة

وقال الطحاوي : حدثنا نصر بن علي ، حدثنا عبد الأعلى ، حدثنا عبيد الله ، عن زافع ، عن ابن عمر ، أنه كان يرفع يديه في كل خفض ورفع ، وركعة وسجود ، وقيام وقعود بين السجدين ، ويذكر أن رسول الله ﷺ كان يفعل ذلك .
وقال النسائي : أخبرنا محمد بن المنثري ، حدثنا ابن أبي عدي ، عن شعيب^(١) ، عن قتادة ، عن نصر بن عاصم ، عن مالك بن الحويرث ، أنه رأى^(٢) نبي الله ﷺ رفع يديه في صلاته إذا ركع ، وإذا رفع رأسه من ركوعه ، وإذا سجد ، وإذا رفع رأسه من سجوده ، حتى يحاذي بهما فروع أذنيه .
ورواه هشام ، عن قتادة ، وهذه أيضاً زيادة مستدركة عليه في حديث مالك بن الحويرث : فإنه ذكره من عند [مسلم]^(٣) محالاً به على حديث ابن عمر ، قال : ولم يذكر السجود^(٤) . وهذا ذكر السجود فيه .
وأما ما ذكر من طريق أبي عمرو بن عبد البر ، من رواية وإشال في الرفع إذا رفع رأسه من السجود ، فإن أبا داود قد ذكره ، فلا ينبغي أن يعزى إلى أبي عمرو ، وهو عند أبي داود ، فاعلمه والله الموفق .

- (٢٨٣٢) [وذكر من طريق^(٥) النسائي حديث حذيفة حين صلى معه ،

(١) في ت : عن سعيد ، وهو تحريف .

(٢) ما بين المعكوفين ماقط من ت : ولدت في النسائي ، ولأنه منه التقييم المعنى

(٣) ما بين المعكوفين ماقط من ت ، ولأنه منه .

(٤) انظر الأحكام الوسطى (١/ ٣٦٥)

(٥) ما بين المعكوفين نحو في ت منه يذهب سحر ، من الأحكام الوسطى

(٢٨٣٢) صحيح : أخرجه النسائي (٢/ ٢٠٦) ، ومسلم (٥٣٦٠) ، وكرماني مختصراً (٢/ ٤٤٨) ،

وأحمد (٥/ ٣٩٧) .

كلهم من طريق الأعمش ، عن سعد بن عبيدة ، عن أنس بن مالك ، عن صفوان

عن حذيفة .

محترم قارئین کرام

اب آپ نے ملاحظہ

فرمایا ہے کہ ہم نے غیر مقلدین کی تحریفات خیانتوں قرآن پاک کی آیات حدیث مبارکہ مختلف اسلامی کتب فتاویٰ وغیرہ کے نوٹوں کا پیاں عکس آپ کے سامنے پیش کئے ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ غیر مقلدین کتنے بڑے خائن جھوٹے اور محرف ہیں ان کی بہت سی کئی اور مزید خیانتیں دھوکہ بازیاں تحریفات بھی مختلف کتب میں موجود ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ اگلی طبع میں حاضر خدمت کی جائیں گی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن پاک حدیث مبارکہ اور مختلف اسلامی کتابوں کی خائنین محرفین سارقین علم سے حفاظت فرمائے اور سارے مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کتاب کو نافع خاص و عام بنائے اور مصنف کا خاتمہ ایمان پر فرمائے

(آمین ثم آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ / ۲۷ مئی ۲۰۰۳ء

حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی غفرلہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد

(ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

کوڈ نمبر ۹۶۱۰۹۶۱ فون نمبر ۶۴۳۶۱۱۳۷



هو الفتح العليم

توضیح الکلام پر ایک نظر

مؤلف

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حنفیت
حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیوی
فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ناشر

جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم (ملتان روڈ) ڈیرہ اسماعیل خان

اباحدیت اور انگریز



مؤلف

مولانا بشیر احمد قادری صاحب مدظلہ

مقدمہ و تمہ از

مناظر اسلام محقق اہلسنت و فخر حنفیت

شیخ الحدیث حافظ حبیب اللہ ڈیروی

اباحدیت

انگریز



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان

مناظر اسلام محقق اہلسنت فخر حقیقت حافظ حبیب اللہ ڈیروی

- 150/Rs تو ضیح الکلام پر ایک نظر
- زیر طبع ارشاد الحق اثری اپنی تصانیف کے آئینے میں (عنقریب)
- 100/Rs نور الصباح حصہ اول
- 100/Rs نور الصباح حصہ دوم
- 50/Rs مقدمہ و تتمہ الہدایت اور انگریز
- زیر طبع ہدایہ علماء کی عدالت میں حصہ اول
- زیر طبع ہدایہ علماء کی عدالت میں حصہ دوم
- 100/Rs تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین
- زیر طبع مناظرہ گھکھرہ منڈی بر مسئلہ رفع الیدین
- مناظرہ تحریری بر خلف الامام مابین علامہ حبیب اللہ ڈیروی (حنفی)
- زیر طبع و مفتی ابوالبرکات احمد آف گوجرانوالہ (غیر مقلد)
- عنقریب زیر طبع العروج بالفروج (یعنی غیر مقلدین کی ترقی کا راز)
- عنقریب زیر طبع احقاق حق (یعنی فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات)



جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلال آباد ڈیرہ اسماعیل خان